ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم

آفتاب ابراہیم

واضح رہے کہ علامہ کاسانی نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ اکثر صحابہ کے نزدیک طلاق سکران واقع ہوجاتی ہے، لیکن اس پر انہوں نے نہ کوئی دلیل پیش کی ہے، نہ کسی صحابی کا قول ذکر کیا ہے اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی توضیح کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: بدائع الصنائع: ۱۵۸/۳)

٦۔ معتوہ (کم فہم اور نا تدبیر) پر قیاس

"واختاره الطحاوي واحتج بأنهم أجمعوا على أن طلاق المعتوه لا يقع، قال: والسكران معتوه بسكره" (فتح الباري ٩،٤٨٩)۔ (امام طحاوی نے اس کو اختیار کیا ہے، ان کا استدلال یہ ہے کہ معتوہ کی طلاق واقع نہ ہونے پر علماء کا اتفاق ہے، اسی طرح نشہ والا اپنے نشہ کی وجہ سے معتوہ کے حکم میں ہے)۔

٧۔ "والقياس الصحيح المحض على زائل العقل بدواء أو بنج أو مسكر هو معذور بمقتضى قواعد الشريعة، فإن السكران لاقصد، فهو أولى بعدم المؤاخذه فمن اللاغي" (اعلام الموقعين ٤،٤٩)۔ (دوا، بھنگ یا ایسی منشیات کا استعمال کیا، جن میں شرعی قواعد کے مطابق معذور ہے اور اس کی عقل زائل ہوگئی (تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی) اس کے مطابق صحیح قیاس یہ ہے کہ جان بوجھ کر منشیات استعمال کرنے والے کی بھی طلاق واقع نہ ہو، کیونکہ اس کا ارادہ طلاق دینے کا نہیں ہے، معتوہ کے مقابلہ میں وہ زیادہ نا قابل مؤاخذہ ہے)۔

٨۔ دوسری نظائر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سکران کی طلاق واقع نہ ہو، ابن قدامہ لکھتے ہیں:

"من كسر ساقيه جاز له أن يصلي قاعداً، ولو ضربت المرأة بطنها فنفست سقطت عنها الصلاة، ولوضرب رأسه فجن سقط التكليف" (المغنى ٧،٢٨٩-٢٩٠)۔ (جو خود اپنی پنڈلی توڑ ڈالے، اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، اگر عورت اپنے پیٹ پر مارے اور اس کو نفاس کا خون آنے لگے، تو اس سے نماز معاف ہوجائے گی، اسی طرح اگر کسی نے اپنے سر پر مارا جس کی وجہ سے وہ پاگل ہوگیا، تو اس پر سے شرعی پابندی اٹھ جائے گی)۔

طلاق سکران کی وجوہات اور ان کا جائزہ

قائلین طلاق سکران کے نزدیک تین وجوہ پیش نظر ہیں، جیسا کہ علامہ نووی نے ذکر کیا ہے:

Marfat.com

Marfat.com

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف و مرتب

آفتاب ابراهیم

آئی کے پبلشر
ایمپرس روڈ، لاہور

DATA ENTERED

Marfat.com

297.9921
P56T
142202

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سنِ اشاعت ________ ربیع الاول1437ھ

کتاب ________ ہمارے آقا علیہ صلی اللہ وسلم

مصنف ________ آفتاب ابراہیم

تعداد ________ 1100

کمپوزنگ ________ مہد، فہیم کھوکھر

ٹائٹل ________ مہد

پریس ________ حاجی حنیف پرنٹرز

ناشر ________ آئی کے پبلشر

قیمت ________ 200

Marfat.com

انتساب

" آقا ﷺ پر

درود و سلام

بھیجتی ہر

پاکیزہ زبان کے نام "

Marfat.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرحیم

ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ آقائے دو جہاں ہیں۔ آپؐ ہماری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہیں۔ یہ کتاب جو اِس وقت آپ پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں آقا ﷺ کی ولادت باسعادت سے لے کر وصال مبارک تک کی تمام اہم معلومات آپ تک پہنچانے کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے۔ اس کتاب میں آپ، حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کے وقت عرب کے کیا حالات تھے، نبی ﷺ نے اپنا بچپن، اپنا لڑکپن، اپنی جوانی، پھر بطورِ تاجر اور بالآخر اللہ کے آخری نبی ﷺ کی حیثیت سے پہلی وحی کے آغاز سے آخری لحہ زندگی تک کیسے گزارا ہر لمحے کی داستان مختصراً بیان کر دی گئی ہے۔ آپ ﷺ پر لاکھوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور قیامت تک لکھی جاتی رہیں گی۔ عاشقانِ رسول ﷺ ان کتابوں سے روشنی لیکر اپنی زندگیاں منور کرتے رہیں گے۔ حضور رحمۃ العالمین کی ذاتِ عالی صفات پر جس نے ایک حرف بھی محبت و پیار سے لکھا وہ سب قابلِ احترام ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی اور سیرت پر بڑی بڑی ضخیم کتابیں میسر ہیں۔ جس سے ہر دور اور طبقے کے افراد فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں نے خاص طور پر، طلبا و طالبات اور اُن تمام افراد کے لیے ترتیب دی ہے جو اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے حوالے سے اُن کی حیات طیبہ کے ہر ہر پہلو سے مختصراً واقف ہونا چاہتے ہیں۔ اس کتاب میں حالات اور واقعات کی تفصیلات نہیں بیان کی گئی کیونکہ اس کے لیے بہت سی کتب میسر ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ وہ تمام افراد، بچے اور بچیاں۔ جو چند گھنٹوں میں اپنے آقا، اپنے ھادی، اپنے رہنما والی کون و مکاں کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں، اُن کے اس جذبے کی تسکین ہو سکے۔ میں نے بذات خود اپنے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کے حوالے سے آپ ﷺ کی تریسٹھ سالہ زندگی کے ماہ و سال کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا چاہیں تو بہت سی تفصیلی کتب تو حاصل ہو گئیں۔ لیکن آپ ﷺ کی زندگی کے

Marfat.com

مختلف پہلوؤں کے حوالے سے معلومات کے لیے بہت سی کتابیں پڑھنے کے بعد بھی تسکین نہ مل سکی۔ اور نہ وہ تمام معلومات جن کا میں متلاشی تھا۔ تو میرے دل نے مجھے آواز دی کہ تیرا بھی کوئی فرض ہے۔ تجھ جیسے اور بہت سے لوگ اپنے آقا ﷺ کے بارے میں ایسی معلومات کے متلاشی ہوں گے۔ جن کی تمہیں تلاش ہے۔ اُٹھو اور کوشش کرو اور آقا ﷺ سے محبت کا کچھ حق تم بھی تو ادا کرو چنانچہ میں نے بہت سی کتابوں اور دوسرے ذرائع سے معلومات اکھٹی کر کے۔ انہیں کتاب کی صورت میں ترتیب دینے کی سعادت حاصل کر لی۔ کوشش کی ہے کہ تصدیق شدہ معلومات اپنے پڑھنے والوں تک پہنچاؤں۔ یہ ایک بہت ابتدائی کوشش ہے۔ جو کہ ہر اُس فرد کے لیے ہے جو آپ ﷺ کے حوالے سے ابتدائی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اللہ مجھے اور آپ سب کو آقا ﷺ کی زندگی سے روشنی لے کر اپنے کردار و عمل کو جگمگانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔

آفتاب ابراھیم

Marfat.com

آقا ﷺ

ابتدائی معلومات

☆ آقا ﷺ کے دادا کا نام: حضرت عبدالمطلب

☆ آقا ﷺ کی دادی کا نام: حضرت فاطمہ

☆ آقا ﷺ کے نانا کا نام: حضرت وہب بن عبدِ مناف

☆ آقا ﷺ کی نانی کا نام: برۃ بنت عبدالعزیٰ

☆ آقا ﷺ کے والد کا نام: سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب

☆ آقا ﷺ کی والدہ کا نام: سیدہ آمنہ بنت وہب

☆ بوقتِ ولادت آقا ﷺ کی دائیہ: حضرت شفاء (آپ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی والدہ تھیں)

☆ آقا ﷺ کا نام ''محمدؐ'' آپ ﷺ کے دادا نے تجویز کیا۔

☆ آقا ﷺ کا نام ''احمدؐ'' آپ ﷺ کی والدہ محترمہ نے تجویز فرمایا۔

☆ آقا ﷺ کی رضاعی ماؤں کا نام: حضرت ثویبہ، حضرت خولہ اور حضرت حلیمہ سعدیہ ہے۔

☆ آقا ﷺ حضرت ''اُم ایمن'' کو بھی اپنی ماں کہتے تھے۔

☆ آقا ﷺ کے رضاعی والد کا نام: حارث

☆ آقا ﷺ کے رضاعی بھائیوں کا نام

۱) مسروح (آپ حضرت ثویبہ کے بیٹے تھے)

۲) عبداللہ بن ابوشیما (آپ حضرت حلیمہ سعدیہ کے فرزند تھے)

۳) حضرت حمزہؓ (آقا کے چچا حضرت حمزہؓ کو بھی دودھ چونکہ حضرت ثویبہ نے پلایا تھا اس لحاظ سے آپؓ بھی آقا ﷺ کے رضاعی بھائی بنتے ہیں)۔

☆ آقا ﷺ کی کنیت: ''ابوالقاسم'' ہے۔

Marfat.com

☆ آقا ﷺ کا اسم گرامی ''محمد'' قرآنِ مجید میں ''چار'' بار آیا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

☆سورۂ آلِ عمران' پارہ ۴' آیت نمبر ۱۴۴　☆سورۂ الاحزاب' پارہ ۲۲' آیت نمبر ۴۰

☆سورۂ محمدؐ　پارہ ۲۶' آیت نمبر ۲　☆سورۂ فتح' پارہ ۲۶' آیت نمبر ۲۹

☆ آقا ﷺ کا نام مبارک ''احمد'' قرآن مجید میں ''ایک'' بار آیا ہے۔ یہ نام سورہ ''صف'' پارہ ۲۸ کی آیت نمبر ۶ میں ہے۔

☆ آقا ﷺ نے حیات طیبہ میں صرف ''ایک'' حج کیا۔

☆ آقا ﷺ نے ''۴'' عمرے ادا کیئے۔

☆ آقا ﷺ حضرت نوحؑ کے طوفان کے 3675 ویں سال میں پیدا ہوئے۔

☆ اور حضرت ابراہیمؑ کے 2585 سال بعد ولادت باسعادت ہوئی۔

(تاریخ کی بعض کتب میں یہ عرصہ مختلف ہے)

☆ آقا ﷺ کے خاندانِ مبارک کو ''اہل بیت'' کہتے ہیں۔

☆ آقا ﷺ نے مکہ میں تقریباً ۵۳ سال اور مدینہ میں تقریباً ۱۰ سال گذارے۔

☆ آقا ﷺ کے ہم شکل صحابی کا نام 'دحیہ کلبیؓ' تھا۔

☆ آقا ﷺ کی اونٹنی کا نام ''قصویٰ'' تھا۔ اس پر بیٹھ کر آپ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ اور یہی اونٹنی اللہ کے حکم سے حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے بیٹھی۔ آقا ﷺ کے پاس قصویٰ کے علاوہ دو اونٹنیاں اور بھی تھیں جن کا نام ''عضبا'' اور ''جدعا'' تھا۔

☆ آقا ﷺ کے گھوڑوں کا نام 'نجز' اور 'سجل' تھا۔

☆ آقا ﷺ کے خچر کا نام 'دلدل' تھا۔

☆☆☆

Marfat.com

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ گرامی

☆ قرآنِ پاک میں آقا ﷺ کا نام: ''محمد'' اور ''احمد'' ہے۔

☆ زبور میں آقا ﷺ کا نام: ''عاقب'' ہے۔

☆ توریت میں آقا ﷺ کا نام: ''ماذ'' ہے۔

☆ انجیل میں آقا ﷺ کا نام: ''فارقلیط'' ہے۔

☆ جنت میں آقا ﷺ کا نام: ''عبدالکریم'' ہے۔

☆ آسمانوں میں آقا ﷺ کا نام: ''مجتبےٰ'' ہے۔

☆ زمین پر آقا ﷺ کا نام: ''معظم'' ہے۔

☆ انبیاءؑ آقا ﷺ کو ''عبدالوھاب'' کہہ کر پکارتے ہیں۔

☆ فرشتے آقا ﷺ کو ''عبدالحمید'' کہہ کر پکارتے ہیں۔

☆ حق تعالیٰ شانہٗ آقا ﷺ کو ''یٰسٓ'' بھی کہہ کر پکارتے ہیں۔

☆ قرآنِ مجید میں آقا ﷺ کے دوسرے جو نام آئے ہیں اُن میں:

۱)بشیر ۲)شاھد ۳)مبشر ۴)نذیر ۵)مذکر ۶)داعی ۷)نور ۸)عبد ۹)رسول ۱۰)سراج منیر ۱۱)روف ۱۲)رحیم ۱۳)حامد ۱۴)محمود ۱۵)حاشر ۱۶)عاقب

☆ قرآن پاک میں اللہ نے بعض اوقات آقا ﷺ کو ان کی اس وقت کی حالت کے مطابق بھی پکارا ہے۔ جیسے ''مزمل'' اور ''مدثر''

☆ اس کے علاوہ آقا ﷺ کو ''رحمت العالمین'' اور ''ختم المرسلین'' کا عظیم مرتبہ بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عطاء فرمایا ہے۔

☆ اہلِ عرب واہلِ مکہ آقا ﷺ کی دیانت اور صداقت کی وجہ سے آقا ﷺ کو ''صادق'' اور ''امین'' کہہ کر پکارتے تھے۔

Marfat.com

خاندانی شجرہ نصب۔ حضرت اسماعیلؑ سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک

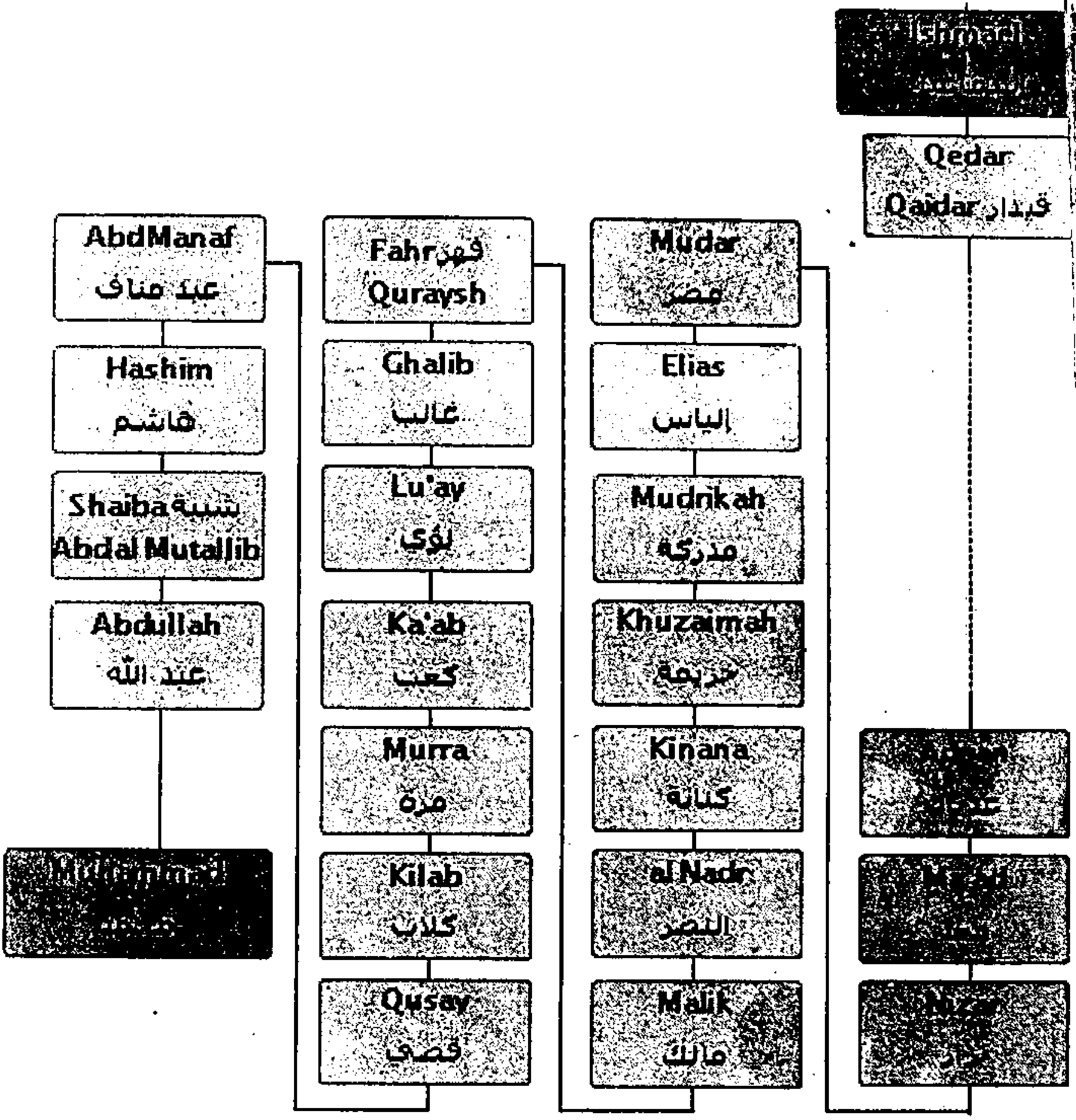

Marfat.com

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ نصب
بذریعہ انبیاء

Adam	Adam	آدم کا صورہ القرآن
Idriss	Idreess	ادریس علیہ السلام
Noah *	Nooh *	نوح علیہ السلام
Heber	Hood	ہود علیہ السلام
Methusaleh	Salih	صالح علیہ السلام
Lot	Loot	لوط علیہ السلام
Abraham *	Ibrahim *	ابراہیم علیہ السلام
Ishmael	Isma'il	إسماعیل علیہ السلام
Isaac	Ishaq	إسحاق علیہ السلام
Jacob	Ya'coub	یعقوب علیہ السلام
Joseph	Yussuf	یوسف الصدیق علیہ السلام
Jethro	Shu'aib	شعیب علیہ السلام
Job	Ayyub	أیوب علیہ السلام
Isaiah	Zul Kifl	ذو الکفل علیہ السلام
Moses *	Moosa *	موسیٰ بن عمران علیہ السلام
Aaron	Haroon	ھارون علیہ السلام
David	Dawood	داود علیہ السلام
Solomon	Sulaiman	سلیمان علیہ السلام
Elias	Ilyas	إلیاس علیہ السلام
Elisha	Alyasa'	الیسع علیہ السلام
Jonah	Yunus	یونس علیہ السلام
Zacharias	Zakariya	زکریا علیہ السلام
John	Yahya	یحییٰ علیہ السلام
Jesus *	Issa *	المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
Muhammad *	Muhammad *	محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ظھور "محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

571 عیسوی 53-52 قبل ھجری

(ولادت باسعادت کا پھلا سال)

☆ آپ ﷺ قریش کے قبیلہ بنو ہاشم میں پیدا فرمائے گئے۔ بنو ہاشم عرب کا قدیم ترین اور معزز ترین قبیلہ تھا۔ بنو ہاشم جدُ الانبیاء حضرت ابراہیمؑ کے فرزندِ عالی مرتبت حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے ہیں۔ عرب والے بنو ہاشم سے اُن کی خوبیوں، علم ودانش اور بہادری کی وجہ سے محبت واحترام سے پیش آتے تھے۔ حضور ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب، بنو ہاشم کے سردار تھے اور خانہ کعبہ کے متولی ومحافظ تھے۔ چنانچہ حضرت عبدالمطلب عزت واحترام کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ حضرت عبدالمطلب کے ۱۰، بیٹے تھے۔ جن میں حضرت عبداللہ، آقا ﷺ کے والدِ محترم ہیں۔

☆ حضورِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے پہلے عرب بہت سے قبیلوں میں بٹا ہوا تھا ہر کوئی اپنے اصول وضوابط پر معاشرے کو چلانا چاہتا تھا۔ کوئی مرکزی حکومت نہیں تھی عرب میں امیر، امیر ترین اور غریب، غریب ترین تھا، اور امیر صرف امیر کا ساتھ دیتا تھا۔ تمام امیر مل کر غریبوں کا استحصال کرتے تھے، غلامی کا عام رواج تھا۔ عورت معاشرے کی کم ترین مخلوق سمجھی جاتی تھی اور اُس کی کوئی عزت نہ تھی۔ 'عورت اور غلام' معاشرے کے مظلوم ترین طبقے تھے اور تمام حقوق سے محروم تھے۔ کوئی ایسی بُرائی نہیں تھی جو جاہل عرب معاشرے میں نہ ہو۔ قتل وغارت گری، بے حیائی اور بدکاری عام تھی، مرد وزن اکٹھے کعبہ کا ننگا طواف کرتے تھے۔ سود خوری اور قمار بازی کا راج تھا۔ بیٹیاں زندہ قبروں میں اُتار دی جاتی تھیں۔ کفر وشرک پھیلا تھا۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ میں بھی پوجا کے لیے ۳۶۰ بت رکھ دیے گئے تھے۔ حلال وحرام کی کوئی تمیز نہیں تھی۔ اس جاہل اور اندھیروں میں ڈوبے معاشرے میں اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی ولادت سے ایسی روشنی پھوٹی کہ پورا عالم جگمگانے لگا۔

Marfat.com

☆ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارک سے تقریباً ۴۰ دن (بعض روایات میں ایک سال) پہلے یمن کے بادشاہ ابرہہ نے ہاتھیوں کے لشکر کیساتھ بیت اللہ کو ڈھانے کے لیے حملہ کیا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ اور مکہ معظمہ کے آس پاس کے امراء بیت اللہ کی عظمت اور لوگوں کی اُس سے والہانہ عقیدت کو دیکھ کر تلملاتے تھے۔ ہر ایک کے سر پر یہ بھوت سوار تھا کہ مکہ جو اپنے معبد (کعبہ) کی وجہ سے پُوری دنیا میں ممتاز ہے ہم بھی اس سے زیادہ شاندار معبد تیار کریں تا کہ اُس کی شان وشوکت کعبہ کی بجائے زائرین کو اُن کے تعمیر کردہ معبدوں کی طرف متوجہ کرے۔ چنانچہ شمال کی طرف قبیلہ غسان کے سردار نے حیرہ اور جنوب (عرب) میں ابرہہ والئی یمن نے بڑی عالیشان سر بفلک عبادت گاہیں تعمیر کیں۔ ابرہہ نے تو اپنے ہیکل یعنی معبد کو اس طرح کے جواہرات سے آراستہ کیا کہ چاند ستارے جیسا چمکتا لگتا تھا۔ لیکن کعبہ کے متوالوں کو یہ معبد ایک آنکھ نہ بھائے۔ بلکہ کعبہ کی قدر ومنزلت اور بڑھ گئی۔ ابرہہ کی خواہش تھی؛ کم از کم یمن کے لوگ تو اس کے تعمیر کیے گئے معبد کا طواف کریں لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ حج کا موسم آتا تو یمن اور حیرہ کے لوگ' سفر کی صعوبتیں اور بھوک پیاس برداشت کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے۔ ابرہہ اپنی ناکامیوں سے بوکھلا گیا۔ کعبہ کی عظمت کے خلاف اسکا خون کھولنے لگا۔ حسد کے شعلے اتنے بھڑک اٹھے کہ اس نے ان کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کعبۃ اللہ کو گرانے کا مذموم ارادہ کر لیا۔

☆ ابرہہ (حبشی) والئی یمن ایک کوہ پیکر ہاتھی پر سوار ہو کر اپنے ساتھ ہاتھیوں کا لشکر جرار لیکر مکہ معظمہ پر چڑھائی کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ یہ خبر آگ کی طرح پورے عرب میں پھیل گئی۔

☆ ابرہہ نے اپنے لشکر کو وادیء مکہ میں ٹھہرا کر سواروں کے ایک دستہ کو مکہ اور اس کے قرب وجوار کو ہراساں کرنے کے لئے بھیجا۔ جو لوٹ مار کر کے دوسرے لوگوں کے ساتھ حضرت عبدالمطلب بن ہاشم کے سو اونٹ بھی ہانک لایا۔

Marfat.com

☆ قریش نے صورتحال دیکھ کر مقابلہ کے لیے مشورہ کیا لیکن ابرہہ کے لشکر کے سامنے کسی کی مدافعت کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت عبدالمطلب اُس وقت چونکہ قریش کے سردار تھے اس لئے ابرہہ نے اپنے ایک لشکری جس کا نام "حناطہ" تھا اور حمیر کا رہنے والا تھا اسے حضرت عبدالمطلب کے پاس یہ فرمان دے کر بھیجا کہ ہم صرف کعبہ کو پامال کریں گے آپ کی جان و مال سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ یہ فرمان سن کر حضرت عبدالمطلب اور اہلِ مکہ کے دل ڈوب گئے۔ حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹوں اور سرداروں کو لے کر سفیر کے ہمراہ ابرہہ کے پاس پہنچے ابرہہ نے وفد کی تعظیم کی اور حضرت عبدالمطلب کے تمام اونٹ واپس کر دیے حضرت عبدالمطلب نے ابرہہ کے سامنے تجویز پیش کی کہ تمام اہلِ تہامہ کا 1/۳ تاوان لے لیجیے لیکن کعبہ کی پامالی نہ کریں۔ ابرہہ نے یہ تجویز ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت عبدالمطلب ساتھیوں سمیت خاموش واپس آ گئے۔

☆ وہ رات انتہائی سیاہ تھی۔ حضرت عبدالمطلب اپنے ساتھیوں سمیت کعبہ میں حاضر ہوئے۔ ساری رات کعبہ کی چوکھٹ کو پکڑ کر اپنی بے بسی اور کعبہ کی حرمت کے لئے اپنے معبود سے دُعائیں کیں اور سب کو مکہ سے نکل کر پہاڑیوں میں چلے جانے کا کہا۔

☆ ابرہہ چاہتا تھا کہ وہ جلد سے جلد اس مہم سے فارغ ہو کر واپس چلا جائے چنانچہ اگلے ہی روز جب وہ کعبے کو مسمار کرنے کے لئے آگے بڑھا تو مغرب سے ننھے ابابیلوں کے جھنڈ آئے جنہوں نے کنکریاں برسائیں اور ابرہہ سمیت پورا لشکر تباہ ہو گیا۔

☆ اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک کی سورۃ الفیل پارہ ۳۰ میں بیان فرمایا ہے۔

☆ اور پھر اس واقعہ کے ٹھیک چالیس روز بعد اسلام و ایمان کی وہ کرن، وہ روشنی، وہ نور پھوٹا جسے "احمد صلی اللہ علیہ وسلم" اور "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کہتے ہیں۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاوّل بمطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی اور ۶۲۸ بکرمی (بعض

Marfat.com

روایات میں ۹ اور بعض میں ۷ اربیع الاوّل بھی ہے) صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔

☆ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت موسم بہار میں ہوئی۔

☆ دن سوموار کا تھا اور عام الفیل کا پہلا سال۔

☆ آپ ﷺ کے والد ماجد کا نام حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب بن عبدالمناف ہے۔ آپ کا انتقال حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے ۶ ماہ قبل ہوگیا۔ انتقال کے وقت حضرت عبداللہ کی عمر ۲۵ سال تھی۔

☆ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا اِسم مبارک سیدہ آمنہ بنت وہب ہے۔ حضرت عبداللہ اور سیدہ آمنہ دونوں قبیلہ قریش سے ہیں۔ اور صرف چوتھی پُشت میں قصی بن کلاب سے جا کر حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کا شجرہ مل جاتا ہے۔

☆ ولادت کے چند روز تک (دو سے تین دن) حضور اکرم ﷺ نے والدہ کا دودھ پیا۔

☆ ولادت کے دو تین روز بعد آپکے چچا ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔ انہیں محترمہ نے حضرت حمزہؓ کو بھی دودھ پلایا۔ جو آپ ﷺ کے چچا تھے اور دودھ میں شرکت کی وجہ سے رضائی بھائی بھی بن گئے۔ حضرت ثویبہ نے گو آپ ﷺ کو چند روز دودھ پلایا لیکن آپ ﷺ کی محبت ان کے دل میں ایسی جم گئی کہ جب تک زندہ رہیں آپ ﷺ سے ملنے آتی رہیں۔

☆ آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں آپکے چچا ابولہب نے انگلی کے اشارے سے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا۔

☆ حضرت خولہ نے بھی آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔

☆ آپ ﷺ کی ولادت کے ساتویں روز آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا عقیقہ کیا۔ اور آپ ﷺ کا نام محمد رکھا۔

☆ عرب دستور کے مطابق آپ ﷺ کی ولادت کے آٹھویں روز (بعض روایات میں ۴ مہینے بعد) آپ ﷺ کو قبیلہ "بنوسعد" کی ایک خاتون "حلیمہ سعدیہ" کے سپرد کیا گیا۔

Marfat.com

یعنی حضرت حلیمہ سعدیہ کو آپ ﷺ کی ''دایا'' مقرر کیا گیا جو آپ ﷺ کو مکہ کے نواح میں قبیلہ ''بنو سعد'' کے گاؤں لے گئیں۔ قصہ کچھ یوں ہے کہ سیدہ آمنہؓ قبیلہ بنو سعد کی کسی دایہ کیلئے چشم براہ تھیں۔ جن کی محترمات کو بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت میں خصوصی ملکہ تھا۔ بنو سعد کی بہت سی دائیاں اس سال بھی مکہ معظمہ پہنچیں۔ لیکن وہ یتیم بچوں کو مالی منفعت نہ ہونے کے پیش نظر لینے کیلئے تیار نہ تھیں۔ بی بی آمنہؓ کے اس عظیم ترین فرزند کے یتیم ہونے کی وجہ سے بھی کسی دایہ نے یہاں آنے کی تکلیف ہی نہیں کی' یہاں تک کہ حضرت حلیمہ بھی پہلی بار آپ ﷺ کو یتیم جان کر چھوڑ گئیں۔ لیکن سعادت جب مقدر میں لکھی جا چکی ہو تو ٹلتی کیسے۔ کوئی دوسرا شیر خوار بچہ نہیں ملا۔ اور اُن کے ساتھ کے قافلہ نے واپسی کی تیاریاں بھی کر لیں۔ تب حلیمہ سعدیہ نے اپنے شوہر حارث بن عبدالعزیٰ سے کہا مکہ مکرمہ سے خالی ہاتھ جانا انتہائی ندامت کا باعث ہوگا۔ اگر آپ مشورہ دیں تو میں بنو ہاشم کے یتیم (ﷺ) ہی کو لے لوں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا۔ اس فیصلہ کے علاوہ تم کوئی اور فیصلہ کیا کر سکتی ہو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لیئے باعث برکت بنا دے چنانچہ حضرت حلیمہ آئیں اور بی بی آمنہ کے در یتیم کو ساتھ لے کر قافلہ کے ساتھ صحرا کی طرف روانہ ہو گئیں۔

☆ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں میں نے جیسے ہی رحمتِ دو عالم ﷺ کو گود میں لیا اُس گھڑی سے برکات کی بارش ہونا شروع ہو گئی۔ گھر پہنچی تو میری بکریاں پہلی غذاء ہی سے فربہ ہو گئیں اور اُن کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ آپ ﷺ نے شیر خوارگی کے ابتدائی دو سال صحرا کی وسعتوں میں گذارے۔ حضرت حلیمہؓ آپ ﷺ کو دودھ پلاتیں اور اُن کی بیٹی ''شیما'' آپ ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں۔

Marfat.com

دوسرے سے تیسرا سال

572 تا 573 عیسوی

☆ دوسرے سال کے اختتام پر' دو سال مکمل اور رضاعت پوری ہونے پر' تیسرے سال کے شروع میں حضرت حلیمہ سعدیہ آپ ﷺ کو ان کی والدہ ماجدہ کے پاس حسب دستور واپس لائیں۔ لیکن مکہ میں چونکہ ایک شدید وبا پھیلی ہوئی تھی جس سے مکہ میں بہت سی ہلاکتیں ہوئیں۔ چنانچہ حضرت آمنہ کے کہنے اور حضرت حلیمہ کے اپنے اصرار پر ایک مرتبہ پھر' حضرت حلیمہ اُن کو واپس اپنے ساتھ لے آئیں۔

☆ شاید اس میں مشیت ایزدی یہ تھی کہ آپ ﷺ' صحرا کی کھلی وسعتوں میں مزید پروان چڑھیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آپ ﷺ نے اپنے بچپن کا بڑا حصہ اپنی رضاعی والدہ' والد' اور بہن بھائیوں کے ساتھ گذارا۔

☆☆☆

Marfat.com

ولادت کا چوتھا سال

☆ ۵۷۵ عیسوی میں، جب ابھی ہمارے رسول ﷺ بہت چھوٹے تھے۔ تب قبیلہ بنی سعد کے محلہ میں آپ ﷺ کے ساتھ شق الصدر یعنی سینہ چاک ہونے کا عجیب وغریب واقعہ پیش آیا۔

☆ واقعہ شق صدر کی تفصیلات یہ ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ اپنے خیمے کے پیچھے بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ دو سفید پوش شخص آئے اُنہوں نے آپ ﷺ کو اُٹھایا' ایک طرف لٹایا' آپ ﷺ کے سینے کو چیر کر اس میں سے کچھ نکالا' یہ سب دیکھ کر اُن کا رضاعی بھائی بھاگا ہوا خیمہ کے اندر آیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اس کے بعد حضرت حلیمہ اپنا اور شوہر کا بیان ان الفاظ میں ادا کرتی ہیں۔ ''جب ہم وہاں پہنچے تو آپ ﷺ کھڑے تھے آپ ﷺ کے چہرے پر خوف کے واضح آثار تھے پہلے میں نے پھر اُن کے باپ نے اُنہیں اپنے سینے سے لگایا۔ اور دونوں نے ایک ساتھ دریافت کیا۔ اے ہمارے فرزند! یہ کیا ہوا؟۔ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ دو سفید پوش' براق سوار اجنبی میرے پاس آئے اور مجھے زمین پر لٹا کر میرا سینہ چیرا پھر وہ میرے سینے کے خلا میں سے کچھ تلاش کرتے رہے۔ وہ کیا تھا مجھے معلوم نہیں! یہ سُن کر حضرت حلیمہ اور اُن کے شوہر اپنے خیمہ میں واپس آئے۔ شوہر نے خوفزدہ ہو کر کہا کہیں اس بچے کو آسیب نہ ہو گیا ہو۔ اِسی خوف میں وہ آپ ﷺ کو سیدہ آمنہ کے پاس مکہ لے آئے۔

☆☆☆

Marfat.com

ولادت کا چھٹا سال

577 عیسوی، 46 قبل ہجری

☆ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک تقریباً ۶ سال ہوئی تو آپ ﷺ کی دایہ حضرت حلیمہ سعدیہ نے آپ ﷺ کو واپس حضرت آمنہ کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ دوبارہ اپنی والدہ ماجدہ کی پرورش میں آ گئے۔

☆ آپ ﷺ کی واپسی کے کچھ عرصے بعد' حضرت آمنہ نے آپکو اپنے ننھیال یعنی ماموؤں کو ملوانے اور والد حضرت عبداللہ کی قبر کی زیارت کے لیے ہمراہ لے کر مدینہ کا پہلا سفر کیا۔ اِس سفر میں بی بی اُمّ ایمن بھی اُن کے ہمراہ تھیں۔ جب سیدہ آمنہ آپ ﷺ کو ہمراہ لیے اپنے قبیلے نجار لائیں تو مدینہ پہنچ کر سب سے پہلے آپکی والدہ نے وہ مکان آپ ﷺ کو دیکھایا جہاں آپ ﷺ کے والد گرامی نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کو والد کے مزار پر لے گئیں۔

☆ مدینہ میں ایک مہینہ قیام کے بعد واپسی کا قصد کیا۔ جب حضرت آمنہ آپ ﷺ کو ہمراہ لیے واپسی کا سفر کر رہیں تھیں تو مدینہ سے ۲۳ میل دور ''ابواء'' کے مقام پر اچانک آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا۔ جناب آمنہ کو ابواء ہی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اب صرف حضرت ام ایمن باقی رہ گئیں۔ آپ ﷺ نے مکہ کی طرف باقی سفر حضرت ام ایمن کے ساتھ کیا۔

☆ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد' آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کو اپنی پرورش میں لے لیا۔ حضرت عبدالمطلب اپنے پوتے کی تربیت پر ذاتی توجہ دیتے۔ جس میں اُنہوں نے کبھی کمی نہ آنے دی۔ حضرت عبدالمطلب خود قریش کے سردارِ مکہ کے حکمران تھے۔ کعبہ کے سامنے قریش کیلئے جو فرش بچھائے جاتے اس کے درمیان میں

Marfat.com

حضرت عبدالمطلب تشریف فرما ہوتے۔اور کناروں پر ان کے دوسرے صاحبزادے ادب اور قرینے سے تشریف فرما ہوتے۔مگر جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے بلا جھجک حلقہ سے گزر کر دادا کے پاس چلے آتے اور وہ اُنہیں اپنے قریب جگہ دیتے۔غرض حضرت عبدالمطلب نے تمام زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت کی۔

☆☆☆

Marfat.com

آٹھواں سال

579 عیسوی 44 قبل ھجری

☆ جب آقا علیہ کی عمرِ مبارک ۸ سال ۲ ماہ اور ۱۰ دن ہوئی تو آپ علیہ کے پیارے دادا حضرت عبدالمطلب بھی ۵۷۹ عیسوی بمطابق ۴۴ قبلِ ہجری اللہ کو پیارے ہو گئے۔

☆ دادا کی وفات کے بعد' آپ علیہ کے چچا حضرت ابوطالب نے آپ علیہ کی پرورش اپنے ذمہ لے لی۔ اور آپ علیہ کے چچا حضرت ابوطالب نے مفلوک الحالی کے باوجود یہ ذمہ داری اپنی آخری سانس تک نبھائی۔

☆☆☆

Marfat.com

ولادت کا بارھواں سال

582 عیسوی

☆ جب ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی عمرِ مبارک ۱۲ سال ۲ ماہ ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے غمخوار چچا حضرت ابوطالب کے ہمراہ ملکِ شام کا پہلا سفر کیا۔ قافلہ جب ''بصرہ'' کے مقام پر پہنچا اور اُس وقت کے مشہور عیسائی راہب ''بحیریٰ'' سے جب آپ ﷺ کا آمنا سامنا ہوا تو راہب بحیریٰ نے آپ ﷺ کے اوصاف دیکھتے ہوئے آپ ﷺ کے آخری رسول ہونے کی پیش گوئی کی کہ یہ سید العالمین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کے لیئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

☆ راہب بحیریٰ نے حضرت ابی طالب سے باصرار کہا کہ آپ ان (نبی اکرم ﷺ) کو شام نہ لے جائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہودیوں کے عالم بھی ان میں نبوت کے آثار بھانپ لیں اور خدانخواستہ اِن کو نقصان پہنچائیں۔

☆ شام کے اس سفر نے آپ ﷺ کو بہت سے نئے تجربات سے روشناس کیا۔

☆ مہینوں کے اس سفر میں پہلی بار آپ ﷺ نے گھر سے اتنی دور مشکل حالات میں رہنا سیکھا۔

☆ صحرا کی بے پایاں وسعتیں دیکھیں۔

☆ وادی القریٰ کے قریب سے گذرے۔

☆ قومِ ثمود کی تباہ شدہ بستیاں اور عبرتناک کھنڈر دیکھے۔

☆ شام میں آکر پہلی بار آپ ﷺ نے مسیحی پیشواؤں کو دیکھا۔

☆ آتش پرست اور زر پرست علماء سے مسیحی عالموں کے مکالمات سُنے۔

☆ اِن تمام مشاہدات و عالمی مباحث نے آپ ﷺ کو حق پہنچانے میں مدد فرمائی۔

☆☆☆☆

Marfat.com

"جنگِ فجار میں پہلی اور دوسری مرتبہ شرکت"

10ویں سے 15 واں سال (85-580 عیسوی)

جب آپ ﷺ کی عمر مبارک ۱۲-۱۰ سال ہوئی تو آپ ﷺ نے جنگِ فجار میں پہلی مرتبہ شرکت فرمائی اور پھر کچھ عرصہ بعد جنگِ فجار دوئم میں بھی شرکت فرمائی۔

تفصیلات:

- ☆ عربوں میں چار مہینے ذیقعد، ذالحج، محرم اور رجب حُرمت والے مہینے ہوتے ہیں۔
- ☆ اسلام سے پہلے اِن چار مہینوں میں مختلف میلے اور محفلیں سجتی تھیں۔
- ☆ "مقامِ نخلہ" شہرِ طائف کے درمیان یکم ذیقعد سے ۲۰ ذیقعد تک "سوق العکاظ" کا میلہ لگتا۔
- ☆ جبکہ "سوق ذی المجاز" بازارِ عرفات موضع کبکب کے قریب لگتا تھا۔
- ☆ "سوق المجنہ" کا میلہ بھی مکہ میں ہوتا تھا۔
- ☆ اِن میلوں میں فرضی عشقیہ داستانیں بیان کی جاتیں۔
- ☆ فنونِ جنگ اور اپنی اپنی بہادری کے قصے بیان کیے جاتے۔
- ☆ اِن بازاروں میں یہود و نصاریٰ عالم اپنے اپنے مسلک کی تبلیغ کرتے اور بُت پرستی کی مزمت کرتے ساتھ ساتھ توریت وانجیل کی تعلیم پر بھی زور دیتے۔
- ☆ آپ ﷺ اپنے چچا کے ساتھ اِن بازاروں اور میلوں میں جاتے اور یہ سب دیکھتے اور مشاہدہ کرتے۔
- ☆ اِس طرح سنِ رشد کے قریب ہی آپ ﷺ کو ایک جنگ میں بھی شرکت کا موقع ملا۔
- ☆ اس جنگ میں ایک طرف آپ ﷺ کے اجداد قریش اور دوسری طرف باقی عرب قبائل آمنے سامنے تھے۔

۱۹۲۲۲۰۲

Marfat.com

☆ اس خونی معرکہ کو تاریخ ''حرب الفجار'' کا نام دیتی ہے۔

☆ جنگِ فجار اس کو اس لیے کہا جاتا ہے کہ۔ یہ ان محترم مہینوں میں شروع کی گئی جن میں عرب جنگ تو ایک طرف بحث وتکرار بھی نہیں کرتے تھے۔

☆ اِس جنگ کی وجہ یہ بنی کہ نعمان بن مندر والئی غسان ہر سال مشک وکستوری لیکر عکاظ کے میلے میں آتا تھا یہاں سے واپسی پر چمڑا' رسی اور یمن کی زربفت کے کپڑے کے تھان خرید کر حیرہ لے جاتا تھا۔

☆ ایک شخص براض بن قیس نے والئی غسان نعمان کی طرف خط بھیجا کہ وہ اس قافلہ کی نگرانی کا قبالہ انہیں لکھ دے۔

☆ دوسری طرف عروہ بن عتبہ ہوازنی نے بھی امیر غسان پر نمبرداری جمانے کے لئے لکھا کہ قافلہ کو میں نجد کی راہ سے حجاز پہنچادیا کروں گا۔ نعمان نے براض کی درخواست مسترد کردی اور عروہ ہوازنی کوراہداری سونپ دی۔ براض نے طیش میں آکر عروہ کو قتل کردیا اور تمام ساز وسامان وافراد کو قبضے میں کرلیا۔ براض نے اس پر بس نہیں کی بلکہ ''ابوحازم'' کے ذریعے قریش کو مخبری کرادی کہ قبیلہ ہوازن والے اپنے مقتول کا بدلہ لینے کے لئے حملہ کرنے والے ہیں۔ جب قریش کو خبر پہنچی اتنی دیر میں ہوازن کا ایک گروہ قریش پر ٹوٹ پڑا لیکن قریش آنکھ جھپکنے کی مدت میں حدود حرم میں داخل ہو گئے۔ ہوازن کا حملہ اس وجہ سے ناکام رہا۔ لیکن ہوازن لوٹتے ہوئے قریش کو اگلے سال عکاظ کے موقع پر جنگ کی دھمکی دے گئے۔ اور ہوا بھی یہی۔ یہ لڑائی یعنی جنگِ فجار مسلسل ۴ سال تک ایام حرام میں جاری رہی۔ آخر کار خانہ بدوش قبائل کی پیش کردہ شرائط پر ختم ہوئی۔

☆ روایت کے مطابق حضور ﷺ کی عمر اس جنگ کے وقت ۱۲ سے ۱۴ تھی (بعض روایات میں ۱۰ اور بعض میں ۱۵ سال بھی بتائی جاتی ہے)۔

☆☆☆

Marfat.com

سولھواں (16) سال

15-16 سال

- جب آپ ﷺ کی عمر مبارک تقریباً ۱۶ سال ہوئی تو آپ ﷺ جنگ فجار کے چار ماہ بعد، حلف الفضول میں شریک ہوئے۔

☆ حرب فجار سے فارغ ہو کر قریش نے جب اپنا اجتماعی جائزہ لیا تو خاندان کے بعض افراد میں جاہ و منصب کا جنون نظر آیا۔ چنانچہ سب کے سب اسے قوم کے زوال کی اولین علامت سمجھ کر بہت دل گرفتہ ہوئے۔

☆ قریش کی یہ حالت، حضرت ہاشم اور حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد ہوئی۔ پھر انہیں یہ بھی پتا چلا کہ اغیار بھی مکہ معظمہ پر بُری طرح نظریں جمائے بیٹھے ہیں۔

☆ ایک دن حضرت عبدالمطلب کے بیٹے زبیر کی کوششوں سے تمام قریش جمع ہوئے جن میں بنو ہاشم، بنو زہرہ اور بنو تیم غرض قریش کی سبھی شاخیں شامل ہوئیں۔ یہ اجتماع عبداللہ بن جدعان کے گھر ہوا۔ طعام کے بعد تمام شرکاء نے یک زبان ہو کر ایک حلف لیا کہ جب تک ہر مظلوم کو اُس کا حق نہیں مل جاتا اُس وقت تک اُس کی مدد جاری رکھی جائے گی۔

☆ اِس حلف کو حلف الفضول کہتے ہیں۔ اس عہد اور حلف میں آپ ﷺ بھی شریک تھے۔

☆ نبوت کے بعد ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ابن جدعان کے ہاں جس معاہدہ (حلف الفضول) میں شامل تھا۔ اگر اس میں شرکت سے منع کرنے پر مجھے سرخ اُونٹوں کا ایک ریوڑ بھی دیا جاتا تو میں اسے قبول نہ کرتا۔ آج بھی اگر اس قسم کے معاہدہ کی مجلس ہو اور مجھے بلایا جائے تو میں اس میں شرکت کی دعوت قبول کرنے میں ذرا تامل نہیں کروں گا۔'' یہ ہے حلف الفضول کی اہمیت حضور ﷺ کی نظر میں۔

☆☆☆

Marfat.com

17 ویں سے 24 واں سال

☆ حضرت محمد ﷺ اپنے ذاتی عظمتِ نفس کی تاثیر کے سبب اہل مکہ کے تمام غیر اخلاقی مشاغل سے دور رہتے۔

☆ جن مشاغل سے آپ ﷺ کے غور وفکر نے تقویت حاصل کی ان میں ایک ''چرواہا'' پن بھی تھا آپ ﷺ نے قریش اور دوسرے اہل مکہ کی بکریاں مزدوری پر چرائیں۔

☆ ایک مرتبہ عہدِ رسالت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس کو نبوت کے منصب پر سرفراز فرمایا اُس نے بکریاں ضرور چرائیں۔ حضرت موسیٰؑ اور داوٗدؑ نے بھی یہ کام کیا۔ میں بھی اپنے خاندان کی بکریوں کے ریوڑ کو مکہ معظمہ کی ''اجیاد'' نامی پہاڑی پر چراتا رہا۔''

☆ یاد رہے غلہ بانی آپ ﷺ حضرت خدیجہ کا مالِ تجارت شام لیجانے سے پہلے فرماتے رہے۔

☆☆☆

Marfat.com

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات

(اُمہات المومنین)

❖ آقا علیہ السلام کی گیارہ یا بارہ ازواجِ مطہرات تھیں جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

۱) اُم المومنین حضرت خدیجہؓ بنتِ خویلدؓ۔

۲) اُم المومنین حضرت سودہؓ بنتِ زمعہؓ۔

۳) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بنتِ ابوبکر صدیقؓ۔

۴) اُم المومنین حضرت حفصہؓ بنتِ عمرؓ بن خطاب۔

۵) اُم المومنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ۔

۶) اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ بنت امیہ ابنِ المغیرہ۔

۷) اُم المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش۔

۸) اُم المومنین حضرت جویریہؓ بنت حارث۔

۹) اُم المومنین حضرت صفیہؓ بنت حُیی۔

۱۰) اُم المومنین حضرت میمونہؓ بنت حارث۔

۱۱) اُم المومنین حضرت اُم حبیبہؓ بنت ابوسفیان (ان کو رملہؓ بھی کہتے ہیں)۔

۱۲) اُم المومنین حضرت ماریہ قبطیہؓ بنت شمعون۔

❖ بعض روایات میں حضرت ہندؓ بنت ابی امیہ اور حضرت ریحانہؓ بنت زید کے اسماء بھی آتے ہیں۔

Marfat.com

پچیسواں (25) سال

595 عیسوی

☆ ولادت کے پچیسویں سال آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کا مالِ تجارت لیکر ملکِ شام تشریف لے گئے۔ یہ ملکِ شام کی طرف آپ ﷺ کا دوسرا سفر تھا۔ اس سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت خدیجہؓ کا غلام میسرہ بھی تھا۔ اس سفر میں آپ ﷺ کی وساطت سے حضرت خدیجہؓ کو کثیر منافع ہوا۔ واپسی پر میسرہ نے حضرت خدیجہؓ کو آپ ﷺ کی امانت' دیانت' صداقت اور تجارت میں شفاف لین دین کے بارے میں بتایا۔ آپ ﷺ کی نیک عادات واوصاف حمیدہ سے حضرت خدیجہؓ پہلے ہی متاثر تھیں۔ واپسی پر بھاری منافع اور فصیح زبان میں جب حضور ﷺ سے بالمشافہ سفر کی روداد سنی تو مکمل طور پر گرویدہ ہوگئیں۔

☆ حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی عظیم شخصیت سے متاثر ہو کر آپ ﷺ کو اپنی ہمشیرہ (بعض روایات میں منہ بولی بہن) بی بی نفیسہ کے ذریعے نکاح کا پیغام بھجوایا۔ جسے آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کے مشورے سے قبول فرما لیا۔ چنانچہ ۲۵ سال ۲ ماہ کی عمرِ مبارک میں آپ ﷺ کا نکاح اُم المومنین حضرت خدیجہؓ سے ہوگیا۔ حضرت خدیجہؓ کی شخصیت اور خاندانی پس منظر کی تفصیلات کچھ یوں ہیں:

Marfat.com

☆ حضور علیہ سے نکاح مبارک سے پہلے حضرت خدیجہؓ کا عقد دو مرتبہ پہلے بھی ہو چکا تھا۔ حضرت خدیجہؓ بہت اعلیٰ صفات کی مالک تھیں۔ حضرت خدیجہؓ اکیلی' مکہ کی تجارت کی بڑے حصہ کی وارث تھیں۔

☆ خاندانی عظمت وشرافت کے اُونچے مقام پر فائز تھیں۔

☆ اُس وقت کے بڑے مسیحی عالم ورقہ بن نوفل کی چچازاد بہن تھیں۔ یہ وہی ورقہ بن نوفل ہے جنہوں نے وحی کے بعد آپ علیہ کے نبی ہونے کی تصدیق کی۔

☆ عرب کی امیر ترین خاتون تھیں۔

☆ نکاح کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر تقریباً ۴۰ سال تھی۔

☆ سالِ پیدائش: ۵۵۵ عیسوی

☆ حضور علیہ کی ولادت کے وقت ۱۵ سال کی تھیں۔

☆ حضرت خدیجہؓ کے والد کا نام: خویلد بن اسد

☆ والدہ کا نام: فاطمہ

☆ قبیلہ: عبدالعزیٰ بن قصی

☆ حق مہر: ۵۰۰ درہم

☆ آپ علیہ کی شریکِ حیات رہیں: ۲۵ سال

☆ وفات: ۱۱ رمضان' ۱۰ نبوی میں ہوئی

☆ وصال کے وقت عمر: ۶۵ سال

☆ مدفون: جعون جنتِ المعلیٰ مکہ میں

☆ حضرت خدیجہؓ کے وصال کے وقت ابھی نمازِ جنازہ کا حکم نہیں ہوا تھا۔ اس لئے آپؓ کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی۔

Marfat.com

آقا ﷺ کی اولاد مبارک

- آقا ﷺ کے سات بچے تھے۔ جن میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں
- آقا ﷺ کی صاحبزادیوں کے اسماءِ گرامی۔

☆ حضرت زینبؓ

☆ حضرت رقیہؓ

☆ حضرت اُم کلثومؓ

☆ حضرت فاطمہؓ

- آقا ﷺ کے صاحبزادوں کے اسماءِ گرامی۔

☆ حضرت قاسمؓ (پہلے بیٹے حضرت قاسمؓ کی نسبت سے ہی آپکی کنیت ''ابوالقاسم'' تھی۔)

☆ حضرت عبداللہؓ

☆ حضرت ابراہیمؓ

- آقا ﷺ کی تمام اولاد اُم المومنین حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھی۔
- صرف ''حضرت ابراہیمؓ'' اُم المومنین حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے۔
- آقا ﷺ کی تمام اولادِ پاک کا وصال آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی ہو گیا، ماسوائے حضرت فاطمہؓ کے۔ حضرت فاطمہؓ آقا ﷺ کی وفات سے ٦ ماہ بعد وفات پا گئیں۔

☆☆☆

Marfat.com

26 سے 32 واں سال

☆ آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے ۲۶ سے ۳۲ ویں سال تک کچھ ایام میں تجارت فرمائی۔

☆ تاریخ کی متعدد کتابوں کے مطابق آپ ﷺ تجارت کے لیے بحرِ ہند اور بحیرہ روم کے درمیان سفر فرماتے رہے۔

☆ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے تمام معاشرتی بھلائی کے کاموں میں حصہ لیا۔

☆ جب ہر طرح کے کام کاج نے بھی اطمینان قلبی نہ دیا تو پھر آپ ﷺ نے عبادت میں مشغولیت زیادہ فرمادی۔

☆☆☆

Marfat.com

تینتیسویں سے چونتیسواں (33-34) سال

7 سال قبلِ نبوت

- جب آپ ﷺ کی عمر مبارک ۳۳ سال ہوئی، تو نبوت سے پہلے آپ ﷺ کے سامنے پوشیدہ رازوں سے پردہ اُٹھنا شروع ہوگیا۔ اور آپ ﷺ کو سچے خواب آنے شروع ہوگئے۔
- ☆ تینتیسویں (۳۳) سال میں آپ ﷺ نے غارِ حرا میں عبادت بہت بڑھا دی۔
- ☆ تینتیسویں (۳۳) سال سے آپ ﷺ کی عظیم ریاضت کے ثمرات نمودار ہونے شروع ہوگئے۔
- ☆ بہت سے آفاقی رازوں سے پردہ خود بخود اُٹھنے لگا۔
- ☆ حضورِ اکرم ﷺ سوتے میں جو خواب ملاحظہ کرتے۔ جاگتے میں وہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتے۔

☆☆☆

Marfat.com

پینتیسواں (35) سال

❁ جب آپ ﷺ کی عمرِ مبارک ۳۵ سال ہوئی تو، بیت اللہ کی دوبارہ تعمیر کی گئی۔ اُس وقت حجرِ اسود کی تنصیب کے لیے قبائل کے درمیان یہ مسئلہ شدت اختیار کر گیا' کہ یہ اعزاز کون حاصل کرے۔ چنانچہ، ثالثی کا اختیار حضورِ اکرم کو دیا گیا۔ اس اہم مسئلے کو آپ ﷺ نے نہایت خوش اسلوبی سے حل کیا۔

تفصیلات:

☆ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک کا (۳۵) واں سال تھا تو اچانک سیلاب کی وجہ سے کعبہ کی دیواروں میں شگاف پڑ گیا۔

☆ لیکن کوئی اس ڈر سے اس کو ڈھانے یا نیا تعمیر کرنے سے ڈرتا تھا کہ کہیں اس سے اللہ کا عذاب نازل نہ ہو جائے۔

☆ لیکن مجبوری یہ تھی کہ کعبہ کی دیواریں گر سکتی تھیں۔ آخر کار تعمیر کا فیصلہ کر لیا گیا۔

☆ مصر کے ایک تاجر کی کشتی تھپیڑے کھاتی ساحلِ جدہ پر آ گئی۔

☆ اس کشتی کا مالک ''باقوم'' نجاری یعنی ''تعمیر'' کا کام بھی جانتا تھا۔ چنانچہ معاملہ طے کر کے اُسے بھی ساتھ لے آئے۔

☆ مکہ معظمہ میں ایک قبطی بڑھئی پہلے ہی سے موجود تھا۔

☆ چنانچہ قریش نے اطرافِ کعبہ کو ۴ حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ حصّوں میں بانٹ دیا۔

☆ تعمیر کے فیصلے کے بعد کوئی کعبہ کی دیواریں گرانے کی ہمت نہیں کر رہا تھا۔

Marfat.com

☆ آخر ولید بن مُغیرہ نے ہمت کی اور اپنے معبود کا نام پکارا اور ''رُکنِ یمانی'' کا کچھ حصہ گرادیا۔

☆ سب سہمے ہوئے عذاب الٰہی کے منتظر تھے لیکن اُنہیں صحیح سلامت دیکھ کر سب کا حوصلہ بڑھا اور کعبے کی دیواریں گرانے کا کام شروع ہوگیا۔ سلیں ہٹانے کے کام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔

☆ اچانک زمین سے ایک سبز رنگ کا پتھر گڑھا ہوا ملا۔ جس پر جب کدال ماری جاتی' کدال اُلٹی ہو جاتی۔

☆ جب بہت کوشش کے بعد بھی یہ پتھر نہ ہٹایا جاسکا تو اسی جگہ کو کعبہ کی حدود بنیاد قرار دے کر کعبہ کی تعمیر شروع کردی گئی۔

☆ دیواروں کی تعمیر کے لیے قریبی پہاڑی سے نیلے رنگ کے پتھروں کو تراش کرلایا گیا۔

☆ جب دیواریں مکمل ہوئیں تو حجرِ اسود کی تنصیب پر اختلاف ہوگیا۔

☆ ہر قبیلہ اس کی تنصیب میں خود کو خصوصی حقدار ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

☆ جنگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔

☆ بنوعبدالدار اور بنوعدی دونوں خاندانوں کے افراد نے حلف اُٹھایا اگر کسی اور نے یہ کام کرنے کی کوشش کی تو گوارا نہ ہوگا۔

☆ صرف حلف پر ہی بس نہیں کی۔ بلکہ معاہدے کو مضبوط کرنے کے لیے جاہلیت کی پُرانی رسم کے مطابق ایک پیالے میں خون بھر کر ہر ایک نے اس میں انگلیوں کے پور ڈبو دیے۔ ایسا حلف زمانہ قدیم سے بعقتہ الدم کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔

☆ ۷۰ سالہ ولید بن مُغیرہ جن کی بہت عزت تھی یہ رنگ دیکھ کر دنگ رہ گئے اور تجویز پیش کی کہ ''کہ کل صبح پہلا جو شخص 'باب الصفاء' کی جانب سے کعبے میں داخل ہو اُس کا فیصلہ تسلیم کرلیا جائے۔'' جسے سن کر سب نے اپنی تلواریں نیام میں کرلیں۔

☆ دوسرے دن صبح کے وقت سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کو دیکھتے ہی سب یک زباں پکار اُٹھے: ''یہ امین ہیں ہمیں ان کا فیصلہ منظور ہے۔''

☆ آپ ﷺ نے ہر فریق کے بیان کو غور سے سنا، آگ بھڑکنے کا ڈر تھا۔ آپ ﷺ نے کچھ دیر سوچنے کے بعد فیصلہ صادر فرمایا۔ جو کہ واقعی دانائے سبل کا فیصلہ تھا۔

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چادر لاؤ۔'' چادر لائی گئی۔ تب آپ ﷺ نے چادر کو زمین پر بچھا کر حجرِ اسود اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر اُس پر رکھ دیا اور فرمایا ''ہر خاندان کا سردار چادر کو کناروں سے پکڑ کر جائے تنصیب کے قریب لے جائے۔'' سب چادر پکڑ کر حجرِ اسود کی تنصیب والی جگہ کے پاس لے آئے۔

☆ حجرِ اسود اپنے مقام کے قریب پہنچ گیا تو سید البشر حضور اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اُٹھا کر نصب فرما دیا۔ اور ایک بہت بڑا فتنہ آپ ﷺ کی اعلیٰ تدبیر سے ختم ہو گیا۔

☆ آقا ﷺ کی پیاری حضرت فاطمہؓ کی ولادت بعثت سے ۵ سال پہلے ۶۰۵ عیسوی میں ۲۰ جمادی الثانی، مکہ میں ہوئی۔ (بعض روایات ۵ نبوی کی بھی ہیں)۔

☆ عام عرب دستور کے برعکس حضرت فاطمہؓ کی پرورش گھر میں خود حضرت محمدؐ اور حضرت خدیجہؓ نے کی۔ حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد آقا ﷺ نے حضرت فاطمہ بنت اسدؓ کو یہ ذمہ داری سونپی اور حضرت فاطمہ بنت اسدؓ کی وفات کے بعد حضرت ام سلمیٰؓ کو حضرت فاطمہؓ کی تربیت پر مامور کیا گیا۔

☆☆☆

Marfat.com

چھتیسویں سے
اڑتیسواں (38) سال
نبوت کے ابتدائی مراحل

- عمرِ مبارک کے ۳۸ویں سال کے آغاز سے نبوت کے ابتدائی مراحل کا آغاز ہوا۔
- ☆ غارِ حرا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغولیت بہت زیادہ بڑھ گئی۔
- ☆ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اور صرف خدائے واحد کی عبادت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔
- ☆ غور و فکر اور تدبر میں بہت زیادہ گہرائی اور سنجیدگی آ گئی۔
- ☆ نیند بالکل کم ہو گئی۔
- ☆ بھوک پہلے سے کم ہو گئی۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر روزہ رکھتے۔
- ☆ آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر انوار و تجلیات کی برسات ہونے لگی۔

☆☆☆

Marfat.com

بعثت کا پہلا سال - اعلان نبوت

40 واں سال (610ء)

آقا ﷺ کی عمر مبارک ۴۰ سال ہوئی تو ۱۸ رمضان المبارک (بعض روایات ۹ ربیع الاول ۲ فروری ۶۱۰ء) کو جب آپ ﷺ غارِ حرا میں مصروفِ عبادت تھے، وحی کی مبارک گھڑی آگئی، اچانک حضرت جبرائیلؑ نمودار ہوئے اور فرمایا۔ خوشخبری ہو آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبرائیلؑ ہوں۔ اس کے بعد حضرت جبرائیلؑ نے آپ ﷺ سے عرض کی اِقراء (پڑھیے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: " مـا أنا بِقارِی " (میں پڑھنا نہیں جانتا)۔ حضرت جبرائیلؑ نے پھر کہا پڑھیے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا۔ روح الامین حضرت جبرائیلؑ نے آپ ﷺ کو تیسری بار، سینے سے لگا کر بھینچا اور عرض کی پڑھیے۔ اور پھر حضرت جبرائیل نے آپ ﷺ کو اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

یعنی پارہ ۳۰ کی سورۃ علق کی آیات ۱ سے ۵ تک آپ ﷺ کے قلب اطہر پر اُتاریں۔ آپ ﷺ کی زبانِ اطہر سے وہ الفاظ جاری ہو گئے جو جبرائیلؑ اللہ کی طرف سے لے کر آئے تھے۔

اِقْرَاْ بِسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَo خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍo اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَ کْرَمُo الَّذِیْ عَلَّمَ بِا لْقَلَمِo عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْo

ترجمہ: "پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے لہو سے پیدا کیا۔ ہاں پڑھیے کہ آپ کا پروردگار وہ صاحب کرم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے انسان کو ایسا علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

غارِ حرا میں پہلی وحی کے نزول کے بعد، حضور ﷺ پر حضرت جبرائیلؑ کو اصلی حالت میں دیکھ کر جو دہشت طاری ہوئی اور اللہ کے پیغام کے بعد جو کیفیت ہوئی اُس نے آپ ﷺ کے دل و دماغ پر بہت اثر کیا۔ حضور ﷺ گھر تشریف لائے اور

Marfat.com

حضرت خدیجہ سے فرمایا "مجھے جلدی سے کپڑا اوڑھا دو" بدن پر کپکپی تھی جیسے بخار آ گیا ہو۔ ذرا دیر بعد سکون آیا۔ اور حضرت خدیجہؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ "اے خدیجہؓ مجھ پر کیا بیتی۔" پھر سارا ماجرہ کہہ سنایا۔ اُم المومنین حضرت خدیجہؓ اپنے وقت کے عظیم دانشور عالم و فاضل اور چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور اُنہیں آپ ﷺ کی فرشتے سے ہونے والی بات چیت' سوال جواب' فرشتے کا آپ ﷺ کو گلے لگانا سب ماجرہ کہہ سُنایا۔ ورقہ بن نوفل تمام تفصیل سُننے کے بعد کچھ دیر خاموش رہے اور پھر خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔ "قسم ہے پاک اللہ عزوجل کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اے خدیجہ اگر یہ سچ ہے جو آپ نے کہا تو یہ وہی ناموسِ اکبر ہے یعنی وہی فرشتہ مکرم ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا تھا۔ اے خدیجہ آپ کے شوہر اس اُمت کے نبی ہوں گے، ان سے میری طرف سے عرض کیجیے کہ مصائب میں ثابت قدم رہیں۔"

- حضرت خدیجہؓ گھر واپس تشریف لائیں۔
- آپ ﷺ تاحال محوِ خواب تھے۔ آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کو سیدہ خدیجہؓ نے ابھی ایک لحہ نظر بھر کر دیکھا ہی تھا کہ آنحضرت ﷺ کے جسمِ مبارک پر کپکپی سی طاری ہو گئی۔
- پیشانی سے پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے اور پھر اچانک جاگ اُٹھے۔
- گویا یہ نزولِ وحیِ مکرم کا ردِعمل تھا۔ اس بار فرشتہء مکرم نے مندرجہ ذیل آیات پڑھیں اور یاد کرائیں۔
- سورۃ المدثرؔ پارہ ۲۹ پہلی آیت سے ساتویں آیت۔ 'اے محمد ﷺ چادر اوڑھ کر سونے والے اُٹھو اور ہدایت کرو۔'
- آپ ﷺ اُٹھے حضرت خدیجہؓ نے فرمایا ابھی کچھ دیر اور آرام فرما لیجیے۔ آقا ﷺ نے کہا آرام کا زمانہ گزر گیا۔ اب عمل کا وقت آ گیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی سب سے پہلے تصدیق فرمائی۔ اور ایمان لانے والوں میں سب سے آگے ایک

Marfat.com

خاتون آپ کی اہلیہ محترمہ کے طور پر عظیم ترین اعزاز حاصل کیا۔ (حیاتِ محمدؐ)

- وقت گزرا وحی میں وقفہ ہوا۔ وقفہ طویل ہوتا گیا اضطراب بڑھا اور یہاں تک بڑھا کہ ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ حرا یا ابوقیس کی چوٹی سے خود کو گرانے کا ارادہ بھی کیا۔ کہ ایسی عظیم نعمت و اعزاز ملنے کے بعد اس سے محروم زندگی کا کیا لطف۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اضطراب اور پریشانی کو دیکھ حضرت خدیجہ بھی مبتلائے غم رہنے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی کشمکش میں تھے کہ وحی کا نزول ہوا۔ اس بار سورۃ والضحیٰ (پارہ ۳۰) مکمل نازل ہوئی۔ وحی کی تجدید کیا ہوئی، جیسے زندگی میں روشنی پھیل گئی اور وحی بھی ایسی کہ تمام شکوک ختم ہو گئے، اور دعوت دینے کا اہتمام کیا جانے لگا۔
- اور پھر اللہ کی طرف سے نماز کا حکم بھی ہو گیا۔
- ایک دن حضرت خدیجہؓ اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ، حضرت علیؓ (حضرت علیؓ حضور کے ساتھ ہی رہتے تھے) آ گئے۔ حضرت خدیجہؓ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع و سجود کرتے حیرت سے دیکھتے رہے۔
- نماز کے بعد پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس کو سجدہ کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو سجدہ کر رہے تھے جس نے مجھے منصب نبوت و رسالت کا اعزاز فرمایا۔ اور لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی ذمہ داری بخشی۔
- پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو دعوت حق دی۔ حضرت علیؓ نے قبول کی۔ اس طرح پہلے مرد (بچے) نے اسلام قبول کیا۔
- پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت زیدؓ نے اِسلام قبول کیا۔ اور اسلام قبول کرنے والے ۴ نفوس ہو گئے۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب سے نزدیکی دوست اور غم خوار حضرت ابوبکرؓ کو دعوت دی، جنہوں نے ایک ساعت رُکے بغیر تصدیقِ رسالت کر دی۔

☆☆☆

Marfat.com

اکتالیسواں (41) سال

بعثت کا دوسرا سال (611 عیسوی)

- بعثت کے دوسرے سال یعنی عمرِ مبارک کے اکتالیسویں سال میں آپ ﷺ نے گھر سے باہر خفیہ دعوت و تبلیغ کا آغاز کیا۔
- ☆ حضرت ارقم مخذومی کے گھر کو خفیہ تبلیغ کے لئے مرکز بنایا گیا۔
- ☆ خود اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلی شخصیت ہیں جنہیں کرۂ ارض پر سب سے پہلے دعوت و تبلیغ کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت' مکہ اور قریش میں بہت قابلِ قدر اور عالم فاضل شخصیت تھی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت پر بڑی اہم شخصیات نے اسلام قبول کیا۔ آپؓ کی دعوت پر جن شخصیات نے اسلام قبول کیا اُن میں......
- ☆ حضرت عثمانؓ بن عفانؓ
- ☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوفؓ
- ☆ حضرت طلحہؓ بن عبداللہؓ
- ☆ حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ
- ☆ حضرت زبیرؓ بن العوامؓ اور
- ☆ حضرت ابوعبیدہؓ بن جراحؓ شامل ہیں۔
- ☆ اس طرح مکہ معظمہ کی اندرونی حدود کے علاوہ اس سے باہر بھی بہت سے لوگ ایمان کی نعمت سے آپؓ کی دعوت کے سبب مسلمان ہوئے۔ اور حق کی روشنی سے ظلمت کے اندھیرے چھٹنے لگے۔

Marfat.com

☆ اِس سال یعنی نبوت کے دوسرے سال

☆ حضرت ارقمؓ بن ابی ارقم

☆ حضرت عثمانؓ بن ابی مظعون اوراُن کے بھائی حضرت عبیدہؓ بن حارث

☆ حضرت سعید بن زید

☆ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب

☆ حضرت حبابؓ بن ارت،

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود،

☆ حضرت فاطمہؓ بنت خطاب اور

☆ حضرت مصعبؓ بن عمیر نے اسلام قبول کیا۔

☆☆☆

Marfat.com

42 واں سال

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے تیسرے سال۔ اور عمرِ مبارک کے ۴۱ ویں اور ۴۲ سال۔ اسلام کی خُفیہ دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ جس کے نتیجہ میں تقریباً ۴۰ افراد نے اسلام قبول کرلیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن سے پہلے پہل اسلام قبول کرنے کی سعادت کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا۔ روایات کے مطابق جن اصحاب کو سابقون الاولون کا عظیم رتبہ نصیب ہوا ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

☆ حضرت خدیجہؓ الکبریٰ	☆ حضرت علی ابن ابی طالبؓ	☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ
☆ حضرت زید بن حارثؓ	☆ حضرت عثمان بن عفانؓ	☆ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ
☆ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ	☆ حضرت ابوعبیدہ ابن جراحؓ	☆ حضرت سعید ابنِ زیدؓ
☆ حضرت فاطمہ بنتِ خطابؓ	☆ حضرت ارقم ابنِ ابوارقمؓ	☆ حضرت عثمان بن مظعونؓ
☆ حضرت خولہؓ	☆ حضرت بلال ابنِ رباحؓ	☆ حضرت ابوذر غفاریؓ
☆ حضرت عامر ابنِ فہیرہؓ	☆ حضرت عمار ابنِ یاسرؓ	☆ حضرت سُمیہ بنتِ خیاطؓ
☆ حضرت صہیب ابنِ سنانؓ	☆ حضرت مقداد ابنِ عمروؓ اسود	☆ حضرت مصعب ابنِ عمیرؓ
☆ حضرت جعفر ابنِ ابی طالبؓ	☆ حضرت اسماء بنتِ عمیسؓ	☆ حضرت اُم الفضل لُبابہؓ
☆ حضرت صفیہؓ	☆ حضرت اُم رومانؓ	☆ حضرت اسماء بنتِ ابوبکرؓ
☆ حضرت ام ایمنؓ	☆ حضرت خباب ابنِ ارتؓ	☆ حضرت عبداللہ ابنِ جحشؓ
☆ حضرت ابوحذیفہ ابنِ عتبہؓ	☆ حضرت حمزہ ابنِ عبدالمطلبؓ	☆ حضرت عمر بن خطابؓ

☆ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام کے جواب میں پہلے ۶ سال میں صرف ۱۱ عورتیں اور ۴۰ مرد مشرف بااسلام ہوئے تاہم ۲۳ سالہ عظیم جدوجہد کے بعد حجتہ الوداع کے موقع پر کم و بیش ۱۲۴۰۰۰ افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے تھے۔

☆☆☆

Marfat.com

43 واں سال

613 عیسوی

☆ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک ۴۳ سال ہوئی۔ اور بعثت کا چوتھا سال شروع ہوا تو۔ دعوت اسلام کا پہلی مرتبہ اعلانیہ آغاز کیا گیا۔

☆ سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۶۷ کے ذریعے آپ ﷺ کو اسلام کی اعلانیہ دعوت کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ اب خفیہ دعوت سے اعلانیہ دعوت شروع کی گئی۔

☆ اس کے علاوہ سورہ الحجر کی آیت نمبر ۹۴ اور سورہ الشعراء کی آیت نمبر ۲۱۴ تا ۲۱۶ کے ذریعے بھی اعلانیہ تبلیغ کا حکم نازل ہوا۔

☆ سورہ الشعراء میں قریبی رشتہ داروں کو دعوت تبلیغ کے حکم کے بعد آپ ﷺ نے اپنے گھر میں تمام رشتہ داروں کو کھانے کی دعوت دی۔ جس کے نتیجہ میں آقا ﷺ کے گھر میں تقریباً سارے رشتہ دار تشریف لے آئے۔ ابھی آپ ﷺ نے ''اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کیوں ضروری ہے'' کا ذکر ہی کیا تھا کہ آپ ﷺ کے چچا ابولہب آگ کے شعلے کی طرح بھڑک اُٹھے۔ اور تمام رشتہ داروں کو بھی بھڑکا کر آپ ﷺ کے گھر سے نکل آئے۔

☆ لیکن آپ ﷺ نے ہمت نہ ہاری۔ اور ایک بار پھر خاندان بھر کی دعوت عام کی۔ جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اہل عرب میں سے آج تک کوئی انسان بھی مجھ سے بہتر تعلیم لیکر نہیں آیا۔ یہ تعلیم دین و دنیا دونوں کی راہنما ہے۔ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اس کی طرف بلاؤں' کون ہے جو میری دعوت پر لبیک کہتا ہے۔''

☆ یہ سُنتے ہی سب نے منہ پھیر لیا اور اُٹھ کر چلے گئے۔ اس مجلس میں حضرت علیؓ جو کم سن

Marfat.com

ہونے کے باوجود ہمت وجانثاری میں جواں تھے نے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ میں آپ کی معاونت کروں گا اور جو آپ ﷺ سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا''۔

☆ بنو ہاشم کے بعض مغرور اشخاص حضرت علیؓ کے اس جرأت مندانہ اعلان پر حقارت آمیز نگاہ ڈال کر مسکرائے اور بعض نے حقارت آمیز قہقہہ لگایا۔

☆ اِسی سال قریبی رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ اہل مکہ کے تمام قبائل کو دعوت دینے کا آغاز فرماتے ہوئے۔ایک دن آقا ﷺ نے ان کو کوہِ صفاء پر چڑھ کے آواز دی ''قریش قریش''۔پکار سنتے ہی سب لوگ جمع ہوگئے۔آپ ﷺ سے پکارنے کی وجہ پوچھی۔

☆ آپ ﷺ نے جواب دیا اگر میں تمہیں اطلاع دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر جرار چھپا بیٹھا ہے تو کیا تم میری بات مان لوگے۔

☆ تو سب نے یک زبان جواب دیا۔ہاں ہم آپ ﷺ کی بات کو مان لیں گے کیونکہ آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔جواب میں جب آپ ﷺ نے اسلام کی اور اللہ کو واحد لاشریک ماننے کی دعوت دی۔تو ابولہب، جو پہلے ہی بہت سیخ پا تھا، نے گستاخانہ انداز میں آنحضرت ﷺ کو مخاطب کیا۔اور کہا کیا اس کام کے لیے تم نے ہمیں جمع کیا تھا۔

☆ نبی پاک ﷺ نے اس گستاخانہ رویے کے جواب میں توقف فرمایا۔اللہ کی طرف سے سورہ لھب (پارہ ۳۰) نازل ہوئی۔جس میں ابولہب کو مکمل تباہی وہلاکت کی خبر دی گئی۔''اور ابولہب اپنی تباہی کی مہر لگوا کر سب کو ساتھ لے کر وہاں سے چل دیا۔''

☆☆☆

Marfat.com

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا

44 واں سال

- اعلانیہ تبلیغ سے مکہ میں بہت سے افراد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنا شروع کر دیا۔ چنانچہ اعلانیہ تبلیغ کے اثرات کو دیکھتے ہوئے قریش کی طرف سے مخالفت شروع ہوگئی۔ اور حضرت ابوطالب پر دباؤ بڑھایا گیا کہ وہ اپنے بھتیجے اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھائیں کہ وہ تبلیغ سے باز آجائیں یہ دباؤ تین بار ڈالا گیا۔ (تفصیل صفحہ 45)
- قریش کے ظلم وستم سے تنگ آکر بعثت کے پانچویں سال کچھ مسلمانوں نے حبشہ کی جانب پہلی ہجرت کی اس ہجرت میں ۱۱ مرد اور ۴ عورتیں شامل تھیں۔ یہ ہجرت رجب کے مہینے میں ہوئی۔ حبشہ کی جانب پہلی ہجرت کو ہجرت اولیٰ کہتے ہیں اس ہجرت کا مشورہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ جب قریش کا ظلم وستم مزید بڑھا تو مسلمانوں کی ایک اور جماعت نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی۔ اس ہجرت میں ۸۲ مرد اور ۸ عورتیں تھیں۔
- اسلام کی خوشبو جب چار سو پھیلنے لگی تو۔ اکابرینِ قریش پریشان ہوگئے۔ اُنہوں نے طے کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر قدم پر توہین کی جائے۔
- اس کے لیے تین شعراء کا خاص طور پر انتظام کیا گیا۔ ابوسفیان بن حارث، عمرو بن عاص اور عبداللہ بن زبعری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہتک آمیز شعر کہتے اور ہر جگہ پڑھتے۔ مسلمان اسکا جواب دیتے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو اپنی راہ کی رکاوٹ نہیں بنایا۔ اسی اثنا میں بعض اہلِ مکہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی نبوت و رسالت کی صداقت کے لیے معجزات طلب کر لیے جن کی فہرست یہ ہے۔

☆ صفا و مروہ کی پہاڑیاں سونا بن جائیں۔ ☆ وحی کتابت شدہ نازل ہو۔

☆ جبرائیلؑ ہمارے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کریں۔

Marfat.com

☆ حضرت عیسیٰؑ کی طرح آپ ﷺ بھی مردوں کو زندہ کریں۔

☆ مکہ کے چاروں طرف سے پہاڑ اُٹھوا لیے جائیں تاکہ کھلی آب و ہوا ملے۔

☆ مکہ کے چاروں طرف سے چشمے پھوٹنے لگیں جن کا پانی آبِ زم زم سے زیادہ خوشگوار ہو۔

☆ تجارت کی ترقی کے لیے اللہ سے پوچھ کر روزانہ کا بھاؤ ہمیں بتائیں، تاکہ کاروباری ترقی ہو۔

☆ ان ساری باتوں کے جواب میں سورہ اعراف کی آیت ۱۸۸ نازل ہوئی۔

☆ جن وفود نے آقا ﷺ کو تبلیغ سے روکنے کے لیے حضرت ابو طالب سے ملاقات کی اُن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

❖ حضرت ابو طالب سے پہلے وفد نے مطالبہ کیا کہ آپ حضور اکرم ﷺ کو تبلیغ سے روکیں یا پھر پیچھے ہٹ جائیں ہم خود نمٹ لیں گے۔ حضرت ابو طالب نے مناسب جواب دے کر اُنہیں رُخصت کر دیا۔

❖ دوسرے وفد نے' ایک نوخیز خوبصورت لڑکا، حسن و جمال کا پیکر "عمارہ بن ولید بن مُغیرہ" پیش کیا کہ اس کو بیٹا بنالیں اور محمد ﷺ کو ہمارے حوالے کر دیں۔ حضرت ابو طالب نے تجویز مسترد کر دی۔

❖ تیسری بار وفد نے سختی سے کہا کہ اب ہم برداشت نہیں کریں گے۔ اگر اب بھی آپ ﷺ نئے دین کی تبلیغ سے باز نہ آئے تو جنگ ہوگی۔

❖ حضرت ابو طالب نے ساری باتیں حضور اکرم ﷺ کے گوش گذار کیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ اگر وہ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج بھی رکھ دیں تو بھی میں اپنے کام سے نہیں ہٹوں گا۔

❖ حضور اکرم ﷺ کا استقلال دیکھ کر حضرت ابو طالب نے حضور ﷺ کے ساتھ ہر جگہ ساتھ دینے کا عزم کیا۔ اور بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب کو جواب سے آگاہ کر دیا۔

Marfat.com

45 واں سال،

بعثت کا چھٹا سال

- نبوت کا چھٹا سال طلوع ہوا۔ عمر مبارک ۴۵ سال۔ اور قریش کی سختیاں جاری تھیں۔ جب قریش کی مخالفت، پراپیگنڈہ اور دباؤ بے کار ثابت ہوا تو پھر، قریش نے شدت کے ساتھ آپ ﷺ اور دینِ اسلام کی مخالفت کا فیصلہ کیا۔ اور ظلم وستم کے اُس دور کا آغاز کیا۔ جس کو سُن کر انسانیت بھی کانپ جاتی ہے۔
- حضور ﷺ اور حضرت ابوطالب کا جواب سُن کر قریش بھپر گئے اور مسلمان ہونے والے دور و نزدیک کے رشتہ داروں کو انتہائی دردناک تکلیفیں دینا شروع کر دی گئیں۔
- حضرت بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹا کر گرم سِل رکھ کر اُنہیں اسلام چھوڑنے کا مطالبہ کرتے لیکن ناکام رہے۔ آخر حضرت ابوبکر صدیق نے اُنہیں خرید کر آزاد کروا دیا۔
- ابولہب کی بیوی (اُم جمیل) حضور ﷺ کی راہ میں گندگی اور کانٹے بچھاتی اور اس کو معمول بنا لیا۔ اور آقا ﷺ گندگی اور کانٹوں کو ہٹاتے گذر جاتے (اور کچھ نہ کہتے)۔
- ابوجہل نے ایک دن جب آپ ﷺ بیت اللہ شریف میں نماز ادا کر رہے تھے۔ بکری کی اوجڑی آقا ﷺ پر ڈال دی۔ حضرت فاطمہ نے گھر آنے پر آپ ﷺ کی پوشاک کو دھویا۔
- بعثت کے چھٹے سال آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ نے اسلام قبول کیا۔ آپؓ کے اسلام لانے کا مختصر احوال یہ ہے کہ
- ایک دن بھرے بازار میں ابوجہل نے حضور اکرم ﷺ سے بدکلامی کی۔ حضور ﷺ بغیر جواب دیے چلے گئے۔
- حضرت حمزہؓ شکار سے لوٹ کر حسب معمول بیت اللہ کے طواف کے لیے جا رہے تھے

Marfat.com

راستے میں کسی نے ابوجہل کی زیادتی کا' حضرت حمزہؓ سے ذکر کر دیا یہ سُنتے ہی حضرت حمزہؓ کسی اور شخص کی طرف دیکھے بغیر سیدھے کعبہ تشریف لے گئے۔ وہاں ابو جہل بیٹھا شیخیاں بگھار رہا تھا۔ حضرت حمزہؓ نے اُس کے سر پر اتنی زور کی کمان ماری کہ سر سے خون بہنے لگا۔ قبیلہ مخزوم اپنے سردار ابوجہل کی حمایت میں اُٹھے لیکن ابوجہل نے یہ کہہ کر کہ زیادتی پہلے میری طرف سے ہوئی معاملہ ختم کر دیا۔

- اس کے بعد حضرت حمزہؓ نے ایمان لانے کا اعلان فرماتے ہوئے آپ ﷺ سے عرض کی آج سے آپ ﷺ کی نصرت میرے لیے میری جان سے زیادہ عزیز ہے۔
- جب اسلام کو اتنی تیزی سے بڑھتا ہوا دیکھا تو قریش نے عتبہ بن ربیعہ کے ذریعے نبی ﷺ کو پیشکش کی کہ:-

☆ اگر دولت کی طلب ہے تو آپ ﷺ کے لیے اتنی دولت جمع کر دیں گے کہ آپ ﷺ سے زیادہ دولت مند کوئی نہ ہو۔

☆ اگر قیادت یا سیادت درکار ہے تو ہم اس کے لیے تیار ہیں۔

☆ اگر بادشاہت چاہیے تو ہم آپ ﷺ کو اپنا بادشاہ بنانے کے لیے تیار ہیں۔

☆ اور اگر آپ ﷺ کو آسیب ہے تو اپنے خرچ پر علاج کروانے کے لیے تیار ہیں۔ اور اگر کوئی حسینہ، تو عرب کی بہترین حسینہ سے آپکی شادی کروادی جائے گی۔

- حضور اکرم ﷺ نے یہ سُن کر سورہ حٰم سجدہ کی ۱ سے ۳۸ تک آیات تلاوت کیں۔ جس کا عتبہ پر گہرا اثر ہوا۔ اور اُس نے واپس آکر آپ ﷺ کو مہلت دینے کا مشورہ دیا۔ جسے نہ مانا گیا۔
- بعثت کے چھٹے سال حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت عمر کے ایمان لانے کا واقعہ مندرجہ ذیل ہے:

Marfat.com

حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کا واقعہ

☆ ایک دن حضرت عمرؓ نعوذ باللہ، حضور ﷺ کو قتل کرنے کی نیت سے تلوار لئے جا رہے تھے، راستے میں نعیم بن عبداللہ نے کہا اگر حضور اکرم ﷺ کو قتل کرو گے تو عبدِ مناف آپ کو نہیں چھوڑیں گے۔ پھر یہ بھی کہا کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔ آپکی بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں۔ تلوار لیے سیدھے اپنی بہن کے گھر پہنچے اندر سے قرآن کی تلاوت کی آواز آرہی تھی۔ قدموں کی آواز سُن کر بہن فاطمہ اور بہنوئی سعیدؓ بن زید نے تلاوت بند کر کے قرآن ایک طرف رکھ دیا۔ حضرت عمرؓ نے اصرار کیا کہ بتائیں کیا پڑھ رہے تھے اُنہوں نے نہیں بتایا کہ کیا پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ بہنوئی کو مارنا شروع کیا تو بہن درمیان میں آئی اُن کو بھی مارا جب بہن کا لہو دیکھا تو دل تھوڑا نرم ہو گیا۔ قرآن دیکھنے اور پڑھنے کی آرزو کی۔ بہن نے طہارت کی شرط پوری کرنے کے بعد بھائی کو قرآن دے دیا۔ اس کو پڑھ کر اتنا اثر ہوا کہ سیدھا حضورِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ آپؓ کے اسلام لانے کے بعد مکہ میں اسلام کی قوت مضبوط ہو گئی اور گھروں و پہاڑیوں میں چھپ کر نماز پڑھنے والے سرِ عام کعبہ میں نماز پڑھنے لگے۔

☆☆☆

Marfat.com

چھیالیس واں (46) سال

بعثت کا ساتواں (7) سال

☆ بعثت کے ساتویں سال کا آغاز ہے۔ یعنی یکم محرم "۷ نبوی"۔ قریش نے متفقہ طور پر معاہدہ کیا کہ محمد ﷺ، بنی ہاشم، بنی عبدالمطلب اور باقی مسلمانوں سے مکمل قطع تعلق (بائیکاٹ) کیا جائے۔ چنانچہ اس معاہدہ کی دستاویز تیار کر کے بیت اللہ میں لٹکا دی گئی۔ اور مسلمانوں کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔

☆ بنو ہاشم، رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کرامؓ سے قریش نے تین سال تک مکمل قطع تعلق رکھا لین دین، حیات و موت، تجارت، عبادت یہاں تک کہ سلام دعا تک کو حرام قرار دے دیا۔ البتہ حرمت کے چار مہینوں، رجب، ذیقعد، ذوالحجہ اور محرم جن میں پورے عرب میں کوئی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ بھی ان چار مہینوں میں گھاٹیوں کی قید خانہ سے باہر تشریف لاتے۔ کعبہ کے زائرین کو دعوت اسلام دیتے۔ زائرین متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے لگے۔ اس طرح جب طفیل فردوسی جیسا بڑا شاعر، جو کہ مکہ سے باہر بہت بڑے قبیلے اور علاقے کا دانشور اور شاعر تھا، حج کے لیے آیا تو حج کے دنوں میں حضور ﷺ سے کعبہ میں ملا اور قرآن سن کر ایمان لے آیا۔

☆ ہشام بن عمرو کسی نہ کسی طریقے سے شعب ابی طالب میں قید مسلمانوں کی مدد کرتا رہا۔

☆ بعض روایات میں حکیم بن خرام کا نام بھی آیا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

47 واں سال

بعثت کا آٹھواں سال

☆ آفتاب نبوت کا آٹھواں سال ہے۔عمر مبارک ۴۷ سال ہو چکی۔زمین و آسمان نے ایک عجیب معجزۂ نبوت دیکھا۔معجزہ ''شق القمر'' یعنی آپ ﷺ کی اُنگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔اس واقعہ کو قرآنِ مجید نے پارہ ۲۷' سورۃ القمر کی ابتدائی آیات میں بیان فرمایا ہے۔

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کفارِ مکہ نے آنحضرتؐ سے کسی نشانی کا مطالبہ کیا تو آقا ﷺ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دیکھا دیا۔یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دو ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا۔(صحیح بخاری حدیث ۳۸۶۸)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو ہم نبیؐ کے ساتھ منیٰ کے میدان میں موجود تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگو! گواہ رہنا اور چاند کا ایک ٹکڑا دوسرے سے الگ ہو کر پہاڑوں کی طرف چلا گیا تھا۔(بخاری)

☆☆☆

48 واں سال

بعثت کا نواں سال

❖ شعب ابی طالب میں مسلمانوں کی محصوری جاری رہی۔لیکن آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی اور صحابہ نے تبلیغ کا عمل جاری رکھا۔

❖ مسلمانوں کی تکلیف دہ صورتحال کو دیکھ کر اہلِ مکہ کا دل بہت کڑھتا تھا۔ہشام بن عمرو ان میں سرِ فہرست تھا۔اُس نے اس حل نکالنے کا ارادہ کر لیا۔

☆☆☆

Marfat.com

49، واں سال 621 عیسوی

بعثت کا دسواں سال

- حیات طیبہ کا ۴۹واں سال تھا۔ شعب ابی طالب کی محصوری جاری تھی۔ ایسے میں ہشام بن عمرو نے زہیر بن ابی اُمیہ (جو حضرت عبدالمطلب کی صاحبزادی عاتکہ کے فرزند تھے) سے کہا محمد ﷺ کے پھوپھی زاد یہ کیسا انصاف ہے کہ ہم تو بہترین سے بہترین کھانا اور لباس استعمال کریں اور آپ کے بھائی قریش کی قید میں تمام سہولتوں سے محروم رہیں۔ واللہ اگر ایسا ظلم ابو جہل کے بھائیوں کے ساتھ کیا جاتا تو وہ خاموش نہ بیٹھتے۔ دونوں متفق ہو گئے کہ وہ قرارداد کو پھاڑ دیں گے۔ اس کام کے لیئے مکہ کے تین اور اہم افراد مطعم بن عدی، ابوالبختری بن ہشام اور زمعہ بن اسود نے بھی ساتھ دیا۔ اور دوسرے دن زہیر بن اُمیہ کعبہ میں آئے اور طواف پورا کر لینے کے بعد لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: ''سن لو میں جب تک اس ظالمانہ قرارداد (قطع تعلق) کو پھاڑ کر پھینک نہ دوں چین سے نہیں بیٹھوں گا''۔
- ☆ ابو جہل نے جب یہ سنا تو کہا تم یہ نہیں کر سکتے۔ مطعم بن عدی نے ابو جہل کو ڈانٹا۔ اور جب باقی ۴ افراد کے غضب ناک لہجے کو بھی دیکھا تو ابو جہل چپ ہو گیا۔
- ☆ اور پھر مطعم بن عدی ایک لحظہ رُکے بغیر قرارداد کو پھاڑنے کے لیے آگے بڑھا تو کیا دیکھا کہ قرارداد کا وہ حصہ سلامت ہے جس پر باسمک اللھم لکھا تھا باقی تمام کاغذات کو دیمک چاٹ چکی تھی۔ یعنی قدرت کی طرف سے تمام قرارداد ختم کر دی گئی یوں یہ محصوری ختم ہوئی۔ حضور ﷺ صحابہؓ اور قبیلہ بنو ہاشم کے ساتھ شعب ابی طالب سے نکلے۔ اور مزید ہمت اور طاقت کے ساتھ تبلیغ کے کاموں میں جٹ گئے۔
- ☆ بعثت کے دسویں سال کو عام الحزن بھی کہا جاتا ہے۔ شعب ابی طالب سے نکلنے کے بعد ایک سال سے بھی کم عرصے میں پہلے آپ ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب کا ۸۰

Marfat.com

سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ابھی یہ شدید صدمہ اپنے پورے شدید اثرات کے ساتھ موجود تھا کہ۔ آپ ﷺ کی غمخوار وفا شعار زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ کا بھی وصال ہو گیا۔ غم پر غم کی وجہ سے اس سال کو عام الحزن یا غم کا سال کہا جاتا ہے۔

☆ بعثت کے دسویں سال، جمادالثانی میں حضور ﷺ نے، دعوت و تبلیغ کے کام کو مزید آگے بڑھانے کے لیئے "سفر طائف" کیا۔

☆ طائف میں آپ ﷺ نے مختلف سرداروں اور قبیلوں کو دعوت اسلام دی لیکن سب نے انکار کر دیا۔

☆ صرف انکار ہی نہیں کیا۔ توہین بھی کی۔ طائف کے نوجوان لڑکوں اور غنڈوں کو، آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا، جنہوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے اور تمسخر اُڑایا۔ جبرائیلؑ پہاڑوں کے فرشتوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور حکم کا انتظار کیا۔ آپ ﷺ نے طائف والوں کے لیے دعا کی۔

☆ شدید زخمی حالت میں آپ ﷺ نے ایک باغ میں جو کہ عتبہ اور شیبہ (اسلام کا انکار کرنے والوں) کا تھا میں پناہ لی، انکار اسلام کے باوجود، طائف والوں کا وحشیانہ سلوک دیکھ کر اُن کا دل بھر گیا۔ اپنے غلام عداس نصرانی کے ہاتھوں، انگوروں کا خوشہ آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔

☆ آپ ﷺ نے قبول فرمایا اور "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر کھانے لگے تو۔

☆ غلام نے بسم اللہ سنتے ہی تعجب کے ساتھ دریافت فرمایا۔ یہ کیا کلمہ ہے اس بستی میں پہلے کبھی نہیں سنا گیا۔ آپ ﷺ نے غلام سے دریافت فرمایا کہاں کے ہو۔ غلام نے بتایا نینویٰ میرا وطن ہے۔

☆ آپ ﷺ نے جواباً کہا جہاں اللہ کے نیک بندے یونس بن متیٰ پیدا ہوئے۔

☆ عداس نے کہا آپ ﷺ اُن کو کیسے جانتے ہیں۔ آقا ﷺ نے فرمایا۔

☆ یونسؑ میرے بھائی ہیں اور میں بھی نبی ہوں۔ عداس نے احترام آپ ﷺ کے پاؤں

Marfat.com

چومے۔

☆ نبوت کے دسویں سال ۲۷ رجب، بروز سوموار، بمطابق ۲۱۔۶۲۰ عیسوی۔
آقا ﷺ کو ''معراج شریف'' کی عظیم ترین سعادت نصیب ہوئی۔

☆ آدھی رات سے کچھ بعد، حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے اور آپ ﷺ کو براق پر سوار ہونے کے لیے کہا۔ براق آپ ﷺ کو پہلے مرحلے میں مسجد اقصیٰ، بیت المقدس لے کر گیا۔ یہاں آپ ﷺ نے انبیاء کو نماز پڑھائی۔

☆ پھر بیت المقدس سے ساتویں آسمان تک کا سفر کیا۔

☆ پہلے آسمان پر حضرت آدمؑ سے ملاقات ہوئی۔

☆ دوسرے پر حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ سے۔

☆ تیسرے آسمان پر حضرت یعقوبؑ سے۔ ☆ چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے۔

☆ پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے ملاقات ہوئی۔ چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ اور

☆ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے۔

☆ اسی روز، یعنی ۲۷ رجب ۱۰ نبوی کو پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔ نماز اسلام کا دوسرا سب سے اہم بنیادی رُکن ہے۔ نماز کے تین فرائض، قیام، رکوع اور سجدہ ہیں۔

☆ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پانچوں نمازوں کے نام ہیں۔ ☆ فجر ۲، ظہر ۴، عصر ۴، مغرب ۳ اور عشاء ۴ رکعت فرض ہوئیں۔ باجماعت نماز سے ۲۷ گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

☆ نماز کے لغوی معنی رحمت اور برکت کے ہیں۔

☆ قرآن مجید میں نماز کا ۱۳۰ سے زائد مرتبہ ذکر آیا ہے۔

☆ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان فرق نماز ہے۔ دنیا کی سب سے قدیم مسجد ''بیت الحرام'' ہے۔ خانہ کعبہ کی سب سے پہلی تعمیر حضرت آدمؑ نے کی۔ قرآن مجید میں چار مسجدوں کا ذکر ہے۔ مسجد الحرام، مسجد اقصیٰ، مسجد قبا اور مسجد ضرار۔

Marfat.com

حضرت سودہؓ سے نکاح

☆ بعثت کے دسویں سال۔ حضرت سودہؓ سے آپ ﷺ کا نکاح ہوا۔ حضرت سودہؓ سے نکاح کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تقریباً پچاس سال کے قریب تھی۔

☆ حضرت سودہؓ کے والد کا نام: زمعہ۔ ☆ والدہ کا نام: شموجن۔

☆ قبیلہ: عامر بن لوئی۔

زمانہ ء نکاح: شوال ۱۰ نبوی۔ ☆ حق مہر ۴۰۰ درہم۔

بوقت نکاح عمر: ۵۰ سال۔ نبی ﷺ کی شریک زندگی رہیں: ۱۴ سال

وفات: ۲۲ ہجری میں ہوئی۔ کل عمر: ۷۳ سال۔ مدفون: جنت البقیع، مدینہ۔

مروی احادیث: ۵

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نکاح

☆ شوال، ۱۰ نبوی میں ہی آپ ﷺ کا نکاح حضرت عائشہ سے ہوا۔ اس نکاح کے وقت آپ ﷺ کی عمرِ مبارک تقریباً ۵۰ سال تھی۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ کے والد کا نام: حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ ☆ والدہ کا نام: اُم رومانؓ۔

☆ قبیلہ: بنو تیم۔ **زمانہ نکاح:** شوال ۱۰ نبوی۔

☆ رُخصتی: شوال ۲ ہجری (رُخصتی کے وقت عمر ۹ سے ۱۳ سال کے درمیان تھی)۔

☆ حق مہر: ۴۰۰ درہم۔ ☆ آپ ﷺ سے رفاقت رہی: ۹ سال

وفات: ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ ہجری۔ کل عمر: ۶۶ برس۔ مدفون: جنت البقیع مدینہ

☆ مروی حدیث: ۲۲۱۰۔ ☆ نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ نے پڑھائی۔

Marfat.com

50 واں سال،

بعثت کا گیارھواں سال

☆ تمام تر نامساعد حالات کے باوجود آقا علیہ نصرت الٰہی پر یقین رکھتے ہوئے دعوتِ دین پر ثابت قدم رہے۔ اس تبلیغ کے دوران کفار قدم قدم پر سایہ کی طرح پیچھا کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلتے' لیکن اس کے باوجود آقا علیہ کی عزیمت میں تنکے برابر بھی کمی نہ آئی۔

☆ آقا علیہ نے بڑی کشمکش کے ساتھ اس دن کی اُمید پر کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت آئے گی کئی سال گزارے آخرِ کار افق یثرب سے فتح و نصرت کے آثار نمودار ہوئے۔

☆ حسب معمول موسم حج میں زیارتِ کعبہ کے لئے خزرج کا ایک قافلہ مکہ پہنچا تو آقا علیہ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو دعوت اسلام دی اور حق سچ کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے۔

☆ ذالحج، بعثت کے گیارہویں سال۔ قبیلہ خزرج کے چھ افراد نے آپ علیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

☆ اسلام قبول کرنے والے یہ افراد جب یثرب واپس لوٹے تو انہوں نے کھل کر فخر سے نئے دین کا پرچار کیا۔

☆ خزرج نے اسلام کیا قبول کیا' ایسے لگا جیسے اللہ تعالیٰ نے آقا علیہ پر نصرت کے تمام دروازے کھول دیے ہوں۔

☆☆☆☆

Marfat.com

51 واں سال

بعثت کا بارھواں سال

- ذالحجہ۔نبوت کے ۱۲ اویں سال بیعتِ عقبہ اولی میں اوس وخزرج کے ۱۲ افراد نے اسلام قبول کیا۔
- حج کے مہینے میں مدینہ (یثرب) سے ۱۲ خوش نصیب زیارتِ کعبہ کے لیے مکہ تشریف لائے۔رسول اللہ ﷺ نے ''عقبہ'' کے مقام پر اُن سے ملاقات کی۔دعوت اسلام دی۔اور سب نے نبی پاک ﷺ کے مبارک ہاتھوں پر بیعت کی جو 'بیعتِ عقبہ اولیٰ'' کہلاتی ہے۔
- رسول اللہ نے درج ذیل احکامات پر بیعت لی۔

☆ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھرائیں گے۔

☆ زنا نہیں کریں گے۔☆ اولاد کو قتل نہیں کریں گے۔☆ چوری نہیں کریں گے۔

☆ ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگائیں گے۔

☆ اور نیکی کے کاموں میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کریں گے۔

- اور عہد لینے کے بعد فرمایا اگر تم عہد پورا کرو گے تو جنت پاؤ گے۔
- اس بیعت کے بعد مدینہ میں اسلام کا نور پھیلنے لگا۔
- آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ہمراہ کردیا۔جنہوں نے اُنہیں قرآن کی تعلیم دی۔
- قبیلہ اوس وخزرج اور حضرت مصعب بن عمیر کی موجودگی میں یہاں کے لوگوں میں اسلام کے لیے بہت ذوق وشوق پیدا ہوا۔

☆☆☆

Marfat.com

52 واں سال،

(بعثت کا تیرہواں سال)

- آپ ﷺ کی بعثت کے تیرہویں سال اور عمر مبارک کے ۵۲ ویں سال، حضرت اسید بن حضیر نے اسلام قبول کیا۔ حضرت سعد بن معاذ نے اسلام قبول کیا اور پھر بیعتِ عقبہ ثانیہ میں ۷۲ افراد ایمان لائے۔
- بیعتِ عقبہ اولیٰ کا دوسرا سال آیا تو' حضرت مصعب بن عمیرؓ رجب کے مہینے میں مکہ تشریف لائے اور یثرب میں اسلام کے فروغ کے واقعات سنائے اور آپ ﷺ کو خوش خبری دی کہ اس سال زیادہ لوگ حج کو آئیں گے۔
- قبیلہ اوس وخزرج کے ۷۲ (ایک روایت کے مطابق ۷۶) لوگوں نے حج کے بعد' عقبہ ہی کے مقام پر آقا ﷺ سے ملاقات کی اور رسول اللہ کی جان کی حفاظت اپنی جانوں سے بڑھ کر کرنے پر بیعت لی۔ سب نے اِسلام قبول کیا۔
- اس بیعت میں' آپ ﷺ اور حضرت عباسؓ (آپ کے چچا) اور اوس وخزرج کی طرف سے حضرت براء بن عازبؓ (جو بیعتِ عقبہ اولیٰ میں اسلام لا چکے تھے)۔ حضرت ابوالہیثمؓ بن تیہان اور حضرت عباسؓ بن عبادہؓ نے اوس وخزرج کی طرف سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
- حضور ﷺ نے اِن بیعت لینے والوں کے بارے میں فرمایا ''تم میرے لیے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے حواریوں کی طرح ہو۔'' اِس بیعت میں خواتین بھی شامل تھیں۔

مسلمانوں کی مدینہ کی جانب ہجرت کی ابتداء ہوئی۔

- اسی سال نبی پاک ﷺ نے مکہ کے مسلمانوں کو مشرکینِ مکہ سے بچ کر یثرب ہجرت کر جانے کا حکم دے دیا۔
- قریش نے اس چیز کو محسوس کرلیا اور مسلمانوں کا تعاقب کرنے لگے۔
- جو ہاتھ آتا اُس کو سخت سے سخت سزائیں دی جاتیں۔ لیکن ہجرت کو روک نہ سکے۔

Marfat.com

- حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی ہجرت کی اجازت چاہی۔ لیکن آپ ﷺ نے انتظار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ صبر کریں ہوسکتا ہے کہ آپؓ کو ہجرت کے لیے کوئی بہتر ساتھی مل جائے۔
- قریش نے ''دارالندہ'' میں نعوذ باللہ آپ ﷺ کے قتل کا منصوبہ اسی سال بنایا۔
- قریش جب مسلمانوں کو ہجرت سے نہ روک سکے۔ تو ان کو فکر دامن گیر ہوئی کہ اگر آپ ﷺ بھی مدینہ ہجرت کر گئے تو ہوسکتا ہے کہ دینِ اسلام ہر طرف پھیل جائے۔
- نبی ﷺ شعب ابی طالب اور باقی زیادتیوں کا بدلہ لیں۔
- اور شام کی سرحد کاٹ کر ہماری تجارت بند کر دیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ اور اُن کے دین کو نعوذ باللہ ختم کرنے کے لیے تین تجاویز پر غور ہوا۔

☆ حضور اکرم ﷺ کو بیڑیاں ڈال کر قید کر دیا جائے اور (نعوذ باللہ) اُن کی زندگی کے اختتام تک یہ قید جاری رہے لیکن بغاوت کے ڈر سے سب اس رائے پر متفق نہ ہو سکے۔

☆ دوسری رائے تھی کہ آپ ﷺ کو جلاوطن کر دیا جائے لیکن پھر ڈر یہی دامن گیر تھا کہ کہیں آپ ﷺ یثرب والوں سے مل کر مکہ والوں پر حملہ نہ کر دیں۔

☆ تیسری تجویز یہ تھی کہ ہر قبیلے کا ایک ایک فرد نکلے اور بیک وقت آپ ﷺ پر حملہ کر کے نورِ نبوت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دے۔ اس طرح بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب، کس، کس سے انتقام لے سکیں گے اور معاملہ خون بہا پر ختم ہو جائے گا۔ اور دینِ اسلام ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔ اس رائے پر سب متفق ہو گئے اور اس کام کے لیے تیاری کرنے لگے۔ یہ ساری سازش دارالندوہ میں تیار کی گئی۔

☆☆☆

Marfat.com

پہلی ہجری

53 واں سال (نبوت کا تیرھواں۔چودھواں سال)

- رسول اللہ ﷺ کو اللہ عالم الغیب نے دارالندوہ میں کفار کی طے شدہ سازش سے آگاہ فرما دیا۔لیکن مزید کوئی حکم نہیں دیا۔چنانچہ ہجرت کے لیے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر تھے۔
- وحی نازل ہوئی ہجرت کا حکم ملا تو آپ ﷺ حضرت ابوبکرؓ صدیق کے گھر تشریف لے گئے، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ساتھ چلنے کی اجازت مانگی' خوش نصیبی سے اجازت مل گئی۔
- حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دو اونٹ عبداللہ بن اریقط کے سپرد کر رکھے تھے۔
- آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ آپؐ کے بستر پر آپ ﷺ کی خصوصی چادر اوڑھ کر سو جائیں اور جن کی امانتیں میرے پاس رکھی ہیں وہ اُن سب تک پہنچا دیں۔ جن کی یہ امانتیں ہیں۔
- شمشیر زن انتظار میں بیٹھے رہے۔جب رات کا تیسرا حصہ گذر گیا تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لیا اور پچھلے دروازے سے نکل کر شہر کے جنوب کی طرف چل پڑے۔یمن کی طرف جانے والے راستے پر غار ثور تھی' چنانچہ ۲۷ صفر نبوت کے تیرہویں سال آپ ﷺ نے غار ثور میں جا کر پناہ لی۔
- یہ راز صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر والوں کو معلوم تھا۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صاحب زادے حضرت عبداللہؓ ' صاحبزادیاں حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت اسماءؓ اور ایک غلام عامر بن فہیرہ سب امانت دار تھے۔
- حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کی ذمہ داری مکہ کے قریش پر نظر رکھنا تھی۔
- عامر بن فہیرہ دن بھر بکریاں چراتے، شام کو دودھ اور بھنا گوشت غار ثور پہنچاتے اور اپنے قدموں پر بکریوں کا ریوڑ چلاتے ہوئے مکہ جاتے تا کہ نشان مٹ جائیں۔
- آقا ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ تین دن تک غار ثور میں چھپے رہے۔ایک مسلح

Marfat.com

قریش کا جتھا غارِ ثور تک آ پہنچا اور ایک قریش نوجوان تو غار کے منہ تک بھی پہنچ گیا لیکن وہ غار کے اندر جھانکے بغیر ہی واپس لوٹ گیا۔ اُس کے ساتھیوں نے پوچھا کہ اُس نے غار کے اندر جھانک کر کیوں نہیں دیکھا اُس نے جواب دیا "غار کے دہانہ پر تو مکڑی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے بھی پہلے کا جالا بُنا ہوا ہے اور غار کے منہ پر دو جنگلی کبوتروں نے اپنے گھونسلے بھی بنا رکھے ہیں۔ غار کے چاروں طرف سوکھی گھاس پڑی ہے، اس سے تو میری سمجھ میں یہی آیا کہ یہاں کسی فردِ بشر کا ہونا ممکن ہی نہیں۔

- معاہدے کے مطابق عبداللہ بن اریقط رستوں کا ماہر تین اونٹنیاں لے کر آ گیا۔ اور یکم ربیع الاوّل نبوت کے ۱۳ ویں سال ۱۶ ستمبر ۶۲۲ء سوموار کے دن غارِ ثور سے نکل کر مدینہ کی طرف سفر کا آغاز کیا گیا۔ یہیں سے اسلامی کیلنڈر کا آغاز ہوا۔
- توشہ کو اونٹنی کے ساتھ باندھنے کے لیے رسی نہ ملی تو حضرت اسماءؓ نے اپنی کمر کی پٹی اُتار کر دو ٹکڑے کئے ایک حصّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور دوسرا کمر پر لپیٹ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت اسماءؓ کا یہ ایثار بہت پسند آیا اور اُنہیں ذات النطاقین کے خطاب سے نوازا۔
- جب قریش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں ناکام رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنے والوں کے لیے ۱۰۰ اونٹ انعام رکھا۔ سراقہ بن جعشم قریب پہنچ گیا لیکن گھوڑے کو تین شدید ٹھوکروں کی وجہ سے خود بال بال بچا اور پھر جان گیا کہ وہ سب غلط کر رہا ہے چنانچہ جان کی امان حاصل کر کے واپس لوٹ گیا اور راستے میں جو بھی ملا اُسے بھی بہکا کر واپس لے گیا۔
- ۸ ربیع الاول نبوت کے چودھویں سال کے آغاز، سوموار ۲۳ ستمبر ۶۲۲ عیسوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبا پہنچے۔
- قبا میں ۴ روز قیام فرمانے کے بعد، ۱۲ ربیع الاول ۲۷ ستمبر ۶۲۲ عیسوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے مسجدِ قبا کی بنیاد رکھی۔ یہ اسلام کی پہلی مسجد ہے۔

- جمعہ۔ ۱۲ ربیع الاول ۲۷ ستمبر ۶۲۲ء پہلی ہجری میں مدینہ المنورہ میں آپ ﷺ کی عظیم آمد ہوئی۔
- پہلی ہجری میں دورِ اسلام کا پہلا جمعہ ''محلہ بنی سالم'' میں ادا کیا گیا۔
- پہلی ہجری میں آپ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تو اہلِ مدینہ اور خاص طور پر بچیوں نے ''دف'' بجا کر آپ ﷺ کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کیا۔
- ہر شخص جوان، بڑے، بوڑھے، مسلمان، یہودی، عیسائی غرض سب نے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔
- ہر کسی کی خواہش تھی کہ آپ ﷺ اُس کے مہمان بنیں۔ لیکن آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کی مہاریں چھوڑ کر اُس کی گردن پر رکھ دیں کہ جہاں اللہ کا حکم ہو وہیں قیام فرمایا جائے۔
- حضور اکرم ﷺ کی ناقہ (اونٹنی) دو یتیم بھائیوں سہل و سہیل کے باڑہ میں پہنچ کر خود بخود بیٹھ گئی اور یہ زمین رسول اللہ ﷺ نے مالکانِ زمین سے خرید کر اس پر مسجد کی تعمیر شروع کی جو مسجدِ نبوی کے نام سے معروف ہوئی۔
- پہلی ہجری میں ہی مسجدِ نبوی کی تعمیر کی گئی۔
- جب تک مسجدِ نبوی کی تعمیر ہوتی رہی آپ ﷺ نے حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر قیام فرمایا۔
- مسجد کی تعمیر میں سب نے حصہ لیا۔ آقا ﷺ خود گارا سر پر اُٹھا کر تعمیر میں حصہ لیتے رہے۔
- دیواریں بننے کے بعد کھجور کے تنے سے ایک حصہ پر چھت ڈال دی گئی اور باقی کو صحن کے طور پر چھوڑ دیا گیا۔
- یہیں پر آقا ﷺ کے قیام کے لیے حجرے بھی بنائے گئے۔
- پہلی ہجری میں آپ ﷺ نے انصار و مہاجرین کو ایک جگہ جمع کیا اور اِن میں

Marfat.com

مواخات (بھائی چارہ) قائم فرما دیا۔

- سب سے پہلے خود کو حضرت علیؓ کا بھائی بنایا۔ حضرت حمزہؓ مکہ ہی میں اپنے غلام زید کو بھائی کا اعزاز دے چکے تھے۔ اسی رشتے کو برقرار رکھا گیا۔
- حضرت ابوبکرؓ کو حضرت خارجہ بن زیدؓ اور حضرت عمرؓ نے حضرت عثمان بن مالک انصاریؓ سے مواخات کا رشتہ قائم کیا۔
- پہلی ہجری میں حضرت سلمان فارسیؓ نے اسلام قبول کیا۔
- پہلی ہجری میں قریش مکہ کے ساتھ جہاد کا حکم ہوا۔ (۳۹:۸)
- پہلی ہجری میں آپ ﷺ نے یثرب میں بسنے والے تمام قبائل کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جسے دستورِ مدینہ، صحیفہ المدینہ یا میثاق مدینہ کہتے ہیں۔ (آقا ﷺ کی مدینہ آمد سے پہلے اس شہر کا نام یثرب تھا بعد میں مدینہ کہلایا)۔
- اس معاہدے کو نبی پاک ﷺ نے خود لکھوایا جس پر تمام اہلِ مدینہ جن میں یہودی، عیسائی اور مشرکین سب شامل تھے نے دستخط کیے۔
- میثاقِ مدینہ کا ایک فریق مسلمان اور دوسرا یہودی، عیسائی اور مشرک تھے۔ میثاق مدینہ کے مطابق طے پایا کہ:-

☆ مدینہ میں بسنے والے تمام قبائل و مذاہب ایک اکائی' واحدت یا خاندان ہوں گے اور سب کے حقوق برابر ہوں گے۔

☆ اگر کوئی بیرونی دشمن ان پر حملہ کرے گا تو سب مل کر اُن کا مقابلہ کریں گے۔

☆ تمام اکائیوں کا تحفظ مذہبی آزادی، مدینہ کی حُرمت، خواتین کا تحفظ، تمام قبائل کا باہمی محبت کا رشتہ، ٹیکس کا نظام، مختلف بیرونی خطرات سے نمٹنے کے لیے مالی نظام، سیاسی اتحاد، فرد کا تحفظ اور باہمی اختلاف سے نمٹنے کے لیے نظام عدل میثاق مدینہ کی بنیادیں قرار پائیں۔

☆ اللہ کی حاکمیت، رسول اللہ ﷺ کی حاکمیت، تحریری دستور، مستقل آئینی اساس، تقسیم

Marfat.com

میں اختیارات کا تصور، متوازن دستور، مملکت کی اخلاقی اساس، آئینی طبقات کا تصور سیاسی وحدت کا تصور (تصور مملکت)، اُمتِ مسلمہ کا تصور میثاقِ مدینہ کی اہم خصوصیات تھیں۔

☆ میثاق مدینہ سے پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد پڑی اور یہ اس ریاست کا دستور بنا۔

☆ میثاق مدینہ سے اوس وخزرج قبائل کی سینکڑوں سالہ پُرانی دشمنی ختم ہوگئی۔

- پہلی ہجری میں نماز کے لیے اذان کا حکم ہوا۔ پہلی اذان حضرت بلالؓ نے مسجدِ نبوی سے ملحقہ ایک اونچے مکان جو کہ بنونجار کی ایک خاتون کا تھا، پر کھڑے ہو کر دی۔
- غزوۂ ودان آقا ﷺ کا پہلا غزوہ ہے اور اسی کو غزوۂ ابواء بھی کہتے ہیں پہلی ہجری میں پیش آیا (بعض روایات میں دوسری ہجری بھی آتا ہے)۔ آقا ﷺ مدینہ سے چل کر مقام ودان پر پہنچے یہاں قریش اور بنی ضمرہ بن بکر سے جنگ کا اِرادہ تھا۔ مگر بنی ضمرہ نے آقا ﷺ سے صلح کر لی جس شخص نے آقا ﷺ سے صلح کی اُن کا سردار خشی بن عمرو ضمری تھا۔
- سب سے پہلا علم جو نبی پاک ﷺ نے بنایا وہ عبیدہ بن حارث بن مطلب بن مناف بن قصی کو عنائیت کر کے ساٹھ ستر مہاجرین کے ساتھ جن میں کوئی انصاری شامل نہیں تھا روانہ کیا۔ یہ قافلہ سریہ (ثنیتہ المرہ) کے پاس قریش کی ایک بھاری جماعت سے ملا مگر جنگ نہیں ہوئی۔
- غزوۂ بواط بھی پہلی یا دوسری ہجری میں پیش آیا، اس میں بھی آقا ﷺ بذاتِ خود ۲۰۰ مسلمانوں کا دستہ جن میں مہاجر اور انصار دونوں شامل تھے اپنے ساتھ لے کر مقام بواط تک پہنچے جو رضوی نامی پہاڑ کے دامن میں واقع ایک وادی ہے۔ خبر تھی کہ قریش سردار اُمیہ بن خلف ایک سو شمشیر بکف بہادروں کو ساتھ لے کر اڑھائی ہزار اونٹوں کا گلہ لے کر آرہا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ اگر اُس کی نیت میں کوئی فتور ہو تو وہیں گھیر لیا جائے لیکن جب اُس نے سنا تو دوسرے راستے سے نکل گیا۔

Marfat.com

آقا ﷺ کے غزوات

۱)غزوۂ ودان یا غزوہ ابواء۔۔۔پہلی یا ۲ ہجری۔ ۲)غزوۂ بواط۔۔۔۔پہلی یا ۲ ہجری۔

۳)غزوۂ سفوان۔۔۔۔۔۔۔۔۲ ہجری۔ ۴)غزوۂ ذی العشیر۔۔۔۔۔۲ ہجری۔

۵)غزوۂ بدر عظمیٰ۔۔۔۔۔۔۔۔۲ ہجری۔ ۶)غزوۂ بنی قینقاع۔۔۔۔۔۲ ہجری۔

۷)غزوۂ سویق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۲ ہجری۔ ۸)غزوۂ قرقرہ الکدر۔۔۔۔۲ ہجری۔

۹)غزوۂ غطفان۔۔۔۔۔۔۔۔۳ ہجری۔ ۱۰)غزوۂ نجران یا بنی سلیم۔۔۔۳ ہجری۔

۱۱)غزوۂ اُحد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۳ ہجری۔ ۱۲)غزوۂ حمراء الاسد۔۔۔۔۔۳ ہجری۔

۱۳)غزوۂ بنی النضیر۔۔۔۔۔۔۔۴ ہجری۔ ۱۴)غزوۂ بدر الموعد یا آخر۔۔۔۴ ہجری۔

۱۵)غزوۂ ذات الرقاع۔۔۔۔۔۴ ہجری۔ ۱۶)غزوۂ دومتہ الجندل۔۔۔۔۵ ہجری۔

۱۷)غزوۂ بنی مصطلق یا المریسیع۔۔۔۵ ہجری۔ ۱۸)غزوۂ احزاب یا خندق۔۔۔۔۵ ہجری۔

۱۹)غزوۂ بنی قریظہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۵ ہجری۔

۲۰)غزوۂ بنی لحیان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۶ ہجری۔

۲۱)غزوۂ غابہ یا ذی فردا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۶ ہجری۔

۲۲)غزوۂ صلح حدیبیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۶ ہجری۔

۲۳)غزوۂ خیبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۷ ہجری۔

۲۴)غزوۂ فتح مکہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۸ ہجری۔

۲۵)غزوۂ حنین یا ھوازن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۸ ہجری۔

۲۶)غزوۂ طائف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۸ ہجری۔

۲۷)غزوۂ موتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۸ ہجری۔

۲۸)غزوۂ تبوک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹/۱۰ ہجری۔

Marfat.com

آقا ﷺ کے جنگی ہتھیار

☆ آقا ﷺ کے پاس ۹ تلواریں تھیں۔ جن میں سے ۲ تلواریں وراثت میں ملیں، ۳ تلواریں مالِ غنیمت میں ہاتھ آئیں اور باقی ۴ تلواریں آپ ﷺ کی خدمت میں تحفتاً پیش کی گئیں۔ اِن میں سے ۸ تلواریں ترکی کے میوزیم ''توپا کی پیلس'' اور ایک تلوار ''حسین مسجد'' قاہرہ، (مصر) میں محفوظ ہے۔

☆ تلواروں کے نام ہیں:

(۱) **العضب:** یہ تلوار جنگِ بدر کے موقع پر آقا ﷺ کے ایک عزیز نے بھجوائی یہ تلوار قاہرہ کی حسین مسجد میں محفوظ ہے۔

(۲) **الماثور:** یہ تلوار آقا ﷺ کے والدِ گرامی کی تھی جو آپ ﷺ کو ورثے میں ملی۔

(۳) **الرسوب:** یہ تلوار بھی آقا ﷺ کے والدِ گرامی کی تھی جو آپ ﷺ کو وراثت میں ملی۔

(۴) **البتار:** یہ تلوار غزوۂ قینقاع میں مالِ غنیمت میں آپ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اِسے انبیاء کی تلوار کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ تلوار بہت سے انبیاء جن میں حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت عیسیٰؑ اور دوسرے انبیاء شامل ہیں، کے زیرِ استعمال رہی اور پھر آقا ﷺ تک پہنچی۔

(۵) **الحتف:** یہ تلوار حضرت داؤدؑ نے اپنے ہاتھ سے بنائی یہ بھی غزوۂ قینقاع کے مالِ غنیمت میں آقا ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی۔

(۶) **القلعی:** یہ تلوار زم زم کے کنویں سے نکالی گئی، یہ ''لہر'' کی طرز کی تلوار ہے۔

(۷) **الذولفقار:** یہ تلوار غزوۂ بدر میں مالِ غنیمت میں آپ ﷺ تک پہنچی۔

Marfat.com

(۸) **المخذم:** یہ تلوار حضرت علیؓ کو شام میں جنگ کے دوران ہاتھ آئی۔

(۹) **القضیب:** یہ تلوار راڈ کی طرح کی ہے۔ آپ ﷺ یہ جنگ کے لیے استعمال نہیں فرماتے تھے بلکہ یہ سفر کے دوران ساتھ رکھتے تھے۔

☆ آپ ﷺ کے پاس ایک ''ترکش'' (تیر رکھنے والا تھیلا) تھا۔ اس کا نام ''ارفق'' تھا۔

☆ آقا ﷺ کے پاس ۶ کمانیں تھیں، جن کے نام تھے:

1: الزورا　3: الروحا　5: البیضاء

2: الکتوم　4: الصفراء　6: السداد

☆ آقا ﷺ کے زیرِ استعمال ۷ زرہیں تھیں:

1: ذات الفضول　4: البترا　7: الخرنق

2: السغدیہ　5: الفضۃ

3: ذات الوشاح　6: ذات الحواشی

☆ آقا ﷺ کے پاس دو خود تھے، جن کے نام تھے: الموشح اور المسوغ۔

☆ تین ڈھالیں تھیں:۔ 1: الفتق　2: الزلوق　3: الموجر

☆ تین جنگی کُرتے یا جُبے تھے۔ اُن میں سے ایک ''الجمع''۔

☆ تین جنگی علم تھے:۔ 1: العقاب　2: اللّواء　3: الصفراء۔

☆ ایک خیمہ تھا جس کا نام ''الرّکن'' تھا۔

☆ ایک چھوٹی چھڑی تھی۔ اس چھڑی کا نام تھا ''العرجون''۔

☆ ایک لاٹھی یا عصا تھا۔ جس کا نام ''الممشوق'' تھا۔

☆ آقا ﷺ کے پاس ۵ برچھے تھے:

1: المثوی　2: المنثنی

اور تین کا نام 'رمح' تھا جو بنی قینقاع سے حاصل ہوئے۔

Marfat.com

2 ہجری

55-54 واں سال

غزوئہ سفوان :

۲ ہجری میں غزوہ سفوان پیش آیا۔ "کرز بن جابر ضہری" نے مدینہ کی چراگاہ پر ڈاکہ ڈالا اور کچھ اونٹ ہانک کر لے گیا۔

- حضور ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر اور حضرت علیؓ کو علمبردار بنا کر صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ وادی سفوان تک ڈاکو کا تعاقب کیا مگر ڈاکو اس قدر تیزی کے ساتھ بھاگے کہ ہاتھ نہیں آئے۔ چنانچہ حضور ﷺ واپس مدینہ تشریف لے آئے۔ وادئی سفوان "بدر" کے قریب ہے۔ اس لیے اس غزوہ کو غزوہ بدرِ اولیٰ بھی کہتے ہیں۔ اس لیے غزوہ سفوان اور غزوہ بدر اولیٰ دونوں ایک ہی غزوہ کے نام ہیں۔
- ۱۵ شعبان، سوموار، ۲ ہجری میں تحویلِ کعبہ کا حکم ہوا (بعض روایات میں رجب بھی ہے) تحویل قبلہ یعنی قبلہ کی تبدیلی کا حکم، سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۴۳، ۱۴۲ میں آیا ہے۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق جہاں جہاں جس جس کو جس وقت خبر ملی اُس نے اپنا رُخ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف کر لیا۔
- روایت ہے آپ ﷺ بشیر بن براء بن معرورؓ کے ہاں دعوت پر تھے۔ وہاں نماز ظہر (بعض روایات عصر) کا وقت آ گیا، نماز کی دو رکعت ہی پڑھی گئی تھیں کہ یکا یک آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور اُسی وقت سب لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتدا میں اپنا رُخ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھیر لیا۔ مدینہ اور اس کے اطراف میں منادی

Marfat.com

کرادی گئی۔

- براء بن عازب کہتے ہیں کہ ایک جگہ منادی کی آواز اس حالت میں پہنچی کہ لوگ رکوع میں تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے رکوع میں ہی رُخ بدل لیا۔
- انس بن مالک کہتے ہیں کہ بنو سلمہ میں یہ خبر اگلے دن صبح فجر میں پہنچی ایک رکعت ہو چکی تھی۔ کانوں میں آواز پڑی ''خبردار رہو، قبلہ بدل کر کعبے کی طرف کردیا گیا ہے۔ یہ سُنتے ہی تمام نمازیوں نے رُخ بدل لیا۔ مسجدِ قبلتین جسے مسجدِ بنی سلمہ بھی کہتے ہیں۔ بنو سلمہ کے محلے میں واقع ہے جو کہ بحر رومہ کے قریب ہے۔ اس کو مسجدِ قبلتین اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں نماز دو قبلوں کی طرف (منہ کرکے) پڑھی گئی۔
- ۱۰ شعبان، دو ہجری میں رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ قرآنِ مجید کی سورہ بقرہ' آیت نمبر ۱۸۴-۱۸۳ کے ذریعے روزے کے احکامات نازل ہوئے۔
- روزہ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔
- رمضان کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت، تیسرا عشرہ جہنم سے نجات کا ہے۔
- روزہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک رکھا جاتا ہے۔ جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے یا توڑنے کا کفارہ ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔
- جنت کا ایک خاص دروازہ جس کا نام باب الریان ہے، اس سے صرف روزہ دار داخل ہونگے۔
- رمضان کے آخری عشرے میں دس دن کا اعتکاف کیا جاتا ہے۔
- رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ایک طاق رات لیلۃ القدر کی ہے۔ جو تیسویں پارے کی سورۃ القدر کے مطابق ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
- رمضان کے لغوی معنیٰ ''رُکنا'' کے ہیں۔
- دو ہجری میں مسلمانوں پر جہاد بھی فرض ہوا۔
- ☆ جہاد کا لفظ جہد سے نکلا ہے، جس کا مطلب سعی یا کوشش کرنا ہے۔

Marfat.com

☆ جہاد فی سبیل اللہ کا مطلب اللہ کی راہ میں لڑنا ہے۔

☆ آقا ﷺ کی حیات طیبہ میں ۲۸ غزوات اور ۵۴ یا ۵۶ سریا ہوئے۔ غزوات وہ جنگیں ہیں جن میں آقا ﷺ نے خود بھی شرکت فرمائی، جبکہ سریا وہ جنگیں ہیں جن میں آقا ﷺ نے شرکت نہیں فرمائی لیکن اسلامی لشکر کو بھیجا۔

غزوئہ ذی العشیر

☆ یہ غزوہ بھی ۲ ہجری میں پیش آیا۔ بواط سے واپسی سے دو یا تین ماہ بعد آنحضرت ﷺ نے ابوسلمہ بن عبداللہ کو مدینے میں اپنا نائب مقرر فرمایا اور خود سو مسلمانوں کا دستہ لے کر وادی ینبع میں مقام عشیرہ تشریف لائے۔ اس وقت اطلاع یہ تھی کہ ابوسفیان تجارت کا سامان لے کر شام کی طرف جا رہا ہے۔ یہ واقعہ جمادی الثانی، ۲ ہجری ۶۲۳ اکتوبر میں پیش آیا۔ اس غزوہ میں قبیلہ بنی مدلج کے ساتھ معاہدہ ہو گیا۔

غزوئہ بدر:

- ۲ ہجری پہلے ہی رمضان میں غزوۂ بدر لڑا گیا۔ آقا ﷺ ۸ رمضان ۲ ہجری بدھ کے دن مسلمانوں کی قلیل تعداد کے ساتھ غزوۂ بدر کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے حضرت حمزہؓ کو اسلامی لشکر کا پہلا سپہ سالار مقرر کیا گیا ۱۷ رمضان ۲ ہجری کو جنگِ بدر لڑی گئی۔ غزوۂ بدر سے دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوا۔
- غزوۂ بدر میں ۱۴ اصحابہ کرام شہید ہوئے اور کفار کے ۷۰ افراد مارے گئے جبکہ ۷۰ کو قیدی بنالیا گیا۔
- عرب کے دو بڑے سردار ابوجہل اور اُمیہ بن خلف اس غزوہ میں مارے گئے۔
- ابوجہل کو دو نوجوان بھائیوں معوذؓ اور معاذؓ نے قتل کیا۔
- ۲۰ رمضان ۲ ہجری غزوۂ بدر میں فتح کے بعد آقا ﷺ اپنے جاں نثار ساتھیوں کے ساتھ مدینہ واپس تشریف لائے۔
- غزوۂ بدر کو غزوۂ فُرقان بھی کہا جاتا ہے۔ غزوہ بدر کو بدر کا نام اس لیے دیا گیا کہ یہ

Marfat.com

مقام بدر جو ایک گاؤں کا نام تھا اُس جگہ پیش آیا غزوۂ بدر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں بہت عظیم غزوہ ہے۔

- اِس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ جبکہ کفار کی تعداد ۱۰۰۰ تھی۔
- اس غزوہ کو غزوۂ بدر کبریٰ اور غزوۂ بدر عظمیٰ بھی کہتے ہیں اس غزوہ میں مسلمانوں کے پاس ۳ گھوڑے ۷۰ اونٹ ۶ زرہیں اور ۸ شمشیریں تھیں۔ مشرکوں کے پاس سو گھوڑے ۷۰۰ اونٹ اور ہر قسم کا سامانِ حرب موجود تھا۔ ہر سوار اور پیادہ زرہ پوش تھا۔
- غزوۂ بدر کے پہلے شہید مہجع بن صالح تھے جو حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

جنگ بدر کے بعد ۲ ھجری میں حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کا نکاح ہوا:

☆ یکم ذالحجہ ۲ھ کو حضرت علیؓ و حضرت فاطمہ کا عقد ہوا۔

☆ حضرت کے القابات میں بتول، طاہرہ، زہرہ، سید النساء اور خاتونِ جنت شامل ہیں۔

☆ حضرت علیؓ نے اس رشتے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ "آپ کے پاس حق مہر کے لیے کچھ ہے؟" حضرت علی نے کہا، "ایک تلوار، ایک زرہ اور ایک گھوڑا ہے۔"

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تلوار اور گھوڑا تو بہت ضروری ہیں آپ کے لیے۔ البتہ زرہ بیچ دو۔

☆ حضرت علی نے ۴۸۰ درہم میں زرہ بیچ دی اور رقم لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ رقم حضرت بلالؓ کو دی اور گھر کی ضروری چیزیں لانے کو کہا، حضرت بلال ایک چکی' ایک مشکیزہ' ایک بستر چمڑے کا کھجور کی شاخوں سے بھرا' ایک چمڑے کا تکیہ کھجور شاخوں سے بھرا' دو مرتبان اور کچھ استعمال کی چیزیں لے کر آئے۔

☆ حضرت فاطمہؓ کا حق مہر ۴۰۰ درہم مقرر ہوا۔

☆ مسجدِ نبوی میں نکاح ہوا۔

☆ نکاح کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی ٹوکری منگوائی اور صحابہ میں تقسیم کی۔

Marfat.com

☆ حضورﷺ نے نکاح کے وقت خطبہ دیا۔

زکوۃ کی فرضیت۔

☆ زکوۃ کی فرضیت بھی ۲ ہجری میں ہی ہوئی۔ ۷ ہجری میں زکوۃ کا مکمل نظام اور محرم ۹ ہجری میں زکوۃ کے تمام قوانین لاگو کیے گئے۔

☆ زکوۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے چوتھا رکن ہے۔

☆ زکوۃ مسلمانوں پر فرض ہے۔

☆ غیر مسلمانوں کے لیے جزیہ ہے۔

☆ زرعی پیداوار کے لیے عشر ہے۔

☆ زکوۃ مال پر ۲.۵ فیصد کے لحاظ سے عشر زرعی پیداوار پر ۱/۵ فیصد وصول کیا جاتا ہے۔

☆ زکوۃ صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے۔ صاحب نصاب سے مراد جس کے پاس ۷.۵ تولے سونا یا ۵۲.۵ تولے چاندی یا اس کے برابر مال ہو۔

☆ زکوۃ کا لفظ قرآنِ مجید میں ۳۲ بار آیا ہے۔

☆ مکی سورتوں میں لفظ زکوۃ ۲۲ مرتبہ آیا ہے۔

☆ والدین، خاوند، بیوی اور اولاد کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔

☆ قرآن کے مطابق ۸ قسم کے لوگ زکوۃ لے سکتے ہیں۔

☆ یکم شوال، ۲ ہجری، عیدالفطر کی نماز (عیدین کی نمازوں کے اجتماع) اور صدقہ فطر کا حکم ہوا۔

☆ دو ہجری میں حضرت محمدﷺ کی بیٹی حضرت رقیہؓ کا وصال ہوا، حضرت رُقیہؓ حضرت عثمانِ غنی کی زوجہ محترمہ تھیں۔

☆ دو ہجری میں گستاخِ رسولﷺ ابو ملک یہودی اور عصماء یہودیہ کو قتل کیا گیا۔

مدینہ میں پہلے بچے کی پیدائش:

☆ ۲ ہجری میں عبداللہ بن زبیر کی پیدائش ہوئی۔ یہ مدینہ میں پیدا ہونے والا پہلا مسلمان بچہ تھا۔

Marfat.com

شہید کردیا۔ ابوسفیان نے بستی عریض کے دو جھونپڑے اور کچھ درخت بھی جلا دیے اور دل کو تسلی دی کہ بدر کے مقتولین کا بدلہ لے لیا۔ مسلمانوں کو جب ابوسفیان کے بہادروں کے کارنامے کا پتہ چلا تو اُن کی سرکوبی کے لیے ایک دستہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں اُن کے تعاقب کے لیے نکلا۔ ابوسفیان اور اُس کے ساتھی مسلمانوں کے خوف سے سر پر پاؤں رکھ کہ بھاگے، یہاں تک کہ اپنی سواریوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے اپنی ضرورت کے ستو جو تھیلوں میں ساتھ لائے تھے، گرانا شروع کر دیے۔ جنہیں مسلمانوں نے راستے سے اُٹھالیا چونکہ ستو کو عربی میں سویق کہتے اس لیے اس غزوہ کا نام غزوۂ سویق پڑ گیا۔ یہ غزوہ بھی ۲ ہجری میں پیش آیا۔

غزوئہ قرقرہ الکدر

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے قافلے کا پیچھا قرقرہ الکدر تک کیا۔ جب قرقرہ الکدر پر آکر دیکھا تو دشمن مدینہ کے راستے واپس بھاگ گئے اور بدر کی تلافی کے لیے جو لشکر ابوسفیان کی قیادت میں اپنے زخموں کا انتقام لینے نکلا تھا، ایک روایت کے مطابق چھپتا چھپاتا مدینہ پہنچا اور پھر اسی طرح چھپتا چھپاتا مکہ مکرمہ پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ چونکہ غزوۂ سویق کے فوراً بعد قرقرہ الکدر تک ابوسفیان کے لشکر کا پیچھا کیا گیا، اس لیے غزوۂ سویق یا غزوۂ قرقرہ الکدر ایک ساتھ پیش آئے اور یہ بھی ۲ ہجری کا واقعہ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

غزوہ بنو قینقاع

☆ یہ غزوہ بھی ۲ ہجری میں پیش آیا۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک مسلمان خاتونؓ یہودیوں کے بازار بنو قینقاع میں سونار کی دکان سے کچھ زیور خریدنے گئی۔ دوکان دار اور وہاں پر موجود کچھ ہوس پرست یہودیوں نے اُسے نقاب اُلٹانے کے لیے کہا لیکن اس پاک دامن بی بی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ سونار نے چپکے سے بی بیؓ کے برقعے سے کیل گاڑ دیا جب وہ اُٹھنے لگی تو کھچاؤ سے نقاب اُتر گیا، اور وہ بے پردہ ہوگئیں۔ اس کے واویلہ کرنے سے ایک گزرتے مسلمان نے سونار کو قتل کر دیا۔ اور یہودیوں نے مل کر اُس مسلمان کو قتل کر دیا۔ یہودی مسلسل میثاق مدینہ کی اس طرح کی مختلف شرارتوں سے خلاف ورزی کر رہے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے یہودیوں کو پیغام بھجوایا کہ اگر وہ باز نہ آئے تو اُن کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے گا جو کفار مکہ کے ساتھ کیا گیا۔ لیکن یہود نے سمجھنے کی بجائے جواب دیا کہ آپ ﷺ نے پہلے اُن لوگوں کے ساتھ جنگ کی ہے جن کو فنِ جنگ نہیں آتا تھا، ہم آپ ﷺ اور مسلمانوں کو مزہ چکھا دیں گے۔ چنانچہ اس جواب پر یہود کا محاصرہ کیا گیا۔ وہ بھاگ کر قلعے میں دبک گئے پندرہ دن کے محاصرہ کے بعد یہودی اطاعت پر راضی ہوگئے۔ حضور ﷺ نے سب کے قتل کا حکم دیا۔ لیکن عبداللہ بن ابی کے رونے دھونے پر جلاوطن کر دیا۔

غزوہ سویق

☆ بدر میں شکست کے بعد بچ جانے والے قریش سردار ابوسفیان نے قسم کھائی کہ جب تک وہ محمد ﷺ سے بدلہ نہیں لے لے گا اپنے اوپر غسل واجب نہیں ہونے دے گا۔ چنانچہ شکست کے داغ دھونے اور کفار مکہ کی کھوئی ہوئی دھاک اور شان وشوکت بحال کرنے کے لیے وہ تقریباً چار سو بہادروں کا لشکر لے کر مدینہ کی طرف بڑھا، لیکن مسلمانوں کی گرفت کے ڈر سے بار بار راستہ بدلتا ہوا مدینہ کے قریب ''عریض'' کے مقام پر پڑاؤ کیا۔ جہاں اس کے دستے نے ایک انصاری اور اس کے ایک ساتھی کو

Marfat.com

3 ھجری

56 واں سال

حضرت حفصہؓ سے نکاح

☆ شعبان، ۳ ہجری میں آپ ﷺ کی شادی، حضرت حفصہؓ سے ہوئی۔ اس نکاح کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک ۵۵ سال کچھ ماہ تھی۔

☆ حضرت حفصہؓ کے والد کا نام: حضرت عمر بن خطابؓ۔ ☆ والدہ کا نام: زینب بنتِ مظعونؓ۔

☆ قبیلہ: بنو عدی۔ ☆ حق مہر: ۴۰۰ درہم۔

☆ نکاح کے وقت عمر: ۲۲ سال۔ ☆ نبی پاک ﷺ سے رفاقت: تقریباً ۸ سال رہی۔

☆ وفات: شعبان ۴۵ ہجری میں ہوئی۔ ☆ کل عمر: ۶۳ سال تھی۔ مدفون: جنت البقیع، مدینہ میں مدفون ہیں۔

☆ مروی احادیث: ۶۰۔ ☆ نماز جنازہ مروانؓ نے پڑھائی

☆ ۳ ہجری میں آپ ﷺ کی بیٹی حضرت اُم کلثومؓ کی شادی، حضرت عثمانِ غنیؓ سے ہوئی۔

☆ ۳ ہجری میں شراب کی حُرمت کا پہلا حکم نازل ہوا۔

☆ غزوہ غطفان، پیش آیا۔ مشرکین مکہ، قبیلہ غطفان اور قبیلہ سلیم پر حملہ آور ہونے کا ارادہ لیکر آئے۔ آپ ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ بھی لشکر لے کر نکلے چنانچہ کفار بھاگ گئے اور ۵۰۰ اونٹوں کا گلہ چھوڑ گئے۔ آپ ﷺ نے خُمس نکالنے کے بعد دو دو اونٹ ہر غازی میں بانٹ دیئے۔

☆ ۳ ہجری میں گستاخِ رسول کعب بن ابو رافع کو قتل کیا گیا۔

☆ ۱۵ رمضان، ۳ ہجری کو نواسۂ رسول حضرت امام حسن کی ولادت ہوئی۔

Marfat.com

☆ حضرت امام حسنؓ ' حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے بڑے بیٹے ہیں۔

☆ حضرت امام حسنؓ آپ ﷺ کے نواسہ ہیں۔ ☆ مسلمانوں کے ۵ ویں خلیفہ ہیں۔

☆ حضرت امام حسنؓ کی صورت یعنی چہرہ آپ ﷺ سے بہت مشابہ تھا۔

☆ ۵ شوال' ۳ ہجری' جمعہ کی نماز کے بعد' مدینہ سے جنگ اُحد کے لیے روانگی ہوئی۔

☆ ۶ شوال ۳ ہجری' بمطابق' ۲۲۔۲۱ مارچ' ۶۲۵ عیسوی' جنگ اُحد لڑی گئی۔

☆ کفار کی غزوہ اُحد کے حوالے سے تیاری کی خبر حضرت عباسؓ نے دی۔

☆ غزوہ اُحد میں کفار کے لشکر کی قیادت ابوسفیان نے کی۔

☆ یہ پہلا غزوہ ہے جس میں مسلمان خواتین نے بھی شرکت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمہؓ زخمیوں کی مرہم پٹی فرماتی رہیں اور پانی پلاتی رہیں۔

☆ اس غزوہ میں آنحضرت ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔

☆ غزوہ اُحد میں حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہ بھی شہید ہوئے۔ انہیں وحشی بن حرب نے شہید کیا اور کلیجہ نکال کر چبایا۔ حضرت امیر حمزہؓ کی اس جانبازی اور قربانی کے سبب حضور ﷺ نے اُنہیں سید الشہداء کا لقب دیا۔

☆ یہ غزوہ بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہو گیا۔ اس غزوہ میں ۷۰ صحابہ کرام شہید ہوئے۔

☆ احد مدینہ منورہ کے ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے۔ یہ غزوہ اسی جگہ ہوا۔ قریش مکہ جب بدر سے بُری شکست کھا کر مکہ واپس ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ کاروانِ تجارت جس کو ابو سفیان ساحلی راستے سے بچا کر نکال لائے تھے اُس کا اصل سرمایہ اور منافع دار الندوہ میں بطور امانت محفوظ ہے۔ بدر کی اس بے طرح ہزیمت اور ذلت آمیز شکست کا زخم ویسے تو ہر شخص کے دل میں ہرا تھا۔ لیکن جن لوگوں کے باپ' بیٹے' بھائی' بھتیجے خویش اور اقارب بدر میں مارے گئے ان کو رہ رہ کر جوش آتا تھا' جذبہ انتقام سے ہر شخص کا سینہ لبریز تھا۔ بالآخر ابوسفیان بن حرب' عبداللہ بن ابی ربیعہ' عکرمہ بن ابی جہل حارث بن ہشام' حویطب بن عبدالعزیٰ' صفوان بن امیہ اور دیگر سرداران

Marfat.com

قریش ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے اور دیکھا کہ کاروانِ تجارت بطور امانت محفوظ ہے۔اس میں سے اصل سرمایہ تو تمام شرکاء میں بقدر حصص تقسیم کیا جائے اور زر منافع کلیہ محمد ﷺ سے جنگ کی تیاری میں صرف کیا جائے تاکہ ہم مسلمانوں سے اپنے باپ' بیٹوں اور دوسرے رشتہ داروں کا انتقام لیں چنانچہ ۵۰ ہزار دینار اس کے لیے مختص کر دیئے۔یہ خبر پاتے ہی آپ ﷺ نے حضرت انس و مونس کو قریش کی خبر لینے کے لیے روانہ کیا۔اُنہوں نے آ کر اطلاع دی کہ قریش کا لشکر مدینہ کے بالکل قریب آ پہنچا۔حضور ﷺ ۱۰۰۰ افراد کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔لیکن رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی جو ۳۰۰ آدمیوں کی جمعیت ساتھ لایا تھا یہ کہہ کر واپس ہو گیا کہ میرا مشورہ یا رائے نہیں مانی گئی کہ جنگ مدینہ کے اندر رہ کر کی جائے۔اب نبی ﷺ کے ساتھ صرف ۷۰۰ صحابہ رہ گئے۔جن میں صرف ۱۰۰ آدمی زرہ پوش تھے اور سارے لشکر میں صرف دو گھوڑے تھے ایک آپ ﷺ کا اور دوسرا ابو بردہ بن دنار حارثی کا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ۵۰ تیر اندازوں کا ایک دستہ جبل اُحد کے پیچھے تعین کیا تاکہ قریش پشت سے حملہ نہ کر سکیں اور عبداللہ بن جبیرؓ کو اس کا امیر مقرر فرمایا اور حکم دیا مشرکین پر مکمل غلبہ بھی دیکھو تو یہاں سے نہیں ہٹنا۔

☆ قریش کا لشکر بدھ کو مدینہ پہنچ کر پڑاؤ ڈال چکا تھا۔جس کی تعداد ۳۰۰۰ تھی۔جن میں ۷۰۰ زرہ پوش' دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ تھے۔اور اشراف مکہ کی ۱۵ عورتیں ساتھ تھیں۔جو اشعار پڑھ پڑھ کر مردوں کو جوش دلاتی تھیں۔جنگ شروع ہوئی۔مسلمانوں نے غلبہ پا لیا۔تیر اندازوں کی اس جماعت نے جو کہ درہ کی حفاظت کے لیے بٹھائی گئی تھی۔جب یہ دیکھا کہ فتح ہو گئی ہے اور مسلمان مالِ غنیمت سمیٹنے میں مشغول ہیں۔یہ بھی اسی طرف بڑھے۔ان کے امیر عبداللہ بن جبیرؓ نے بہت روکا لیکن وہ نہ رکے۔مرکز پر صرف عبداللہ بن جبیر اور ۱۰ لوگ رہ گئے۔حکم نبی ﷺ کے خلاف کرنا تھا کہ یکا یک فتح شکست میں بدل گئی۔خالد بن ولید نے درہ خالی

Marfat.com

دیکھ کر حملہ کر دیا۔ اور عبداللہ بن جبیرؓ ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے۔ مسلمانوں کے پاؤں مکمل طور پر اُکھڑ گئے۔ لیکن لغزش نہیں آئی تو حضور ﷺ کے پاؤں میں نہیں آئی۔

☆ ۷ شوال، ۳ ہجری، اتوار کے دن، ابوسفیان کی فوج کا حمرہ الاسد تک پیچھا کیا گیا۔ اس غزوہ کو حمرۂ الاسد کہتے ہے۔

☆ جنگ اُحد کے فوراً بعد، ۳ ہجری میں سود کی ممانعت کا حکم نازل ہوا۔

☆ اِس غزوہ کے بعد، ۳ ہجری میں یتیموں کے حقوق کے احکامات نازل ہوئے۔

☆ غزوہ اُحد کے بعد، وراثت کے قوانین کے حوالے سے احکامات نازل ہوئے۔

☆ ۳ ہجری میں ہی شادی کے احکامات، بیوی کے حقوق اور مشرکین سے شادی کی ممانعت کے احکامات نازل ہوئے۔

ام المساکین حضرت زینبؓ سے نکاح

☆ ۳ ہجری کے اختتام پر ام المساکین حضرت زینبؓ سے آپ ﷺ کا نکاح ہوا۔ اس نکاح کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک 56 سال تھی۔

☆ حضرت زینبؓ کے والد کا نام: خزیمہ ☆ والدہ کا نام: ھندہ۔

☆ قبیلہ: عامر بن صعصہ۔ ☆ نکاح: ۳ ہجری (بعض روایات کے مطابق ۴ ہجری کے شروع میں ہوا)

☆ حق مہر ۵۰۰ درہم ☆ عمر بوقت نکاح ۳۰ سال۔

☆ آپ ﷺ کے ساتھ رفاقت: چند ماہ۔ ☆ کل عمر: ۳۰ سال چند ماہ

☆ دفن: جنت البقیع مدینہ: ☆ مروی احادیث: چند احادیث۔

☆ نماز جنازہ: حضرت زینبؓ کی نماز جنازہ آپ ﷺ نے خود پڑھائی۔

☆ غزوۂ نجران یا بنی سلیم بھی ۳ ہجری میں ہوا۔

☆☆☆

Marfat.com

4 ہجری

57 واں سال

☆ صفر ۴ ہجری میں واقعہ رجیع جس میں ۱۰ اصحابہ کرام کو دھوکہ سے شہید کیا گیا، پیش آیا۔

☆ ربیع الاول ۴ ہجری میں غزوۂ بنو نضیر ہوا۔ جس میں بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا گیا۔

☆ ربیع الاول ۴ ہجری میں اُم المومنین حضرت زینب ؓ کا وصال ہوا۔ آپ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں اور نکاح کے صرف تین ماہ بعد آپ ؓ کا وصال ہو گیا۔

☆ یکم ذیقعد، جمعہ ۴ ہجری کو پردے یعنی حجاب کا حکم نازل ہوا۔

☆ ۴ ہجری میں شراب کی مکمل حُرمت کا حکم نازل ہوا۔

☆ ذیقعد ۴ ہجری میں ہی، دوسری جنگ بدر لڑی گئی۔ جس میں ابوسفیان نے شرکت نہیں کی۔

حضرت اُم سلمہ ؓ سے نکاح

☆ شوال ۴ ہجری میں آپ ﷺ کی شادی حضرت اُم سلمہ ؓ سے ہوئی۔ آپ ﷺ اُس وقت ۵۷ برس کے تھے۔

☆ حضرت اُم سلمہ کے والد کا نام: اَبو اُمیہ۔ ☆ والدہ کا نام: عاتکہ۔

☆ قبیلہ: بنو مخزوم۔ ☆ حق مہر: ۵۰۰ درہم۔ عمر بوقت نکاح: ۲۴ سال۔

☆ نبی ﷺ سے رفاقت: ساڑھے چھ سال۔ ☆ کل عمر: ۸۴ برس۔

☆ وفات: ۶۷ ہجری۔ ☆ مدفون: جنت البقیع مدینہ۔

☆ مروی احادیث: ۳۷۸۔ ☆ نمازِ جنازہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے پڑھائی۔

Marfat.com

حضرت زینبؓ سے نکاح

☆ ذیقعدہ ۴ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت زینبؓ سے ہوا۔

☆ حضرت زینب کے والد کا نام: جحش۔ ☆ والدہ کا نام: اُمیمہ۔

☆ قبیلہ: بنو اسد بن خزیمہ۔ ☆ حق مہر: ۴۰۰ درہم۔ عمر بوقت نکاح: ۳۸ سال۔

☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رفاقت: تقریباً ۶ سال۔ ☆ وفات: ۲۰ ہجری۔

☆ کل عمر: ۵۳ سال۔

☆ مدفون: جنت البقیع، مدینہ۔

☆ مروی احادیث: ۱۱۔

☆ نماز جنازہ: حضرت عمرؓ نے پڑھائی۔

☆ ۵ شعبان المعظم، ۴ ہجری (بعض روایات میں ۳ شعبان) میں نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسینؓ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔

☆ آقا صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسینؓ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسین کی خود تربیت فرمائی۔

☆ حضرت امام حسینؓ کا لقب سید الشہداء ہے۔ آپؓ نے ۱۰ محرم ۶۱ ہجری میں میدانِ کربلا میں قربانی دے کر دینِ اسلام کے پرچم کو ہمیشہ کے لئے سربلند کر دیا۔

☆ ۴ ہجری میں "سریہ بیر معونہ" ہوا۔ اس میں حفاظ صحابہ کو دھوکہ سے قتل کیا گیا۔ جن کی تعداد ۷۰ تھی۔

☆ غزوۂ ذات الرقاع بھی ۴ ہجری میں پیش آیا۔

☆☆☆

Marfat.com

5 ھجری

58 واں سال

☆ ربیع الاول' ۵ ہجری میں غزوہ دومۃ الجندل پیش آیا۔

☆ ۳ شعبان ۵ ہجری میں غزوہ بنوالمصطلق پیش آیا۔

☆ غزوہ بنوالمصطلق جاتے ہوئے شعبان' ۵ ہجری میں تیمم کا حکم نازل ہوا۔

☆ شوال ۵ ہجری میں غزوہ احزاب پیش آیا (بعض روایات میں ذیقعد بھی ہے)۔

حضرت جویریہؓ سے نکاح

☆ شعبان ۵ ہجری میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہؓ کو نکاح کا اعزاز بخشا۔ حضرت جویریہؓ سے نکاح کے وقت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۵۸ سال کچھ ماہ تھی۔

☆ حضرت جویریہ کے والد کا نام: حارث۔۔۔قبیلہ بنومصطلق۔

☆ حق مہر: ۴۰۰ درہم۔ ☆ عمر بوقت نکاح: ۲۰ سال

☆ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے رفاقت: تقریباً ۶ سال۔ ☆ وفات: ربیع الاول ۵۰ ہجری۔

☆ کل عمر: ۶۵ سال۔ ☆ مدفون: جنت البقیع' مدینہ۔ مروی احادیث ۔۷

☆ نماز جنازہ۔ حضرت مروانؓ نے پڑھائی۔

☆ غزوہ احزاب کا دوسرا نام غزوہ خندق بھی ہے۔

☆ اسے غزوہ خندق اس لیے کہتے ہیں کہ کفار کی فوج سے بچاؤ کے لیے' حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے مدینے کے شمال کی جانب ایک خندق کھود دی گئی۔ خندق کے

Marfat.com

کھودنے میں ۲ مہینے لگے۔ چنانچہ قریش اور اس کے اتحادی قبائل کا ۱۰ ہزار کا لشکر تقریباً ایک مہینہ مدینہ کا محاصرہ کرنے کے باوجود خندق عبور نہ کرسکا۔ اور پھر اللہ نے کفار کے لشکر پر تیز ہوا چھوڑ دی آخرکار ایک شدید سرد طوفانی رات میں مایوسی کی حالت میں 'ذیقعد' ۵ ہجری کے آواخر میں کفار محاصرہ اُٹھا کر چلے گئے۔

☆ اس غزوہ میں حضرت صفیہؓ نے ایک یہودی کو قتل کیا۔

☆ ۵ ہجری میں ہی غزوہ بنو قریظہ پیش آیا۔

☆ ۵ ہجری میں ہی حضرت سعد بن معاذؓ کی وفات غزوہ خندق میں لگنے والے زخم سے ہوئی۔

☆☆☆

Marfat.com

6 ھجری

59 واں سال

☆ ذیقعد ۶ ہجری میں معاہدہ حدیبیہ ہوا۔

☆ ۶ ہجری میں بیت رضوان ہوئی۔

☆ ذالحجہ۔۶ ہجری میں حدیبیہ سے مدینہ کی طرف واپسی ہوئی۔

☆ ذالحجہ۔۶ ہجری میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسلام قبول کیا۔

☆ ذالحجہ۔۶ ہجری میں حضرت عمرو بن عاصؓ نے اسلام قبول کیا۔

☆ ۶ ہجری حدیبیہ سے واپسی کے بعد عالمی سربراہوں کو خطوط بھجوانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف سربراہان تک پیغام پہنچانے کے لئے مختلف سفیروں کو مقرر کیا جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

۱) عمرو بن العاص۔۔۔۔بطرف۔۔۔۔شاہانِ عمان (جیفر و عبد پسران الجلندی)

۲) وحیہ بن خلیفہ کلبیؓ۔۔۔بطرف۔۔۔۔ہرقل (روم)

۳) عبداللہ بن حذافہؓ۔۔بطرف۔۔۔کسریٰ ایران (خسرو پرویز)

۴) عمرو بن امیہ ضمریؓ۔۔بطرف۔۔۔نجاشی حبشہ اصحمہ

۵) حاطب بن ابو بلتعہؓ۔۔بطرف۔۔۔مقوقس (شاہ مصر و اسکندریہ)

۶) سلیط بن عمروؓ۔۔۔۔بطرف۔۔۔رئیس یمامہ (ھوزہ)

۷) علا بن حضرمیؓ۔۔۔بطرف۔۔۔رئیس بحرین (منذر بن ساوی)

۸) شجاع بن وھب اسدیؓ۔بطرف۔۔۔رئیس عنان (حارث بن ابی شمر الغسانی)

۹) مہاجر بن امیہ مخزومیؓ۔۔بطرف۔۔۔رئیس یمن (حارث حمیری)

☆ ان بادشاہوں کو دعوت اسلام دینے کے لئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی جس پر

Marfat.com

''محمد الرسول اللہ'' کندہ تھا۔اور دعوتی خطوط پر اس انگوٹھی کی مہر لگائی جاتی تھی۔

☆ ذالحجہ ۶ ہجری میں لے پالک بیٹوں (منہ بولے بیٹوں) کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔

☆ ۶ ہجری میں سورہ الفتح نازل ہوئی۔

☆ ۶ ہجری میں غزوۂ بنی لحیان پیش آیا۔

☆ ۶ ہجری میں غزوۂ غابہ یا ذی قرد اپیش آیا۔

☆☆☆

Marfat.com

7 ھجری

60 واں سال

☆ محرم ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر پیش آیا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد ۱۴۰۰ تھی۔ جن میں ۲۰۰ گھڑ سوار تھے۔ خیبر یہود کا مضبوط قلعہ تھا۔ مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کیا۔ لیکن یہود نے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کیا۔ کامیابی کی کوئی اُمید نظر نہیں آتی تھی۔ آخر کار آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے علم حضرت علیؓ کو سونپا۔ مسلمانوں نے پوری قوت سے حملہ کیا اور خیبر فتح ہو گیا۔ اس غزوہ میں ۱۶ صحابہؓ کرام شہید ہوئے اور یہود کے ۹۳ افراد قتل ہوئے۔

حضرت صفیہؓ سے نکاح

☆ محرم ۷ ہجری میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی حضرت صفیہؓ سے ہوئی۔ اس شادی کے وقت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عُمرِ مبارک ۶۰ برس تھی۔

☆ حضرت صفیہؓ کے والد کا نام: حُیی ۔۔۔ والدہ کا نام: برہ

☆ قبیلہ: بنو اسرائیل (آپ حضرت ہارون کی اولاد میں سے تھیں)۔

☆ حق مہر: آزادی ۔۔۔ عمر بوقت نکاح: ۱۶ سال

☆ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے رفاقت: تقریباً ۳ سال کچھ ماہ۔

☆ وفات: رمضان ۵۰ ہجری۔ کل عمر: ۶۰ سال

☆ مدفون: جنت البقیع ۔۔۔ مروی احادیث (۱۰)۔

☆ ۷ ہجری میں حضرت جعفر ابنِ المطلبؓ اور اُن کے ساتھی مہاجرین کی حبشہ سے واپسی ہوئی۔

☆ ۷ ہجری میں زینب بنت حارث نے بکری کے گوشت کا زہریلا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کیا۔

Marfat.com

حضرت میمونہؓ سے نکاح

☆ شوال ۷ ہجری آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت میمونہؓ سے ہوا۔ اس نکاح کے وقت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۰ سال (تقریباً) تھی۔

☆ حضرت میمونہؓ کے والد کا نام: حارث ۔۔۔ والدہ کا نام: ہندہ

☆ قبیلہ: ۔قیس بن عیلان ۔حق مہر: ۔۔۵۰۰ درہم

☆ عمر بوقت نکاح: ۳۶ سال ۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے رفاقت: ۔تقریباً ۳ سال

☆ وفات: ۵۱ یا ۶۶ ہجری۔۔کل عمر ۸۰ سال ۔مدفون: موضع ''سر'' مروی احادیث: ۴۶ یا ۷۶۔

☆ نماز جنازہ: حضرت ابنِ عباس نے پڑھائی۔

حضرت اُم حبیبہؓ سے نکاح

☆ ۷ ہجری میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت اُم حبیبہؓ سے ہوا۔ اس نکاح کے وقت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرِ مبارک ۶۰ سال کچھ ماہ تھی۔

☆ حضرت اُم حبیبہؓ کے والد کا نام: حضرت ابوسفیانؓ ۔۔۔ والدہ کا نام: صفیہ

☆ قبیلہ: بنواُمیہ ۔۔۔حق مہر: ۴۰۰ درہم

☆ عمر بوقت نکاح: ۳۷ سال ۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے رفاقت: ۳ سال سے زائد

☆ وفات: شعبان ۴۴ ہجری ۔کل عمر ۷۳ سال۔

☆ مدفون: جنت البقیع (مدینہ) مروی احادیث: (۶۵)۔

☆ ۷ ہجری میں گدھے کے گوشت کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا۔

☆☆☆

Marfat.com

۸ ہجری

61 واں سال

☆ یکم جمادی الاول ۸ ہجری میں غزوۂ موتہ ہوا۔ غزوۂ موتہ میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد ۳۰۰۰ تھی، جبکہ رومی فوجیوں کی تعداد ۱۰۰۰۰۰ تھی۔ غزوۂ موتہ کے موقع پر تین مسلمان سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ پے در پے شہید ہوئے جزیرہ العرب سے باہر مسلمانوں کا یہ پہلا معرکہ تھا۔ آخر کار حضرت خالد بن ولید سپہ سالار بنے اور اُن کی حکمتِ عملی سے مسلمان شکست سے بچ گئے اور یہ جنگ بغیر ہار جیت کے فیصلے کے ختم ہوئی۔

☆ رجب ۸ ہجری میں غیر مسلموں کی طرف سے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کی گئی۔

☆ ۱۰ رمضان ۸ ہجری، بدھ کے دن مکہ کی فتح کے لئے مدینہ سے سفر کا آغاز کیا گیا۔

☆ تفصیلات کچھ یوں ہیں: صلح حدیبیہ میں مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان طے پایا تھا کہ دونوں ۱۰ سال تک آپس میں جنگ نہیں کریں گے اور عرب قبائل جس فریق کیساتھ ملنا چاہیں مل جائیں بنوخزاعہ نے مسلمانوں جبکہ بنوبکر نے قریشِ مکہ سے معاہدہ کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد پرانی دشمنی کی بنا پر بنوبکر نے بنوخزاعہ پر رات کی تاریکی میں حملہ کر دیا۔ بنوخزاعہ نے مجبوراً خانہ کعبہ میں پناہ لی، لیکن بنوبکر نے حرم میں داخل ہو کر بنوخزاعہ کا خون بہایا۔ قریش نے بنوبکر کا بھرپور ساتھ دیا۔

☆ بنوخزاعہ نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا معاملہ کہہ سنایا اور حلیف کے طور پر مدد چاہی۔ آقاؐ نے فرمایا آپ کی ضرور مدد کی جائے گی۔

☆ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک نمائندہ کو قریش کے پاس تین شرائط دے کر بھیجا:

۱) مقتولین کا خون بہا دیں۔

Marfat.com

۲) بنو بکر کی حمائت سے دستبردار ہوں۔

۳) یا معاہدہ حدیبیہ ختم کر دیں۔

☆ قریش مکہ نے تیسری شرط قبول کر لی۔ لیکن بعد میں اس کے سنگین نتائج کا سوچ کر معاہدے کی تجدید کرنا چاہی۔

☆ آقا ﷺ نے ابوسفیان جو قریش مکہ کا نمائندہ بن کر آیا تھا اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ دوسرے صحابہ سے بھی ملا لیکن ناکام واپس لوٹ گیا۔

☆ آقا ﷺ نے ۱۰ ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ کی طرف کوچ کا حکم دیا اور آخری پڑاؤ ''مرالظہر'' پر کیا۔

☆ قریشِ مکہ کو لشکر کی آمد کی خبر ہوگئی۔ لشکر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقہ آقا ﷺ کے خیمے کے پاس سے گذرے تو حفاظت پر متعین دستے نے اُنہیں پکڑ کر آقا ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ مسلمانوں کے لشکر کو آقا ﷺ نے جنگی حکمتِ عملی کے تحت ٹولیوں میں پھیلا کر آگ کے الاؤ جلا رکھنے کا کہا تھا اس لئے مسلمان اصل تعداد سے بہت زیادہ لگتے تھے۔ ابوسفیان اتنی بڑی تعداد دیکھ کر بہت مرعوب ہو چکا تھا۔ چنانچہ آقا ﷺ کی دعوت پر اسلام لے آیا۔ آقا ﷺ نے اُسے مکہ واپس جانے کی اجازت دے دی۔ اُس نے مکہ واپس لوٹ کر قریش کو بتایا ہم اسلامی لشکر کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ

☆ آقا ﷺ ۲۰ رمضان ۸ ہجری کو بغیر جنگ کے فاتحانہ انداز میں مکہ میں داخل ہوئے۔

☆ آقا ﷺ مسجد حرام کے اندر تشریف لے گئے۔

☆ حجرِ اسود کو چوما۔

☆ اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا۔

☆ اپنی کمان سے کعبہ میں رکھے ۳۶۰ بت گرائے۔

☆ کعبہ میں نماز ادا کی۔

Marfat.com

☆ اور پھر باہر آ کر تمام قریش کو معاف کر دیا۔

☆ فتح مکہ کے بعد شوال ۸ ہجری میں غزوۂ طائف پیش آیا۔ اس غزوہ میں مجاہدین کی تعداد ۱۲۰۰۰ تھی۔ اس غزوہ میں شہر طائف کا محاصرہ کیا گیا۔

☆ شوال ۸ ہجری میں غزوۂ حنین بھی پیش آیا۔ یہ غزوہ مسلمانوں اور دو قبیلوں ہوازن اور ثقیف اور دوسرے قبائل کے درمیان ہوا۔

☆ حنین مکہ سے تقریباً ۴۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک وادی ہے۔ اس وادی کے دو قبیلے ہوازن اور ثقیف اپنے آپ کو بہت بہادر اور طاقتور سمجھتے تھے۔ اُن کو غلبہ اسلام پسند نہ آیا۔ اسلام قبول کرنے کی بجائے اُنہوں نے مدینہ پر حملے کی تیاری شروع کر دی۔

☆ بنو ہوازن کا سردار مالک بن عوف تمام قبائل کے مال مویشی، بچے اور خواتین بھی میدان جنگ میں لے آیا تا کہ قبائل کے جنگجو پوری طاقت سے لڑیں۔ یہ تمام قبائل وادی اوطاس میں ٹھہرے۔

☆ آقا ﷺ کو خبر ملی تو ۶ شوال ۸ ہجری کو ۱۲ ہزار کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ مسلمان اپنے لشکر کی تعداد دیکھ کر بہت گھمنڈ میں تھے کہ اب ہمیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ اسلامی لشکر رات کو حنین پہنچا۔ مالک بن عوف پہلے ہی پہنچ کر مختلف جگہوں پر لشکر چھپا چکا تھا۔ جونہی اسلامی لشکر پہنچا بے خبری میں اُن پر تیروں کی بارش شروع کر دی گئی۔ مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے، کسی کو کسی کا ہوش نہ رہا سب بھاگے جا رہے تھے۔ اس موقع پر صرف اللہ کے رسول آقا ﷺ ثابت قدمی سے آگے بڑھ رہے تھے اور کفار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہے تھے "میں اللہ کا نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں"۔ آقا ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو کہا صحابہ کو آواز دیں۔ حضرت عباس کی آواز بہت اُونچی تھی۔ حضرت عباسؓ نے آواز دی بیت رضوان والو کہاں ہو"۔ یہ سن کر تمام مسلمان اکٹھے ہو گئے۔ آقا نے ایک مٹھی مٹی کی بھر کر لشکر پر پھینکی چنانچہ دشمن کے ہر آدمی کی آنکھ میں مٹی بھر گئی۔ دشمن کی قوت ٹوٹ گئی اور مسلمان فتح

Marfat.com

یاب ہوئے، بنو ثقیف کے ۷۰ لوگ مارے گئے' مرد خواتین' بچے اور مال بہت سامال غنیمت میں ہاتھ آئے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ کی آیات ۲۵۔۲۶ میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔

☆ ۸ ہجری میں آقا ﷺ کی پیاری بیٹی حضرت زینبؓ کا وصال ہوا۔

☆ ۸ ہجری میں سود قطعی طور پر حرام ہونے کا حکم نازل ہوا۔

☆ ۸ ہجری میں حضرت امیر معاویہؓ نے اسلام قبول کیا۔

☆ ۸ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد'' حضرت ابوقحافہؓ '' نے اسلام قبول کیا۔

☆ ۸ ہجری میں نبی آخر الزماں ﷺ کے ہاں فرزند' حضرت ابراہیمؓ کی ولادت ہوئی۔

☆ ۸ ہجری میں' حضرت ابوسفیان' فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔

☆ ۸ ہجری میں آپ ﷺ نے عمرہ القضاء فرمایا اور مکہ میں تین دن قیام کیا۔

☆ آپ ﷺ نے ازواج مطہرات سے تقریباً ایک مہینے کے لیئے علیحدگی فرمائی۔

☆ ۸ ہجری میں پہلی مرتبہ مسجد میں ممبر بنایا گیا۔

☆ ۸ ہجری میں ہوازن سے وفد آیا۔

☆☆☆

Marfat.com

9 ھجری

62 واں سال

☆ محرم ۹ ہجری میں زکوٰۃ کی تنظیم کا حکم ہوا۔

☆ رجب ۹ ہجری' ۶۳۱ عیسوی میں غزوۂ تبوک پیش آیا۔

تفصیلات کچھ یوں ہیں کہ فتح مکہ کے بعد آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی ریاستوں کے سربراہوں کو خط لکھے۔ لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے۔ بہت سے حکمران مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ تھے۔ روم کا حکمران "ہرقل" ان میں سے سرفہرست تھا۔ اُس نے ۴۰ ہزار کا لشکر تیار کیا۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ رومی فوجیں حملہ کرنے کے لئے شام کی سرحد پر اکٹھی ہو رہی ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا۔ مسلمانوں پر قحط سالی کی وجہ سے تنگدستی کا وقت تھا۔ لیکن پھر بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گھر کا سارا سامان' حضرت عمرؓ نے آدھا سامان' حضرت عثمانؓ نے ۹۰۰ اونٹ' ۱۰۰ گھوڑے' ۱۰۰۰ دینار' اور ۲۰۰ اوقیہ چاندی خدمت میں پیش کی۔ اس کے علاوہ تمام صحابہ نے بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ بعض صحابہ کے پاس کچھ نہیں تھا اُنہوں نے جانیں پیش کیں۔ سورۂ توبہ آیت ۹۲ میں اللہ نے ایسے صحابہ کی تعریف کی جو کچھ نہ ہونے کی وجہ سے آنسو بہا رہے تھے۔ ۳۰ ہزار مسلمانوں کا لشکر تیار ہو گیا' یہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں سب سے بڑا لشکر تھا۔ مسلمانوں کے پاس سواریاں کم ہونے کی وجہ سے ۵۰۰ میل کا سفر بہت سے صحابہ نے پیدل طے کیا۔ ۱۸ آدمیوں کے لئے صرف ایک اونٹ تھا۔ سامان کی کمی اور سفر کی دشواریوں کی وجہ سے اسے "جیشُ العسر" تنگی کا لشکر کہا گیا۔ مسلمانوں کی جرأت مندانہ پیش قدمی کے نتیجے میں رومی فوجیں اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکیں اور یہ غزوہ مسلمانوں نے بغیر لڑائی

Marfat.com

کے جیت لیا۔ مدینہ واپسی پر اسلامی لشکر کا عورتوں، بچوں اور بچیوں نے ایسے والہانہ انداز میں استقبال کیا جیسے آقا ﷺ کی مدینہ پہلی بار آمد پر کیا تھا۔ اس کامیابی سے مسلمانوں کی دھاک پوری دُنیا میں پھیل گئی۔ اسلامی سلطنت کی سرحدیں وسیع ہوئیں اور بہت سے سرحدی قبائل نے جزیہ دے کر مسلمانوں کی اطاعت قبول کی۔

☆ ۹ ہجری غزوۂ تبوک کے موقع پر جزیہ کا حکم نازل ہوا۔

☆ تبوک سے واپسی پر مسجدِ ضرار کو منہدم کر کے آگ لگا دی گئی۔

☆ ۹ ہجری میں کعبؓ ابن زبیر کی معافی ہوئی اور اُنہوں نے قبول اسلام کیا۔

☆ ۹ ہجری کو 'عام الفود' یعنی وفود کا سال بھی کہتے ہیں۔ اس سال ۷۰ سے زائد وفود آقا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

☆ ۹ ہجری میں سورۂ توبہ کا نزول ہوا۔

☆ ۹ ہجری کو مالدار مسلمانوں پر حج سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۹۷ کے ذریعے فرض ہوا۔

☆ ۹ ہجری میں ہی آقا ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ایک جماعت کا امیر مقرر کر کے حج کی ادائیگی کے لئے روانہ فرمایا۔

☆ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی سلول کی موت ۹ ہجری میں ہوئی۔

☆☆☆

Marfat.com

10 ہجری

63 واں سال

☆ ۱۰ ہجری میں آپ ﷺ نے حج بیت اللہ جو کہ حجۃ الوداع بھی کہلاتا ہے' ادا کیا۔ اس حج کے دوران ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔

☆ حجۃ الوداع پر آپ ﷺ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا' وہ خطبہ حجۃ الوداع کہلاتا ہے۔

☆ ۲۶ ذیقعد' ۱۰ ہجری ہفتے والے دن حجۃ الوداع کے لئے ظہر اور عصر کے درمیان مدینہ سے روانگی ہوئی۔

☆ ۲۶ اور ۲۷۔ ہفتہ' اتوار کی درمیانی شب ۱۰ ہجری میں ذوالحلیفہ میں قیام کیا۔

☆ ۲۷ ذیقعد۔ ۱۰ ہجری ظہر کے وقت احرام باندھے گئے۔

☆ ۴ ذالحجہ۔ ۱۰ ہجری' اتوار کی رات قافلہ ذی توئی پہنچا اور یہاں قیام کیا۔

☆ ۵ ذالحجہ۔ نماز فجر کے بعد ذی توئی سے مکہ کی طرف روانگی ہوئی۔

☆ ۵ ذالحجہ۔ دوپہر کے وقت قافلۂ حج خانہ کعبہ میں داخل ہوا اور طواف کیا۔

☆ ۸ ذالحجہ۔ ۱۰ ہجری تک مکہ قیام کیا۔

☆ ۸ ذالحجہ۔ ۱۰ ہجری جمعرات کی دوپہر منیٰ کی طرف روانگی کی گئی۔

☆ ۹ ذالحجہ۔ ۱۰ ہجری جمعہ کے دن' سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات روانگی ہوئی۔

☆ ۹ ذالحجہ۔ ۱۰ ہجری جمعہ کے دن دوپہر کے بعد آپ ﷺ نے آفاقی خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا۔ اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں اکھٹی ادا کرنے کے بعد عرفات میں ہی وقوف فرمایا (یعنی وہیں رکے رہے)۔

☆ ۹ ذالحجہ۔ ۱۰ ہجری' بروز جمعہ' غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ روانگی فرمائی۔

Marfat.com

☆ ۱۰ ذالحجہ۔۱۰ ہجری' ہفتے کے دن نمازِ فجر کے بعد مزدلفہ سے مشعرِ حرام کی طرف روانگی فرمائی۔

☆ ۱۰ ذالحجہ۔۱۰ ہجری' طلوع آفتاب سے پہلے مشعرِ حرام سے منیٰ کی طرف روانگی فرمائی۔

☆ ۱۰ ذالحجہ۔۱۰ ہجری' طلوع آفتاب سے دوپہر تک شیطان کو کنکریاں ماریں۔

☆ ۱۰ ذالحجہ۔۱۰ ہجری' آپ ﷺ نے دوپہر کو منیٰ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔

☆ ۱۰ ذالحجہ۔۱۰ ہجری' شام کے وقت منیٰ سے مکہ واپس تشریف لے آئے۔

☆ مناسکِ حج ادا ہو چکے۔ سب کو اپنے اپنے وطن لوٹنے کا حکم ہوا۔ آقا رفقاء صحابہ کرام کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف چل دیے۔

☆ آقا ﷺ کی عظمت' رفعت اور کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے کچھ احمق اور جاہل افراد نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر ڈالا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱) طلیحہ یہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والا پہلا شخص ہے۔ قبیلہ بنو اسد کا سردار تھا۔ بہادری اور فنِ حرب میں مہارت کی وجہ سے شہرت رکھتا تھا۔ اسے شکست کے بعد' ضمیر کو سچائی کی روشنی دوبارہ نصیب ہوئی اور پھر پوری زندگی اسلام کے لیے وقف رہی۔

۲) ۱۰ ہجری میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور بے باک ہو کر اس نے آپ ؐ کو اپنی نبوت کا خط اپنے دو قاصدوں کے ہاتھ بھجوا ڈالا۔ آقاؐ نے فرمایا اگر سفیروں کا قتل جائز ہوتا تو میں ان دونوں کو قتل کر دیتا۔

۳) ۱۰ ہجری میں ہی اسود عنسی نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ یہ اپنوں کے ہاتھوں مارا گیا۔

☆ ۱۰ ہجری میں آپ ﷺ نے شام و روم پر لشکر کشی کے لئے حضرت اُسامہ بن زید ؓ کو لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا۔

☆☆☆

Marfat.com

11 ھجری

63 واں سال

☆ ۲۶ صفر ۱۱ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں آخری فوجی دستے کو روم کی طرف کوچ کا حکم دیا۔

☆ صفر ۱۱ ہجری کے آخر میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لیوا بیماری کا آغاز ہوا۔

☆ بیماری کے آغاز سے وصال تک آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں قیام فرمایا۔

☆ وصال سے ۵ دن پہلے جمعرات کو ظہر کی نماز باجماعت اداء فرمائی۔ یہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری باجماعت نماز تھی۔

☆ ۸ ربیع الاول ۱۱ ہجری، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے ۴ روز پہلے، حضرت ابوبکر صدیقؓ کو منصب امامت سنبھالنے کا حکم فرمایا۔

☆ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی آخری پونجی ۵ دینار صدقہ فرمائے۔

☆ دنیا کا آخری عمل مسواک یعنی دہن مبارک کی صفائی فرمائی۔

☆ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اطہر سے نکلنے والے آخری الفاظ "**بل الرفیق الا علیٰ**" (اپنے رفیقِ اعلیٰ کے پاس جانا چاہتا ہوں) تھے۔

☆ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری، بمطابق ۸ جون ۶۳۲ عیسوی بروز سوموار، چاشت کے وقت، حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گود میں اُنہی کے حجرے میں وصال فرمایا۔

☆ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی کُل عمرِ مبارک ۶۳ سال ۴ دن اور ۶ گھنٹے ہے۔

☆ حضرت علیؓ نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ معطر کو غسل دیا۔ حضرت عباس اور آپؓ کے صاحبزادے فضل و قثم اور شقران پردہ کیے ہوئے تھے۔ حضرت اُسامہ بن زیدؓ پانی ڈالنے پر معمور تھے۔

Marfat.com

☆ آقا علیہ السلام نے وصال کے وقت جو لباس زیب تن کیا ہوا تھا اسی سمیت غسل دیا گیا۔

☆ کفن تین چادروں پر مشتمل تھا۔ جن میں دو چادریں یمنی اور ایک دھاری دار تھی۔

☆ حضرت ابی طلحہؓ نے قبر مبارک تیار کی۔

☆ غسل ہو چکا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرِ فاروقؓ تشریف لے آئے دونوں کی معیت میں مسلمانوں نے نماز جنازہ ادا کی۔

☆ نماز جنازہ کے بعد بھی آپؐ کے چہرۂ مبارک کی زیارت کرنے والوں کا ہجوم رہا۔

☆ تدفین سے پہلے زیارت کے لئے چہرہ مبارک سے پردہ ہٹا دیا گیا۔ زائرین مسجد سے گذر کر آخری دیدار کے لئے آنے لگے۔

☆ آقا علیہ السلام کے جسدِ مبارک سے ایسی معطر خوشبو نکل رہی تھی کہ پوری فضا مہک اُٹھی۔

☆ مردوں کے حجرہ سے باہر آنے کے بعد عورتیں اندر آئیں۔ اس کے بعد بچے اندر آئے جو حسرت وغم کی تصویر بنے آقا علیہ السلام پر درود وسلام پڑھتے ہوئے بوجھل قدموں سے آگے بڑھتے رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْم
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

☆ زیارت کا عمل مکمل ہوا تو جو لوگ غسل میں شریک تھے اُنہیں ہی آقاؐ کے جسدِ مُبارک کو لحد میں اُتارنے کا اعزاز دیا گیا۔ لحد کو کچی اینٹوں سے ڈھانک کر سردابہ میں مٹی ڈال کر قبرِ مُبارک بنا دی گئی۔

Marfat.com

☆ آقا کی تدفین ۱۳ اور ۱۴ کی درمیانی رات ربیع الاول ۱۱ ہجری، منگل کی رات، حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں عین اُس جگہ کی گئی جہاں آقا کا وصال ہوا تھا۔

☆ یہ قبر جسے اب ''روضۂ رسول'' اور سبز گنبد کہا جاتا ہے۔ پورے دُنیا کے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن، راحت، چین اور سکون ہے۔ لاکھوں درود و سلام ہمارے آقا پر۔

گنبد خضریٰ

☆ گنبد خضری مسجد نبوی کے جنوب مشرقی حصہ میں اُس جگہ واقع ہے جہاں آقا ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ مبارک میں دفن فرمایا گیا۔

☆ آقا کے مرقد انور کے علاوہ یہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی مقابر بھی ہیں۔ خالی جگہ ایک روایت کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کے لیے چھوڑی گی ہے۔ جب اُن کا ظہور ہوگا تو چالیس سال حکومت کے بعد یہاں اُن کی تدفین ہوگی۔

☆ آقا کی قبر مبارک پر سب سے پہلے ۶۷۸ ہجری بمطابق ۱۲۷۹ عیسوی میں لکڑی کی گنبد نما ساخت تعمیر کی گی۔ یہ مملوک سلطان سیف الدین قلاوون کے زمانے میں تعمیر کی گی۔ یہ زرد رنگ کی لکڑی تھی۔ پھر مختلف ادوار میں سفید اور نیلا رنگ بھی استعمال کیا گیا۔

☆ ۱۴۸۵ء میں مملوک سلطان قایتباع کے زمانے میں گنبد کی مضبوطی کے لیے پہلی مرتبہ اینٹوں اور پتھروں سے تعمیر کی گی اور حفاظت کے لیے سیسہ بھی استعمال کیا گیا۔

☆ ۹۸۰ھ (۱۵۷۲ء) میں مختلف رنگوں کے پتھروں کی آمیزش سے حسین ترین گنبد تعمیر کیا گیا۔

☆ ۱۶ صدی عیسوی میں عثمانی سلطان سلمان اعظم نے گنبد کو سیسہ کی چادروں سے مڑوا کر حفاظتی حصار مزید مضبوط بنایا۔

☆ ۱۲۳۳ھ (۱۸۱۸ء) میں عثمانی سلطان نے اس گنبد کی تعمیر نو کی اور ۱۸۳۷ء میں اس گنبد پر سبز رنگ کروایا۔ تب سے یہ گنبد خضری کہلانے لگا اور آج یہ گنبدِ خضریٰ ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

آقا ﷺ کا قرآن

☆ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ جو اللہ کے آخری رسول ہیں اُن کے ذریعے انسانوں کی تاقیامت رہنمائی کے لیے خالق کائنات نے جو ضابطہ حیات نازل فرمایا اُسے 'قرآن' کہتے ہیں۔

☆ قرآن ۱۷ اگست ۶۱۰ عیسوی '۱۸ رمضان المبارک پہلی نبوی' غار حرا' مکہ میں نازل ہوا۔

☆ قرآن کے نزول کا آغاز شب قدر میں ہوا۔

☆ قرآنِ پاک ۲۲ سال ۸ ماہ اور ۱۴ دن میں مکمل ہوا۔

☆ پہلی وحی سورۃ علق کی پہلی پانچ آیات کی صورت میں نازل ہوئی:

اِقْرَاْ بِسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ٥ اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَ کْرَمُ٥ الَّذِیْ عَلَّمَ بِا لْقَلَمِ٥ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ٥

☆ آخری وحی سورۃ مائدہ کی آیت کا یہ حصہ نازل ہوا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا٥

☆ نزول کے اعتبار سے آخری مکمل سورۃ، ''سورۃ النصر'' ہے۔

☆ ترتیب کے لحاظ سے پہلی 'سورۃ الفاتحہ' اور آخری 'سورۃ الناس' ہے

☆ قرآنِ مجید کے پہلے حافظ خود حضرت محمد ﷺ ہیں۔

☆ چالیس صحابہ کرام کا شمار کاتبینِ وحی میں ہوتا ہے۔

☆ سب سے پہلے کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ تھے۔

☆ قُرآن کی سب سے بڑی سورت ''سورۃ البقرہ'' اور سب سے چھوٹی سورت ''سورۃ الکوثر'' ہے۔

☆ سب سے بڑی آیت سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۲ اور سب سے چھوٹی آیت سورۃ مدثر کی آیت نمبر ۲۱ ہے۔

سپارے	30
سجدے	14
منزل	7
سورتیں	114
سورتیں مکی	86
سورتیں مدنی	28
رکوع	540
آیات	6666
حروف	323760
زبر	53243
زیر	39582
پیش	8804
مد	1771
شد	1243
نقطے	105681

الف	48872
ب	11228
ت	1199
ث	1276
ج	3273
ح	973
خ	2416
د	5642
ذ	4697
ر	11793
ز	1590
س	5891
ش	2253
ص	2013
ض	1607
ط	1274
ظ	842
ع	92200
غ	2208
ف	8499
ق	6813
ک	9522
ل	3432
م	26535
ن	26560
و	2556
ھ	1907
لا	3720
ء	4115
ی	25919

Marfat.com

☆ سورۃ توبہ کے علاوہ تمام سورتوں کا آغاز بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ o سے ہوتا ہے۔

☆ سورۃ نمل وہ واحد سورت ہے جس میں دو مرتبہ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ o آتی ہے۔

☆ مختلف روایات کے مطابق قُرآن کے ۵۵ سے ۱۰۱ تک صفاتی نام ہیں۔

☆ جن میں الکتاب، الفُرقان، التنزیل، الذکر، الھدیٰ، النور اور المبین بھی شامل ہیں۔

☆ ابتدا میں قُرآن چمڑے، پتھر، اونٹ کی شانے کی ہڈی' لکڑی اور کھجور کے پتوں پر تحریر کیا گیا

☆ آقاؐ کے زمانے میں اکثر صحابہ حفاظِ قرآن تھے۔

☆ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں حضرت زید بن ثابتؓ کی سربراہی میں کمیٹی نے ایک جگہ قرآن مکمل طور پر محفوظ کیا۔ یہ نسخہ حضرت ابوبکرؓ اور پھر حضرت عمرؓ کی تحویل میں رہا' بعد میں حضرت عمرؓ نے یہ مصحف حضرت حفصہؓ کے سپرد کردیا۔

☆ حضرت عثمانؓ نے ایک قراتِ قرآن کے نسخے تیار کروا کر تمام صوبوں کو بھجوادیئے اسطرح تمام مسلمانوں کو ایک قرات پر اکٹھا کر کے عظیم کارنامہ انجام دیا اور جامع القرآن کہلائے۔

☆ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو کہا جاتا ہے۔

☆ قرآن کی ۲۹ سورتیں حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں۔

☆ قرآن' آقاؐ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اور تا قیامت تمام جن وانس کو اللہ کا چیلنج ہے کہ قرآن جیسی ایک آیت بنالاؤ۔

☆ قرآن میں اسم اللہ ۲۶۹۸ بار آیا ہے۔ سورۃ مجادلہ کی ہر آیت میں اسم 'اللہ' آیا ہے۔

☆ قرآن میں ۲۵ انبیاءؑ کا ذکر آیا ہے۔ سب سے زیادہ ذکر حضرت موسیٰؑ کا ہے۔

☆ سب سے زیادہ سورتیں پارہ ۳۰ میں ۳۷ ہیں اور 'سورۃ عبس' کے ایک رکوع میں سب زیادہ آیات آئی ہیں۔

☆ سورۃ فاتحہ کو سورۃ شفاء' سورۃ یٰس کو قرآن کا دل' سورۃ رحمٰن کو عروس القرآن اور سورۃ اخلاص کو ثلث قرآن (یعنی ایک تہائی قرآن) کہتے ہیں۔

☆ قرآن کا پہلا ترجمہ لاطینی زبان میں' فرانسیسی راہب 'نرابکس' نے کیا۔

Marfat.com

آقا ﷺ کی احادیث

☆ آقاؐ نے حیاتِ طیبہ کیسے بسر فرمائی یعنی آپؐ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

☆ تدوینِ حدیث یعنی احادیث جمع کرنے کا کام آپؐ کے دور میں ہی شروع ہو گیا تھا۔

☆ تدوینِ حدیث یعنی حفاظتِ حدیث کے تین ادوار ہیں۔

☆ پہلا دور عہدِ نبوی و عہدِ صحابہ کا دور 'پہلی سے ۱۰۰ ہجری' تک کا ہے۔ اس دور میں حضرت زید بن ثابتؓ نے وراثت پر احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے ''صحیفہ ابو ہریرہ'' کے نام سے ۱۳۶ احادیث کا مجموعہ تیار کیا۔

☆ حضرت علیؓ کا احادیث کا مجموعہ ''صحیفہ علی'' احادیث کا اس دور کا اہم مجموعہ ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے ۱۰۰۰ احادیث پر مشتمل مجموعہ 'صحیفہ صادقہ' ترتیب دیا

☆ دوسرا دور 'تابعین' کا ۱۰۱ ہجری سے ۲۰۰ ہجری کا ہے۔ تابعین نے علم حدیث پر بہت کام کیا اور اس کو باقاعدہ فن کا درجہ دیا۔ حضرت سعید بن مسیبؒ حضرت حسن بصریؒ اور امام شعبیؒ نے اس سلسلے میں بہت کام کیا۔ موطا امام مالک اسی دور میں مکمل ہوئی۔

☆ تیسرا دور ۲۰۱ ہجری سے ۳۰۰ ہجری تک تبع تابعین اور دوسرے افراد کا ہے۔ اس دور میں احادیث کی کتب پر سائنسی بنیادوں پر کام ہوا۔ احادیث کی ۶ کتب جنہیں صحاح ستہ کہتے ہیں، اسی دور میں مکمل ہوئیں۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

☆ صحیح بخاری — امام محمد بن اسماعیل بخاری ☆ صحیح مسلم — امام مسلم بن حجاج

☆ جامع ترمذی — امام محمد بن عیسیٰ ترمذی ☆ سنن ابی داؤد — سلیمان بن اشعث

☆ سنن النسائی — احمد بن علی نسائی ☆ سنن ابنِ ماجہ — محمد بن یزید ابنِ ماجہ

☆ حدیث کی سب سے بڑی کتاب مسند احمد ہے۔ اس میں ۳۶ ہزار احادیث ہیں۔

☆ اس دور کی معروف شیعہ کتب احادیث میں، الکافی (محمد بن یعقوب کلینی)، من لا یحضر الفقیہ (محمد بن علی بن بابویہ قمی) اور الاستبصار و تہذیب الاحکام (محمد بن الحسن طوسی) شامل ہیں۔

Marfat.com

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ غذائیں

☆جو: آقا جو کے بغیر چھنے آٹے کی روٹی پسند فرماتے تھے۔ کبھی کبھی گیہوں کی روٹی بھی تناول فرمائی لیکن سفید میدہ کی روٹی کبھی نہیں کھائی۔ جو کے ستو بھی خوراک کا حصہ تھے۔

☆شہد اور کھجور: آقا کو شہد اور کھجور بہت پسند تھے۔ اِن کی بے شمار افادیت بیان فرمائی ہے۔

☆زیتون: آقا نے فرمایا ''زیتون کا تیل کھانے میں بھی استعمال کرو اور مالش میں بھی کیونکہ یہ ایک بابرکت درخت کا تیل ہے۔''

☆کدّو: آقا کو کدّو بہت پسند تھا۔ شوربے سے کدّو کے ٹکڑے ڈھونڈ کر نوش فرماتے۔

☆دودھ: آقا نے فرمایا ''دودھ کے سوا کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پینے دونوں کا کام دے۔''

☆سرکہ: حضور اکرمؐ نے فرمایا: ''سرکہ کیسا اچھا سالن ہے۔'' پہلے انبیا کا بھی یہی سالن رہا۔ ایک حدیث میں آیا ہے: جس گھر میں سرکہ ہو وہ محتاج نہیں ہے۔ یعنی سالن کی ضرورت نہیں رہتی۔

☆ثرید: آقا گوشت کے شوربے میں روٹی بھگو کر کھانا بہت پسند فرماتے تھے۔

☆حیس: گھی، پنیر اور کھجور ڈال کر ایک خصوصی ڈش بنائی جاتی جو آپؐ کو بہت مرغوب تھی۔

☆گوشت: آقا نے گوشت کو کھانوں کا سردار فرمایا، بونگ اور پُٹھ کا بُھنا ہوا گوشت پسند تھا۔ اِس کے علاوہ مُرغ، بٹیر، دُنبہ، اونٹ، بکری، بھیڑ، گورخر، خرگوش، سُرخاب اور مچھلی بھی کبھی کبھار تناول فرمائی۔

☆لپٹا: گوشت کو پانی میں ڈال کر گلایا جاتا ہے۔ پھر اس میں آٹا ڈال کر ایک غذاء تیار کی جاتی ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت مرغوب تھی۔

☆پسندیدہ پھل: انگور، انار، خربوزہ (ککڑی)، انجیر، پیلو، تربوز اور کیلا۔

☆پسندیدہ مشروب: ٹھنڈا و شیریں پانی، دودھ کی لسی اور شہد ملا ٹھنڈا پانی پسند تھا۔ جس پیالے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پسندیدہ مشروب نوش فرمایا کرتے تھے اس کا نام ''ایان'' تھا۔

Marfat.com

آقا ﷺ کے لباس

☆ آقا ﷺ کا لباس انتہائی سادہ ہوتا تھا اکثر اوقات آقا کا لباس چادر اور ازار (تہبند) ہی ہوتا تھا۔ جو کہ موٹے اور سخت کپڑے کا ہوتا تھا۔ عام عادت شریفہ لنگی پہننے کی تھی' بعض احادیث میں پاجامہ پہننا بھی ثابت ہے۔

☆ سفید لباس سب سے زیادہ پسند تھا۔ آقا نے فرمایا حسین ترین لباس سفید کپڑوں کا ہے۔ چاہیے کہ تم میں سے زندہ لوگ بھی پہنیں اور مردوں کو بھی سفید کفن دیں۔

☆ کبھی کبھی پشمینہ یعنی اونی لباس بھی پہنا ہے۔

☆ حضرت اُم سلمہؓ فرماتیں ہیں کہ قمیص آقا ﷺ کا محبوب ترین لباس تھا۔ (ترمذی)

☆ رنگین لباس میں سبز رنگ طبیعت کو زیادہ پسند تھا۔ ابو رمثہؓ کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا۔ (ترمذی)

☆ آقا ﷺ کالی کملی بھی اوڑھا کرتے تھے۔ کبھی کبھار چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر اُلٹے کاندھے پر ڈال لیتے تھے۔ چادر شریف میں متعدد پیوند لگے ہوتے تھے۔

☆ حضرت انسؓ فرماتے ہیں آقا ﷺ کو یمنی منقش چادر کپڑوں میں زیادہ پسند تھی۔ یہ یمنی قبا آپؐ صرف وفود سے ملاقات کے وقت زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

☆ آقا ﷺ کپاس' صوف یا کتان کا کپڑا بھی استعمال فرماتے تھے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے آپ کا پیرہن مبارک سوتی اور تنگ دامن و آستین والا ہوتا تھا۔ اور آقا کی قمیص مبارک میں گھنڈیاں لگی ہوتی تھیں اور سینہ مبارک کے مقام پر گریبان تھا۔

☆ نجاشی نے آقا کو ایک مکلف جوتا اور سراویل (از قسم شلوار) ہدیہ کے طور پر بھجوایا تھا۔ کبھی کبھار ان کو بھی استعمال فرمایا کرتے تھے۔

☆ جبہ' چوغہ اور قبا آقا ﷺ کے پیرہن کے جز تھے۔

☆ آقا ﷺ عمامہ بھی استعمال فرمایا کرتے تھے جو اکثر سیاہ رنگ کا ہوتا تھا کبھی کبھی سبز رنگ کا عمامہ بھی پہنتے تھے۔ عمامہ کی لمبائی تقریباً ۷ گز تھی' شملہ دونوں شانوں کے

Marfat.com

درمیان چھوڑا کرتے تھے جو ایک بالشت کے برابر ہوتا تھا۔

☆ جب آقا ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ (مدارج النبوہ)

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت میں ہے کہ اُنہوں نے ایک پرانا کمبل اور موٹے سوت کی ایک چادر نکالی اور فرمایا نبیؐ نے ان دو کپڑوں میں رحلت فرمائی۔

☆ آقا ﷺ سونے سے بیدار ہوتے تو قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو فرماتے اور پھر لباس پر خوشبو لگاتے۔ ریحان، عود اور مشک کی خوشبو بہت پسند تھی۔

☆ آقا ﷺ کے پاس ایک رومال بھی تھا جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو اس سے پونچھ لیتے۔ (ابنِ سعد)

☆ آقا ﷺ ٹوپی بھی اوڑھا کرتے تھے جس کا رنگ سفید ہوتا تھا۔ (السراج المنیر)

☆ آقا ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوتی تھی۔

☆ اکثر احادیث میں آیا ہے کہ آقاؐ کا بستر کبھی ٹاٹ کا ہوتا تھا کبھی صرف بوریا ہوتا۔

☆ آقا ﷺ کھڑاؤں یا چپل نما جوتا پہنا کرتے تھے۔ آپؐ کے نعلین مبارک میں انگلیوں میں پہننے کے دو دو تسمے بھی تھے۔

☆ آقا ﷺ نے سیاہ چرمی موزے بھی پہنے اور ان پر وضو میں مسح بھی فرمایا۔

☆ آقاؐ نے بغیر بالوں کے چمڑے کا جوتا بھی پہنا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆☆☆

Marfat.com

آقا ﷺ کے عظیم خلفاء

حضرت ابو بکر صدیقؓ:

☆ نام: ابوبکر۔ ☆ پیدائش: اکتوبر ۵۷۳ء مکہ۔ ☆ پہلے خلیفہ اسلام۔

☆ والد کا نام: عثمان ابوقحافہؓ۔ ☆ والدہ کا نام: سلمہ اُم الخیرؓ۔

☆ پیشہ: تجارت۔ ☆ بھائی: ۳۔ ☆ بہنیں: ۳۔

☆ بیٹے: ۳ (☆ عبداللہ ابن ابی بکرؓ ☆ عبدالرحمن ابن ابی بکرؓ ☆ محمد ابن ابی بکرؓ)

☆ بیٹیاں: ۳ (☆ اسماء بنت ابی بکرؓ ☆ حضرت عائشہؓ ☆ حضرت اُم کلثوم بنت ابی بکرؓ)

☆ ازواج: ۴۔

☆ وفات: مدینہ۔ ۲۲ جمادی الثانی بمطابق اگست ۶۳۴ عیسوی۔ عمر ۶۱ سال۔

☆ مدفون: مسجد نبوی (روضہ نبی ﷺ)۔

حضرت عمرؓ:

☆ خطاب: الفاروق۔ ☆ دوسرے خلیفہ اسلام۔ ☆ پورا نام: عمر بن خطاب۔ ☆ پیدائش: مکہ ۵۷۷ء۔

☆ والد کا نام: خطاب ابن نوفیل۔ ☆ والدہ کا نام: حطامہ بنت حشام۔

☆ بھائی: زید ابن خطاب۔ ☆ بہن: فاطمہ بنت خطابؓ۔ ☆ ازواج: ۷

☆ بیٹے: ۸ (☆ عبداللہ ابن عمرؓ ☆ عبدالرحمن ابن عمرؓ ☆ عبیداللہ ابن عمرؓ ☆ زیاد ابن عمرؓ عاصم ابن عمرؓ ☆ لیاد ابن عمرؓ ☆ عبدالرحمن ابن عمرؓ ☆ الزبیر ابن عمرؓ)۔

☆ بیٹیاں: ۳ (☆ حفصہ ابن عمرؓ ☆ فاطمہ بنت عمرؓ ☆ زینب بنت عمرؓ)۔

☆ وفات: مدینہ۔ یکم محرم الحرام بمطابق نومبر ۶۴۴ء۔

☆ مدفون: مسجد نبوی (روضہ رسول ﷺ)۔

Marfat.com

حضرت عثمانؓ:

☆ تیسرے خلیفہ اسلام۔☆ خطاب: ذوالنورین، الکریم، الفاروق، الغنی۔

☆ پورا نام: عثمان بن عفان۔☆ پیدائش: طائف (عرب) ۵۷۷ء۔

☆ والد کا نام: عفان بن عاص (ابوالعاص)۔☆ والدہ کا نام: عروہ بنت قرض۔☆ بہن: آمنہ

☆ ازواج: ۸ (☆ حضرت رقیہؓ بنت محمد ﷺ ☆ حضرت اُم کلثومؓ بنت محمد ﷺ ☆ نائلہ بنت فراخسؓ ☆ رملہ بنت شعیبتؓ ☆ فاختہ بنت غزوانؓ ☆ فاطمہ بنت ولیدؓ ☆ اُم لبنین بنت اُنیبؓ ☆ اُم عامر بنت جُندوؓ)۔☆ بیٹے: (☆ عمروؓ ☆ عمرؓ ☆ خالدؓ ☆ ابانؓ ☆ عبداللہ الاصغرؓ ☆ الولیدؓ ☆ سعیدؓ ☆ عبدالمالکؓ)۔☆ بیٹیاں: (☆ مریمؓ ☆ اُم عثمانؓ ☆ اُم عمروؓ ☆ اُم بان الکبریٰؓ ☆ اُرویٰؓ ☆ اُم خالدؓ ☆ اُم ابان الصغریٰؓ)۔

☆ دورِ خلافت: ۱۱ نومبر ۶۴۴ تا ۲۰ جون ۶۵۶ عیسوی۔☆ وفات: مدینہ 17 جون ۶۵۶ء۔

☆ مدفون: جنت البقیع (مدینہ)۔

حضرت علیؓ:

☆ چوتھے خلیفہ اسلام۔☆ خطاب: باب مدینۃ العلم، ابوتراب، مرتضیٰ، اسداللہ، حیدر۔

☆ پورا نام: علی بن ابی طالب۔☆ پیدائش: کعبہ (مکہ) ۱۳ رجب ۲۳ قبل ہجری۔

☆ والد کا نام: ابوطالب ابن عبدالمطلب۔☆ والدہ کا نام: فاطمہ بنت اسد۔

☆ بھائی: ☆ جعفر ابن ابی طالبؓ ☆ عقیل ابن ابی طالبؓ ☆ طالب ابن ابوطالب۔

☆ بہن: (☆ فاختہ بنت ابی طالب ☆ جمانہ بنت ابی طالب)۔

☆ بیٹے: (☆ محسن ابن علیؓ ☆ حسن ابن علیؓ ☆ حسین ابن علیؓ ☆ حلال ابن علیؓ ☆ العباس ابن علیؓ ☆ عبداللہ ابن علیؓ ☆ جعفر ابن علیؓ ☆ عثمان ابن علیؓ ☆ عبیداللہ ابن علیؓ ☆ ابی بکر بن علیؓ ☆ محمد ابن الحنفیہؓ ☆ عمر بن علیؓ ☆ محمد بن ابی بکرؓ)۔☆ دور خلافت: ۶۶۱ تا ۶۵۶ء۔

☆ وفات: کوفہ (عراق) ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری، جنوری ۶۶۱ء۔

☆ مدفون: امام علی مسجد، نجف (عراق)۔

Marfat.com

Marfat.com